

عشق مجازی کی تباہ کاریاں

امام ابن جوزیؒ، ۵۹۵ھ کی شاہکار تصنیف

ذمُّ الْهَوَىٰ

شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں

شادی اور نکاح کی ترغیب

عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بد نظری

عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات

عشق مجازی اور بد نظری کا علاج

لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات عشق

زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں

عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات و حالات

اردو ترجمہ و تالیف

مولانا امداد اللہ انور
استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان

دارالمعارف ملتان

عشق مجازی کی تباہ کاریاں

امام ابن جوزیؒ، ۵۹۷ھ کی شاہکار تصنیف
ذمُّ الْهَوَىٰ

اُردو ترجمہ و تلخیص

مولانا امداد اللہ انور

اُستاد جامعہ قاسم العلوم، ملتان

سابقہ معین تحقیق ہفتی جمیل احمد پھانوی جامعہ شرفیہ

دارالمعارف

عنایت پور، تحصیل جلالپور، پیر والا، ملتان

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

عشق مجازی کی تباہ کاریاں

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر : 10258

ادبی اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت، فوٹو کاپی، ترجمہ، نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مؤاخذہ جرم ہے۔

امداد اللہ انور

عشق مجازی کی تباہ کاریاں (اردو)

ترجمہ : ذالمونی (عربی)

نام کتاب

از تالیف امام ابن جوزی، سن وفات ۷۵۹ھ

علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ العلوم والفنون جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ المینور

سابق معین التحقیق مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کراچی

سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر : 10258

عزیز اللہ رحمانی دار المعارف ملتان

ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

۲۸۰ اعلیٰ طباعت، خوبصورت جلد

روپے

ناشر

تاریخ اشاعت

صفحات

ہدیہ

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراسنٹر اردو بازار لاہور	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
مکتبہ العلم اردو بازار لاہور	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور	مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نواز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
منظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے وٹ
فیروز سنز لاہور۔ کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۳	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دارالاشاعت اردو بازار کراچی	عتیق اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان
ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۳	بیکن بکس اردو بازار گلکشت ملتان
فضلی سنز اردو بازار کراچی	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
درخواستی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے بہت سے چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

فہرست عنوانات

نمبر	مباحث
	حالات امام ابن جوزیؒ
22	نام و نسب
22	پیدائش
22	ابن الجوزیؒ کی نسبت
23	ابتدائی حالات اور تحصیل علم
23	مشائخ (اساتذہ)
24	محاسن و عظمیٰ
26	تصنیفات
28	علوم قرآن میں تصانیف
	اصول دین میں تصانیف
28	علم حدیث، ورزہ ہدایت میں تصانیف
29	علم فقہ میں تصانیف
30	تاریخ میں تصانیف
30	علم وعظ میں تصانیف
30	مختلف فنون میں تصانیف
33	تلامذہ
34	وفات
35	آغاز کتاب
	عقل کی حقیقت اور فضیلت
37	عقل کیا ہے؟

38	محل عقل
39	احناف کا مذہب
39	فضیلت عقل
40	عقل سب سے خوبصورت
41	عقل پوری ہونے کا زمانہ
41	حضرت آدمؑ نے عقل کا انتخاب کیا
42	عقل اور جاہل شیطان کے نزدیک
42	بے عقل کے لئے موت بہتر ہے
43	پاؤں کا پردہ اور عقل

مذمت خواہش نفسانی

44	عشق و شہوت کا علاج
45	چھٹی نہیں کا فریہ منہ کو لگی ہوئی
45	خواہشات نفسانی کا علاج
46	اتباع خواہشات کی مذمت قرآن میں
47	مومن کامل کی نشانی
48	حضور کا خوف
48	زمین کا بڑا خدا
49	ہوا میں عبادت کرنے والے (پہلی حکایت)
51	دوسری حکایت
52	بڑا بہادر کون؟
52	ہوا میں ایک اور بزرگ
52	خواہش و عمل کا ملاپ
53	کفر چار چیزوں میں
53	حقیقی جوان

53

عبادت کا مزہ

مجاہدہ و محاسبہ نفس

56

شہوت پوری کرنا دوزخی کا کام ہے

57

اصل پہلوان

57

بڑا جہاد

58

مجاہدہ نفس بڑا جہاد کیوں ہے؟

58

حضرت عمرؓ کی نصیحت

59

مومن دنیا میں قیدی ہے

59

انگلی آگ پر

60

یہ قدم طواف کے قابل کہاں

60

ایک سال تک نہ سوئے

61

بہترین لمحہ

61

افضل الاعمال

61

حور کا مہر

62

نفس کا قیدی

62

حسین و جمیل لونڈی اور عمر بن عبدالعزیزؒ کی کنارہ کشی

65

نصیحت

65

عمر بن عبدالعزیزؒ اور منکر نکیر

تعریف و ترغیب صبر

گمراہی کے فتنوں سے دل کی حفاظت

دل کیسے زنگ آلود ہوتا ہے

دل سے زنگ ہٹانے کا طریقہ

اصلاح دل کی دعا

دل کے اندر سے نصیحت کرنے والا

صرف اللہ کی محبت چاہئے

75	حضرت ابوسلیمان دارانیؒ
75	حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ
76	حضرت محمد بن الفضلؒ
76	حضرت ضیغمؒ
76	حضرت ابوبکر الہمدانیؒ
77	حضرت ابراہیم جبلیؒ
77	حضرت احمد بن خضرویہؒ
77	حضرت ابوبکر شبلیؒ
78	حضرت ابن سمونؒ
78	حضرت رقیہ عابدہؒ

حفاظت نگاہ

80	اچانک نگاہ پڑ جانا
80	چھ چیزوں کی حفاظت سے جنت
81	حضرت معروف کرخیؒ
81	حضرت ذوالنون مصریؒ
82	حضرت جنیدی بغدادیؒ

فضول دیکھنے کی مذمت

83

حضرت داؤد طائیؑ

84

حضرت حسان بن ابی سنانؑ

نظر کے فتنوں سے حفاظت

85

آنکھ زنا کرتی ہے

85

زہر آلود تیر

86

ابلیس کا تیر

86

حفاظت نظر میں مبالغہ

87

شیطان تین جگہ پر

87

خیانتی آنکھیں اللہ کی نگاہ میں

87

کاش کہ میں اندھا ہوتا

88

عورت کے پیچھے پیچھے مت چل

88

نظر کی آزادی

88

عورت کے کپڑے بھی مت دیکھ

بے ریش لڑکوں کی طرف دیکھنے

اور ان کی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت

90

امام احمد بن صالحؒ کی احتیاط

91

امام مالکؒ کی احتیاط

92

حضرت یحییٰ بن معینؒ اور امام احمد بن حنبلؒ

92

اسلاف امت کا طرز عمل

92

تمیں ابدالوں کی نصیحت

93	چالیس برس تک آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھانے والے بزرگ کا عمل
93	ایک بزرگ کی دعا
93	تین قسم کے لواطت کرنے والے
94	اولاد کی حفاظت

لڑکوں کے فتنہ میں مبتلا ہونے والے

95	حکایت نمبر ۱
96	حکایت نمبر ۲
97	حکایت نمبر ۳

بد نظری کا گناہ اور اس کی سزا

100	بد نظری کی اچانک سزا
100	بغیر اجازت گھر میں جھانکنے والے کا حکم
101	لباس کے نیچے کسی عورت کو سوچنا
101	اندھا ہو گیا
101	قرآن پاک بھول گیا
102	غیب کا تھپڑ
102	منہ کالا ہو گیا (عجیب حکایت)
103	سیاہ داغ

اپنے آپ کو بد نظری کی سزا دینے والے

105	بلا ارادہ نظر پڑنے سے اپنی آنکھ نکال دی
106	اعتراض
106	جواب
107	عذاب دینے والی چیز کو کیوں دیکھیں

107

رورو کر آنکھیں کھو بیٹھے

نظر کے فتنہ سے حفاظت کے لئے بینائی
چھین لینے کی دعا کرنے والے

109

حکایت

حفاظت نظر کا انعام

110

حفاظت نظر سے لذت عبادت

111

قیامت میں نہ رونے والی آنکھ

111

حفاظت نظر سے محبت الہی

112

حفاظت نظر نے بڑا ولی بنا دیا (عظیم حکایت)

بد نگاہی سے پیدا ہونے والے اثرات کا علاج

عورت دیکھ کر ہیجان ہو تو کیا کریں

اجنبی عورت سے تنہائی حرام ہے

119

اجنبی مرد و عورت کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے

121

تین چیزوں سے ہمیشہ بچو

121

خود کو معصوم جاننے والوں کے لئے عبرت

عورتوں کے فتنہ کی خطرناکیاں

122

خطرناک فتنہ

123

آنحضرتؐ عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے

123

عورتوں کا گھروں سے باہر نکلنا درست نہیں

شیطان کے فتنے اور مکاریاں

- 124 زنا میں پھنسنے والے عابد کا عبرتناک قصہ
- 128 عورت کو دیکھ کر صبر نہیں ہوتا
- 129 خطرناک امانت
- 129 حضرت سفیان ثوریؒ کی احتیاط
- 129 ابلیس کا نشانہ پر بیٹھنے والا تیر

گناہ اور ان کے اثرات بد سے احتیاط

- 131 گناہ کی خطرناکیاں
- 132 اللہ کے غصہ کی انتہاء
- 132 قیمتی نصیحتیں
- 134 عبادت کا انعام

مذمت زنا

- 135 زنا کے قریب بھی نہ جائیں
- 135 زنا کرتے وقت آدمی مومن نہیں رہتا
- 136 ہر انسان کا زنا میں حصہ
- 136 زنا کار پر خدا کو بڑی غیرت آتی ہے
- 137 دوزخ میں زانیوں کی بد حالی
- 138 اللہ کی سب سے زیادہ ناراضگی
- 138 زانی کا ایمان کب واپس ہوتا ہے
- 139 شرک کے بعد بڑا گناہ
- 139 زنا کے چھ نقصان
- 140 زانیوں کی گندی بدبو
- 141 شرم گاہوں کی بدبو

- 141 زنا اور لواطت کی شامت
- 142 عورت کا مرد کو گناہ میں مبتلا کرنے کا عذاب
- 143 شرم گاہ انسان کے پاس امانت ہے
- 143 دوزخ کا خطرناک دروازہ
- 143 سخت ترین گناہ
- 144 پڑوسی کی بیوی سے زنا
- 144 مسلمان کی بیوی سے زنا

لواطت کی خطرناکیاں

- 146 لوطی ملعون ہے
- 147 حضور کا خوف
- 147 اللہ نظر رحمت نہیں فرمائیں گے
- 148 لوطی پر مخلوقات کا غصہ
- 149 عورت کی عورت سے بد فعلی

لواطت کی سزا دنیا میں

- 150 قتل کیا جائے
- 151 صحابہ کرامؓ کا فیصلہ، لوطی آگ میں جلایا جائے
- 152 حضرت علیؓ کا عمل
- 152 حضرت عمرؓ کا ارشاد
- 152 حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد
- 153 آئمہ اسلام کی آراء
- 153 امام ابوحنیفہؒ کا مذہب
- 154 لوطی کا حج قبول نہ ہونے کی حکایت
- 155 شریعت کی سزائیں دینا عوام کا کام نہیں

لوٹی کی قیامت اور دوزخ کی سزائیں

- 156 دوزخ میں آگ کے تابوت ہیں
- 157 سب سے پہلے دوزخ میں جانے والے
- 158 لوٹی بغیر توبہ کے کسی صورت میں پاک نہیں ہو سکتا
- 159 لوٹی قوم لوط میں شامل کر دیا جاتا ہے
- 160 لوٹی، بندروں اور خنزیروں کی شکل میں
- 160 لوٹی کی بدترین حالت

گناہوں کی سزاؤں سے بچنے کی ضرورت

- 161 جیسی کرنی ویسی بھرنی
- 162 ایک گناہ پر چالیس سال کے بعد بھی غم
- 162 عورت کی کلائی سے مرد کی کلائی چپک گئی
- 163 شکلیں بدل گئیں

توبہ اور استغفار کی ترغیب

- 164 حضور روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتے تھے
- 164 سید الاستغفار اور اس کی فضیلت
- 165 ابلیس کا چیلنج اور اللہ تعالیٰ کا جواب
- 166 سیاہ و سفید اعمال نامہ
- 166 رونے کا گناہوں پر اثر
- 166 رونے والے کے گناہوں کو محافظ فرشتے بھول جاتے ہیں
- 166 تیس سال تک گناہوں پر روتے رہے

خدا یاد آنے سے گناہ سے کنارہ کش ہونے والوں کا ثواب

169	اللہ کے عرش کے سایہ میں
170	پاکدامنی کا انعام
170	دوسرا انعام
171	اللہ تعالیٰ کا افضل ذکر
171	صدق ایمان کی نشانی

بدکاری پر قدرت کے باوجود باز رہنے والوں کی حکایات

172	حکایت نمبر ۱
175	حکایت نمبر ۲
176	فاحشہ نے کیسے توبہ کی (حکایت نمبر ۳)
177	زنا کے لئے نکلنے والے پاؤں کو عبرتناک سزا (حکایت نمبر ۴)
178	ہاتھ جلا ڈالے مگر زنا نہ کیا (حکایت نمبر ۵)
179	شہزادی کی دعوت گناہ سے بچنے والے کی شان (حکایت نمبر ۶)
180	بڑھیا عورت کا مکر اور اللہ کی حفاظت (حکایت نمبر ۷)
182	حضرت عطاء بن یسار کی حکایت (حکایت نمبر ۸)
184	عاشق و معشوق قیامت میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے (حکایت نمبر ۹)
186	دو گناہ گاروں کو رحمت خداوندی نے کیسے بچایا (حکایت نمبر ۱۰)
189	دو عاشقوں کا حال محبت خدا میں یکساں ہونا چاہئے (حکایت نمبر ۱۱)
191	عورت کالی سیاہ ہو گئی (حکایت نمبر ۱۲)
191	ایک ولی کو مبتلا کرنے کی کوشش اور اس کا عجیب اثر (حکایت نمبر ۱۳)
193	گناہ سے بچنے پر بادل نے سایہ کیا (حکایت نمبر ۱۴)
195	تہمت لگانے والوں کو آگ نے جلا دیا (حکایت نمبر ۱۵)
196	اللہ کا دروازہ تو بند نہیں (حکایت نمبر ۱۶)

- خدا کے سامنے میں حلال نہیں کر سکتی تو حرام کا ارتکاب کیسے کروں؟ (حکایت نمبر ۱۷)
- 197
- لذت گناہ لینے کے بجائے ہاتھ جلانا منظور ہے (حکایت نمبر ۱۸)
- 197
- بادشاہ کو نصیحت (حکایت نمبر ۱۹)
- 198

شادی کی ترغیب و اہمیت

- نکاح کا فائدہ
- 199
- نوجوان کی شادی پر شیطان کا واویلا
- 200
- اولاد گناہ میں مبتلا ہو تو باپ بھی گناہ گار ہوگا
- 200
- منگیتر کو دیکھنا
- 201
- حسن کے ساتھ منگیتر کا دیندار ہونا قابل ترجیح ہے
- 201
- عاشق کس سے شادی کرے
- 202
- بلا محبت کی شادی
- 202

بیوی کو خاوند کے خلاف کرنے کی مذمت

- بادشاہ اندھا ہو گیا (حکایت نمبر ۱)
- 203
- ابو مسلم خولانی کی بددعا نے اندھا کر دیا (حکایت نمبر ۲)
- 204

عشق کیا ہے؟

- حکمائے زمانہ کے اقوال
- 207
- ارسطو طالیس
- 207
- فیثاغورس
- 207
- سقراط
- 208
- ایک فلسفی
- 208
- علمائے اسلام کے نزدیک
- 208
- ایک دیہاتی کہتا ہے
- 209

- 209 ایک عورت کے نزدیک
209 عشق کے درجات
210 محبت جنس ہے اور عشق اس کی نوع ہے

اسباب عشق و محبت

- 211 حکمائے قدیم
211 اسباب عشق
212 دو قالب یک جان عاشق و معشوق
213 بے عقل جنس میں میلان ہوتا ہے
213 عشق کب جڑ پکڑتا ہے

مذت عشق

- 215 عشق کے نقصانات
215 دین کا نقصان
215 دنیا کا نقصان

ابتلائے عشق کے بعد خود کو گناہ سے بچانے کا ثواب

عشق کی آفات (مہلک بیماری، بد حالی، دیوانگی وغیرہ)

- 218 مرتے دم تک گونگار ہا (حکایت نمبر ۱)
218 معشوق کے گھر دیکھنے سے ہی نیند آتی تھی (حکایت نمبر ۲)
219 پتھر مارنے والا مجنوں (حکایت نمبر ۳)
219 اپنے بازو کاٹنے والا ننگا عاشق (حکایت نمبر ۴)
220 ہارون رشید عاشق ہو گیا (حکایت نمبر ۵)
221 دوران طواف عاشقوں پر رحمت کی دعا (حکایت نمبر ۶)
223 میرادل عاشق نہ ہو جائے (حکایت نمبر ۷)

- 224 بدکاری کو چھپاتے ہوئے مرگئی (حکایت نمبر ۸)
عشق میں باپ کو داؤ پر لگانے والی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے (حکایت نمبر ۹)
- 224 آگ پر چڑھی ہانڈی میں چج کی جگہ ہاتھ ہلانے لگا (حکایت نمبر ۱۰)
- 226 ابیس کروڑ کی شادی (حکایت نمبر ۱۱)

معشوق کی خاطر عاشقوں کے حیلے اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے والے خطرات کی حکایات

- 228 محل سے چھلانگ لگا کر جان دیدی (حکایت نمبر ۱۲)
- 232 عاشق و معشوق کا عجیب ترین واقعہ (حکایت نمبر ۱۳)
- 244 عاشق زندہ دفن کر دیا گیا (حکایت نمبر ۱۴)
- 246 مقصد تک پہنچنے والا چالباز عاشق (حکایت نمبر ۱۵)

لیلیٰ مجنوں کے حالات عشق

- 248 نام و نسب مجنوں
- 249 لیلیٰ کا نام و نسب
- 249 حکایت نمبر ۱۶ عشق کیسے پروان چڑھا
- 250 حکایت نمبر ۱۷
- 250 مجنوں طواف میں کیا دعا کر رہا تھا (حکایت نمبر ۱۸)
- 252 حج کے دوران مجنوں کا جنون (حکایت نمبر ۱۹)
- 253 مجنوں کی دیوانگی کا سبب (حکایت نمبر ۲۰)
- 255 مجنوں اپنا گوشت کھانے لگا (حکایت نمبر ۲۱)
- 257 مجنوں کی خاطر لیلیٰ کی تڑپ (حکایت نمبر ۲۲)
- 258 مجنوں کی لیلیٰ کے خاوند سے ملاقات (حکایت نمبر ۲۳)

- 259 حکایت نمبر ۹ لیلیٰ کی قبر چومتے چومتے مر گیا
260 عاشقوں کا انجام

عاشقی کے پیچھے کافر بننے والوں کی حکایات

- 261 تین سو سالہ عبادت گزار کی حکایت
262 عاشق کافر ہو گیا معشوقہ مسلمان ہو گئی
263 بے دین عاشق کی لاش گندگی کے ڈھیر پر

عشق کی خاطر لوگوں کو قتل کرنے والے عاشقوں کے واقعات

- 266 حق مہر میں مقتولوں کے سر پیش کرنے والا خبیث عاشق
266 دو قاتلوں کا انجام
266 بیٹی نے باپ کو قتل کر دیا
267 خطرناک حکایت
268 زانی شیطان کو قتل کر کے جلا دیا گیا

معشوق کو قتل کرنے والے عاشقوں کی حکایات

- 274 دوستی لگانے والی کا انجام (حکایت نمبر ۱)
275 قدرت کا انتقام (حکایت نمبر ۲)
276 محبوبہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے (حکایت نمبر ۳)
281 حکایت نمبر ۴
283 بے گناہ کے قاتل کا انجام (حکایت نمبر ۵)

عشق کے سبب قتل ہونے والے عاشق

- 284 دھوکہ باز کونیک خاتون نے قتل کر دیا (حکایت نمبر ۱)
286 ڈنڈا مار کر بھیجا نکال دیا (حکایت نمبر ۲)
287 بہادر شہسوار (حکایت نمبر ۳)

- 288 عزت کی حفاظت میں خاتون کی جرأت (حکایت نمبر ۴)
 289 ایسی غیرت مند خواتین بہت ہونی چاہئیں (حکایت نمبر ۵)
 291 غیرت مند خاوند (حکایت نمبر ۶)

عشق کے مقتول

- 292 عاشق خاتون کا دماغ درست کرنے والا عابد (حکایت نمبر ۱)
 296 عشق کا ستیاناس ہو (حکایت نمبر ۲)
 296 عشق اور خدا کا خوف (حکایت نمبر ۳)
 298 اگر مرنا ہی ہے تو خاوند کی محبت میں مرو (حکایت نمبر ۴)
 299 اے عاشقو! اس لڑکی سے سبق سیکھو (حکایت نمبر ۵)

خودکشی کرنے والے عاشق

- 305 پیٹ پھاڑ کر مر گیا (حکایت نمبر ۱)
 307 توبہ کا انوکھا ڈھنگ (حکایت نمبر ۲)
 308 خودکشی کا عذاب
 309 خودکشی کا ایک واقعہ

عشق کا علاج

- 310 کوتاہی نمبر ۱ اور علاج
 311 کوتاہی نمبر ۲ اور علاج
 311 حکایت
 311 کوتاہی نمبر ۳ اور اس کا علاج
 312 کوتاہی نمبر ۴ اور اس کا علاج
 313 کوتاہی نمبر ۵ اور اس کا علاج
 313 کوتاہی نمبر ۶ اور اس کا علاج
 314 محبت کیا ہے؟

- 315 محبوب کے پاس چل کر جانا
315 محبوب سے باتیں کرنا
317 اللہ سے حیا کرو
318 اللہ کے بند سے
319 قیمتی جوہر
319 عشق کا بہترین علاج
319 مردوں کی تمنا
320 خدا کے سامنے شرمندگی
321 اللہ کی پردہ پوشی
322 زمین گناہ گار کے گناہ کی گواہی دے گی
322 خود کو دوزخ میں ڈالنے والا سمجھ کر باز آ جا
323 دوزخ کی آگ کی خطرناکی
324 دوزخیوں کے آنسوؤں میں کشتیاں بہہ سکتی ہیں
324 قیامت میں پہاڑوں کی فریاد
324 سب سے کم عذاب والا دوزخی
325 پچاس ہزار سال تک بھوکے پیاسے
325 عشق کا اصل علاج محبوب سے شادی ہے
326 تنگ دستی کی وجہ سے محبوب سے شادی نہ ہو تو کیا کرے؟
326 حکایت
327 غیبی آواز

محبوبوں سے شادی حاصل کر لینے والوں کی حکایات

- 328 حضرت علیؑ نے شادی کرا دی
329 حکایت نمبر ۲
331 ہارون رشید کی شادی کا عجیب قصہ

335

عشق حرام کے آخری درجہ کا علاج

ظاہری علاج

337

حسن کا معیار

337

حکایت

339

ایک علاج یہ ہے

339

باطنی علاج

341

عشق چھوڑ کر صبر کرنے کا انعام

341

حضرت جنید بغدادیؒ

مجھے ضرور پڑھیں

342

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ارشاد

342

حضرت ابن مسعودؓ کا ارشاد

343

پتھر پر کندہ عبارت

343

امام اوزاعیؒ کی نصیحت

344

حضرت داؤد طائیؒ کی نصیحت

344

جاننے والا انجام کی طرح نہیں

345

اصل سرمایہ کو تباہ کرنے والا

345

بدن گھل رہے ہیں عمر فنا ہو رہی ہے

346

تیرے سانس گن گن کر پورے کئے جا رہے ہیں

347

خاتمہ

مختصر حالات

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب

آپ کا نام عبدالرحمن ہے، لقب جمال الدین، کنیت ابو الفرج، اور ابن الجوزی کے نام سے مشہور ہیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے:

عبدالرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ بن حمادی بن احمد بن محمد بن جعفر الجوزی بن عبد اللہ بن القاسم بن النضر بن القاسم بن محمد بن عبد اللہ بن عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، قرشی تیمی بکری بغدادی حنبلی۔

ابن الجوزی کی نسبت

جوزی کی نسبت میں اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ آپ کے دادا جعفر بصرہ کے ایک فرضہ کی طرف منسوب تھے جس کا نام جوزہ تھا۔ فرضۃ النہر، نہر کے دہانے کو کہتے ہیں جہاں سے پانی لیا جاتا ہے اور فرضۃ البحر اس مقام کو کہتے ہیں جہاں کشتیاں بندھتی ہیں۔ یہ اکثر لوگوں کا قول ہے۔ اور منذری کہتے ہیں کہ یہ ایک مقام کی طرف نسبت ہے جس کو فرضۃ الجوز کہتے ہیں۔

اور شیخ عبدالصمد بن ابی حمیش کہتے ہیں کہ یہ بصرہ کے ایک محلہ کی طرف نسبت ہے جس کا نام ”محلہ الجوز“ ہے بعض کا قول ہے کہ یہ نہیں بلکہ شہر واسط میں ان کے اجداد کے گھر میں جوز یعنی اخروٹ کا ایک درخت تھا، جس کے سوا وہاں اور کوئی اس کا درخت نہیں تھا۔

پیدائش

آپ کے سن پیدائش میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ۵۰۸ھ ہے اور بعض کا قول ہے کہ ۵۰۹ھ ہے، اور بعض کا قول ہے کہ ۵۱۰ھ ہے۔ خود ان کی تحریر ملی تھی جس میں لکھا ہوا تھا کہ مجھ کو اپنی پیدائش کا سن ٹھیک معلوم نہیں، اتنا معلوم ہے کہ والد صاحب کا ۵۱۴ھ میں انتقال ہوا تھا، اور والدہ کہتی تھیں کہ اس وقت تمہاری عمر تقریباً تین برس کی تھی۔ اس بناء پر آپ کا سن پیدائش ۵۱۱ھ یا ۵۱۲ھ ہوگا۔ آپ بغداد میں درب حبیب میں پیدا ہوئے تھے۔

ابتدائی حالات اور تحصیل علم

آپ کے والد بچپن میں انتقال کر گئے تو آپ کی والدہ اور پھوپھی نے آپ کی پرورش کی۔ آپ کے ہاں تاجنے کی تجارت ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے آپ کی بعض قدیم سندوں میں ابن الجوزی الصفار لکھا ہوا ہے۔ جب آپ بڑے ہوئے تو آپ کی پھوپھی حافظ ابو الفضل ابن ناصر کے ہاں لے گئیں تو آپ نے ان کی طرف توجہ کی اور ان کو حدیث سنائی۔ بعض کا قول ہے کہ آپ کی ابتدائی تعلیم ۵۱۶ھ میں ہوئی تھی۔ قرآن مجید حفظ کیا اور ائمہ قراءۃ کی ایک جماعت سے تحصیل علم کی۔ بڑے ہونے کے بعد شہر واسط میں علی ابن الباقلائی سے قرآن مجید روایات کے ساتھ پڑھا۔

مشائخ (اساتذہ)

آپ نے اپنے مشائخ میں ستاسی اشخاص کو ذکر کیا ہے حالانکہ ان کے سوا بھی کئی اور علماء سے علم حاصل کیا چند بڑے بڑے اساتذہ کے نام یہ ہیں۔

ابو القاسم بن الحصین، قاضی ابو بکر الانصاری، ابو بکر محمد بن الحسین المرزنی (المزرقی)، ابو القاسم الحریری، علی بن عبدالواحد الدینوری، ابو السعادات احمد بن احمد المتوکل، ابو غالب بن البناء اور ان کے بھائی یحییٰ، ابو عبد اللہ الحسین بن محمد البارع، ابو الحسن

علی بن احمد الموحد، ابو غالب محمد الحسن الماوردی، فقیہ ابو الحسن ابن الزاغونی، ابو منصور بن خیرون، ابو القاسم بن السمرقندی، عبد الوہاب الانماطی، عبد الملک الکروجی، خطیب اصہبان ابو القاسم عبد اللہ بن محمد، ابو سعید الزوزی، ابو سعد البغدادی، یحییٰ بن الطراح، اسماعیل بن ابی صالح المؤذن، ابو القاسم بن علی بن علی العلوی البروی الواعظ، ابو منصور القناز، عبد الجبار بن ابراہیم بن عبد الوہاب ابن مندہ، ہبۃ اللہ بن الطبر اور ابو الوقت السجری۔

محالس وعظ

۵۶۰ھ میں آپ کو اجازت دی گئی کہ آپ باب بدر میں سلطان کی موجودگی میں وعظ کے لئے بیٹھیں۔ شیخ کہتے ہیں کہ چاشت کے وقت سے لے کر عصر کے بعد تک لوگ اپنے لئے جگہ کا انتظام کرتے رہے۔ وہاں پر چند چہوترے تھے جو کرایہ پر لئے گئے۔ چنانچہ ایک آدمی کی جگہ دو تین قیراط پر ملتی تھی۔ آپ باب بدر میں عرفہ کے روز وعظ کے لئے تشریف لے گئے تو لوگ چاشت ہی کے وقت سے حاضر ہونے لگے گرمی سخت تھی اور لوگ روزہ سے تھے اس روز کے عجیب امور میں سے یہ ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سر پر سایہ تانا جس کو دس آدمی ظہر سے عصر تک پکڑے رہے۔ اور لوگوں نے ان کو پانچ قیراط دیئے۔ بہت سے پٹکھے دو گنی قیمت پر خریدے گئے۔ اس روز ایک شخص چلایا کہ اس بھیڑ میں ابھی مہرے سودینار چوری ہو گئے تو سلطان نے اس کو اپنی طرف سے سودینار دیئے شیخ کہتے ہیں کہ اسی سال میں نے علامہ ابن الجوزی کے لئے عاشورا کے روز جامع مسجد منصور میں وعظ کی ایک مجلس قائم کی، اس میں اتنے لوگ حاضر ہوئے جن کی تعداد کا اندازہ ایک لاکھ تھا۔ اور ایسا ہی واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مجھ سے اہل حربیہ نے چاہا کہ میں ان کے لئے رات کو وعظ کی مجلس قائم کروں۔ میں نے ۶ ربیع الاول جمعرات کے روز کا وعدہ کیا۔ بغداد وغیرہ کے لوگوں کی وہاں اس قدر کثرت ہوئی جو نصف شعبان کی کثرت سے کہیں زیادہ تھی۔ میں باب بصرہ سے چل کر مغرب کے بعد حربیہ میں داخل ہوا تو وہاں کے لوگ بہت سی مشعلیں ہمراہ لئے مجھ سے ملے، اور میرے ساتھ ہو لئے۔

جب میں باب بصرہ سے نکلا تو میں نے حربیہ والوں کو دیکھا کہ اتنی مشعلیں لے کر آرہے ہیں جن کا شمار ممکن نہ تھا میں نے دیکھا کہ میدان روشنی سے جگمگا رہا ہے، اور محلہ کے لوگ، عورتیں اور بچے دیکھنے کیلئے نکلے ہیں میدان میں اس قدر بھیڑ تھی جیسے بدھ کے روز بازار میں بھیڑ ہوتی ہے۔ میں حربیہ میں داخل ہوا تو سڑک آدمیوں سے بھر رہی تھی۔ اگر کہا جائے کہ جو لوگ مجلس وعظ کی غرض سے آئے اور حربیہ اور باب بصرہ کے درمیان میں چلے وہ تین لاکھ تھے، تو یہ بات بعید نہ ہوگی۔

حاصل یہ کہ آپ کی مجالس وعظ کی نظیر نہ تو دیکھی گئی اور نہ سنی گئی۔ ان سے بڑا نفع پہنچتا تھا غافل نصیحت حاصل کرتے تھے، جاہل علم کی باتیں سیکھتے تھے، گنہگار تو بہ کرتے تھے، مشرک مسلمان ہوتے تھے، آپ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ وعظ کیا تو تقریباً دو سو آدمی اسی مجلس میں تائب ہوئے۔ اور ان میں سے ایک سو بیس کی پیروں کے نام کی چوٹیاں کاٹی گئیں۔

آپ نے کتاب القصاص والمذکرین کے آخر میں لکھا ہے کہ میں ہمیشہ لوگوں کو وعظ کرتا رہا اور ان کو توبہ اور تقویٰ کی ترغیب دلاتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کتاب میں ایک لاکھ آدمیوں سے زیادہ کی فہرست جمع کر لی۔ اور دس ہزار سے زیادہ بچوں کی پیروں کے نام کی رکھی ہوئی چوٹیاں کاٹی گئیں اور ایک لاکھ سے زیادہ آدمی میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔

آپ کے پوتے ابوالمظفر کہتے ہیں کہ آپ کے وعظ میں کم سے کم دس ہزار آدمی حاضر ہوتے تھے اور بسا اوقات یہ تعداد ایک لاکھ تک پہنچ جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں آپ کی قبولیت اور ہیبت پڑی ہوئی تھی۔ آپ کو دنیا سے رغبت نہ تھی میں نے آپ کو آخر عمر میں سنا، منبر پر فرما رہے تھے کہ

”میں نے اپنی ان دونوں انگلیوں سے دو ہزار جزو لکھے ہیں، میرے ہاتھ پر ایک لاکھ آدمیوں نے توبہ کی ہے اور بیس ہزار یہود

و نصاریٰ مسلمان ہوئے۔“

آپ ہفتہ وار قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ مکان سے صرف جامع مسجد کو جمعہ اور وعظ کیلئے نکلا کرتے تھے کبھی کسی سے مذاق نہیں کیا۔ اور نہ کبھی کوئی مشتبہ چیز کھائی۔ اسی طرح تمام عمر گزار دی۔ ابن القبطی کہتے ہیں کہ لوگوں نے آپ کے کلام سے بہت فائدہ اٹھایا۔ بعض مرتبہ ایک ایک مجلس میں سو سو اور اس سے زیادہ آدمی گناہوں سے توبہ کرتے تھے۔ سال میں دو ایک روز جامع مسجد منصور میں وعظ کے لئے بیٹھا کرتے تھے تو اعلان کیلئے اشتہارات تقسیم ہوتے تھے۔ اور ایک ایک لاکھ آدمی جمع ہو جاتے تھے۔

الغرض آپ کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ آپ کے انقلاب انگیز مواعظ اور مجالس درس ہیں ان مجالس وعظ نے سارے بغداد کو زیر و زبر کر دیا تھا۔ خلفاء سلاطین، وزراء اور اکابر علماء ان میں بڑے اہتمام اور بڑے شوق سے شرکت کرتے۔ تاثیر کا یہ عالم تھا کہ لوگ غش کھا کھا کر گرتے لوگوں کی چیخیں نکل جاتیں۔ اور آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتیں۔

علامہ ابن الجوزیؒ نے اپنی مجالس وعظ میں بدعات و منکرات کی کھل کر تردید کی۔ عقائد صحیحہ اور سنت کا اظہار کیا۔ اپنی بے مثل خطابت، زبردست علمیست اور عام رجوع کی وجہ سے اہل بدعت کو ان کی تردید کا حوصلہ نہ ہوا۔ سنت کو ان کے مواعظ و درس اور تصنیفات سے بہت فروغ ہوا۔

.....تصانیف.....

علامہ ابن الجوزیؒ نے زبانی وعظ و تقریر پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے متعدد کتابیں ایسی لکھیں جنہوں نے علمی طبع پر بڑا اثر ڈالا۔ اور غلط رجحانات کی اصلاح کی۔ حافظ ابن الدیثی نے ذکر کیا ہے کہ ہمارے شیخ امام جمال الدین ابن الجوزیؒ کی بہت سی تصانیف مختلف فنون میں ہیں۔ جیسے تفسیر، فقہ، حدیث، وعظ، رقائق، تاریخ وغیرہ۔ حدیث اور علوم حدیث کی معرفت، صحیح و ضعیف حدیث کی واقفیت میں آپ کو درجہ

کمال حاصل تھا۔ اور اس فن میں آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔ جیسے مسانید، ابواب اور اسماء الرجال، اور ان احادیث کی معرفت جن سے احکام اور فقہ میں استدلال کیا جاتا ہے۔ اور ان احادیث کی معرفت جو قابل استدلال نہیں ہیں، جیسے ضعیف و موضوع حدیثیں اور جیسے انقطاع اور اتصال کا بیان۔ وعظ میں آپ کی تقریر شستہ ہوتی تھی، اشارات عمدہ، معانی لطیف، اور استعارات نفیس۔ آپ کا کلام پاکیزہ ہوتا تھا، انداز کلام شائستہ، زبان شیریں اور بیان اعلیٰ تھا۔ آپ کے علم اور عمر میں برکت دی گئی تھی۔

ابن التجار آپ کی چند تصانیف کا ذکر کر کے کہتے ہیں کہ جس نے آپ کی تالیفات میں غور کیا اس کو آپ کا حفظ، ضبط اور علمی مرتبہ معلوم ہے۔ آپ باوجود ان فضائل اور وسیع علوم کے وظائف اور عبادات کے بھی پابند تھے۔ آپ کو ذوق صحیح کا حصہ اور شیرینی مناجات کا بہرہ بھی تھا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ”اجوبہ مصریہ“ میں لکھا ہے کہ آپ مفتی اور بڑے صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ بہت سے فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں جن میں نے ان کی تالیفات شمار کیں تو ہزار سے زیادہ پایا اور اس کے بعد اور بھی دیکھیں جو پہلے نہیں دیکھی تھیں۔ حدیث و فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات ہیں جن سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ اور اس میں آپ کو کمال مہارت تھی۔ وعظ اور فنون وعظ میں آپ کی ایسی تصنیفات ہیں کہ ان جیسی کوئی تصنیف نہیں ہوئی۔ اور بہتر تصنیف آپ کی وہ ہے جس میں سلف کے حالات جمع کئے ہیں۔ مثلاً وہ مناقب جو آپ نے تصنیف کئے ہیں کیوں کہ آپ معتبر تھے۔ لوگوں کی تصنیفات سے آپ کو بہت واقفیت تھی۔ ترتیب اور تفصیل اچھی کرتے تھے جمع کرنے اور لکھنے پر قادر تھے۔ ان فنون میں آپ کو دیگر مصنفین سے اچھی تمیز تھی کیونکہ بہت سے لوگ ہیں جن کی اس فن میں تصانیف ہیں۔ لیکن ان کو سچ اور جھوٹ میں تمیز نہیں ہے۔ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری پہلی تصنیف اس وقت ہوئی ہے جب میری عمر تقریباً تیرہ برس کی تھی۔

ابن القطعی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ابن الجوزی نے مجھ کو اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا

ایک رقعہ دیا اور کہا کہ یہی میری تصنیفات کی فہرست ہے وہ فہرست یہاں درج کی جاتی ہے۔

قرآن اور علوم قرآن کے متعلق چند تصنیفات

(۱) المغنی فی تفسیر القرآن (۲) زاد المسیر فی علم التفسیر (۳) تیسیر البیان فی تفسیر القرآن (۴) تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب (۵) غریب الغریب (غریب العزیز) (۶) نزہۃ (الاعین) النواظر فی (علم) الوجوہ والنظائر (اس میں مفردات امام راغب کی طرز پر معانی قرآن کا بیان ہے) (۷) الوجوہ والنواظر فی الوجوہ والنظائر (۸) مختصر کتاب نزہۃ العیون (۹) الاشارة الی القراءۃ المختارۃ (۱۰) تذکرۃ المنقبہ فی عیون المشتبہ (یہ فن قراءۃ میں ہے) (۱۱) فنون الافان فی (عیون) علوم القرآن (۱۲) ورد الاغصان فی فنون الافان (۱۳) عمدۃ الراخ فی معرفۃ المنسوخ والناسخ (۱۴) المصنفی باکف اہل الرسوخ من علم الناسخ والمنسوخ۔

اصول دین میں چند تصنیفات

(۱۵) منقذ المعتقد (۱۶) منہاج الوصول الی علم الاصول (۱۷) بیان غفلۃ القائل بعدم افعال العباد (۱۸) غوامض الالہیات (۱۹) مسلک العقل (۲۰) منہاج اہل الاصابہ فی صحبۃ الصحابہ (۲۱) المعر المصون (۲۲) دفع شبہۃ التشبیہ (دفع شبہ المشتبہ) (۲۳) الرد علی المعتصب العنید۔

علم حدیث اور زہدیات میں تصنیفات

(۲۴) جامع المسانید (واللقاب) باختصر الاسانید (۲۵) الحدائق (لابی الحقائق فی المواعظ) (۲۶) نقل العقل (نفس النقل) (۲۷) المجتبیٰ (فی انواع من العلوم) (۲۸) النزہۃ (۲۹) عیون الحکایات (۳۰) ملقط الحکایات (۳۱) ارشاد الیریدین فی حکایات (سلف) الصالحین (۳۲) روضۃ الناقل (۳۳) غرر الاثر (۳۴) التحقیق فی احادیث التعلیق (الخلاف) (۳۵) المدح (۳۶) الموضوعات من الاحادیث المرفوعات (۳۷)

العلل المتتالية في احاديث الواهية (الواہیات) (۳۸) الكشف لمشكل (حديث) (۳۹) تحسين (۴۰) مشکل الصحاح (۴۱) الضعفاء والمتر وکین (۴۲) اعلام العالم بعد رسوخ
بحقائق ناسخ الحديث ومنسوخه (۴۳) اخبار اهل الرسوخ في الفقه والتحديث بمقدار المنسوخ
(من الحديث) (۴۴) السهم المصيب (۴۵) اخائر الذخائر (۴۶) الفوائد عن الشيوخ
(۴۷) مناقب اصحاب الحديث (مناقب جماعة) (۴۸) موت الخضر (۴۹) مختصر موت
الخضر (۵۰) المشيخ (۵۱) المسلسلات (۵۲) المتب في النسب (۵۳) تحفة الكليات
(۵۴) تنوير مدلبم السدف (۵۵) الالقاب (۵۶) فضائل (مناقب) عمر بن الخطاب
رضي الله تعالى عنه (۵۷) فضائل (مناقب) عمر بن عبدالعزيز رحمته الله عليه (۵۸) سيرة
عمر بن عبدالعزيز (يه عليه بڑی کتاب ہے) (۵۹) فضائل سعيد بن المسيب رحمته الله
عليه (۶۰) فضائل الحسن البصري رحمته الله عليه (۶۱) مناقب الفضيل بن عياض رحمته الله
عليه (۶۲) مناقب بشر الحافي (۶۳) مناقب ابراهيم بن ادہم (۶۴) مناقب سفيان
الثوري (۶۵) مناقب احمد بن حنبل (۶۶) مناقب معروف الكرخي (۶۷) مناقب رابعة
العدويه (۶۸) مشير الغرام الساكن الى اشرف الاماكن (۶۹) صفوة الصفوة (جوحلية
الاولياء کا مختصر ہے) (۷۰) منہاج القاصدين (یہ کتاب احیاء علوم الدین کے اسلوب پر
ہے) (۷۱) المختار من اخبار الاخيار (۷۲) القاطع لمحال اللجاج القاطع بمحال الحلج
(۷۳) عجالة المنظر في شرح حال الخضر (۷۴) النساء وما يتعلقهن بأدابهن (احکام
النساء) (۷۵) بيان علة الحديث المنقول في ان ابا بكر ام الرسول (۷۶) الجوهر (جواهر
المواعظ) (۷۷) المقلق۔

علم فقہ میں چند تصنیفات

(۷۸) الانصاف في مسائل الخلاف (۷۹) الانتصار في مسائل الخلاف
(۸۰) جنة النظر وجنة المنظر (یہ متوسط تعلیق ہے) (۸۱) مختصر المختصر في مسائل النظر
(یہ اس سے چھوٹی تعلیق ہے) (۸۲) عمدة الدلائل في مشتهر المسائل (الدلائل في

مشہور المسائل) (۸۲) المذہب فی المذہب (۸۳) مسبوک الذہب فی المذہب (۸۴) العبادات الخمس (۸۵) اسباب الہدایہ لارباب الہدایہ (۸۶) کشف الظلمۃ عن الضیاء فی رد الدعوی کیا (۸۷) در اللوم والضمیم فی صوم یوم الغیم۔

علم تاریخ میں چند تصنیفات

(۸۸) تلخیص فہوم اہل الاثر فی عیون التاریخ والسر (ابن قتیبہ کی المعارف کی طرز پر)
(۸۹) المنتظم فی تاریخ المملوک والایم (۹۰) شذور العقود فی تاریخ العہود (۹۱) طرائف النظرائف فی تاریخ السوالف (۹۲) مناقب بغداد (۹۳) الذہب المسبوک فی سیر المملوک۔

علم وعظ میں چند تصنیفات

(۹۴) الیواقیت فی الخطب (المواقیت فی الخطب الوعظیہ) (۹۵) المنتخب فی النوب
(۹۶) نخب المنتخب (۹۷) منتخل المنتخب (۹۸) نسیم الریاض (فی المواعظ) (۹۹) الملؤلؤة
(فی المواعظ) (۱۰۰) کنز المذکرین (فی المواعظ) (۱۰۱) الارج (فی المواعظ)
(۱۰۲) اللطیف (فی الوعظ) (۱۰۳) اللطائف (۱۰۴) کنز الرموز (۱۰۵)
النفس (۱۰۶) زین القمص (۱۰۷) موافق المرافق (۱۰۸) الشاہد والمشہود (۱۰۹) واسطات
العقود من شاہد ومشہود (۱۱۰) الماہب (۱۱۱) المدہش (فی المحاضرات) (۱۱۲) صبا نجد (فی
الموعظہ) (۱۱۳) محادثۃ العقل (۱۱۴) لقط الجمان (۱۱۵) مغانی المعانی (۱۱۶) فتوح الفتوح
فیوح الفتوح (۱۱۷) التعازی المملوکیہ (۱۱۸) المقعد المقیم البدریہ (۱۱۹) ایقاظ الوسان
(۱۲۰) الدفدات باحوال الحيوان والنبات (۱۲۱) نکلت المجالس البدریہ (۱۲۲) نزہۃ الاریب
(۱۲۳) (نسیم السحر) (۱۲۴) (روح الارواح) (۱۲۵) منتهی المنتہی (۱۲۶) تبصرۃ المبتدی
التبصرۃ (۱۲۷) الیاقوتۃ (فی الوعظ کشف الظنون میں اس کا نام ”یا قوتۃ المواعظ
والموعظۃ“ درج ہے) (۱۲۸) تحفۃ الواعظ (ونزہۃ الملاحظ۔

مختلف فنون میں چند تصنیفات

(۱۲۹) ذم البوی (عشق مجازی کی تباہ کاریاں اسی کتاب کا ترجمہ ہے)
 (۱۳۰) صید الخاطر (اس کا ترجمہ بھی ہمارے کتب خانہ کے اہتمام سے طبع ہو گیا ہے)
 (۱۳۱) احکام الاشعار باحکام الاشعار (۱۳۲) القصاص والمذکرین (۱۳۳) تقویم
 اللسان (فی سیاق درة الغواص) (۱۳۴) الاذکیاء (۱۳۵) (اخبار) الحکمۃ والمغفلین
 (۱۳۶) تلخیص البلیس (۱۳۷) لقط المنافع فی الطب (منافع الطب) دو جلد (۱۳۸) مختار
 المنافع (یہ لقط المنافع کا مختصر ہے) (۱۳۹) حسن الخطاب فی الشیب والشباب
 (۱۴۰) اعمار الاعیان (فی التاریخ والتراجم) (۱۴۱) الثبات عند الممات (۱۴۲) تنویر
 الغبش فی فضل السودان وحبش (تنویر الغبش فی احوال الاعیان من حبش)
 (۱۴۳) الحث علی حفظ (طلب) العلم و ذکر کبار الحفاظ (۱۴۴) اسراف الموالی (اشراف
 الموالی) (۱۴۵) اعلام الاحیاء باغلاط الاحیاء (للغزالی) (۱۴۶) تحریم محل المکر وہ
 (۱۴۷) المصباح المصنی لدعوة الامام المستنصر (۱۴۸) عطف العلماء علی الامراء والامراء علی
 العلماء (۱۴۹) انصر علی المصر (۱۵۰) المجد العہدی (۱۵۱) الفجر النوری (الفجر النوری)
 (۱۵۲) مناقب الستر الرافع (۱۵۳) ماقلت من الاشعار (۱۵۴) المقامات (الجوزیہ فی
 المعانی الوعظیہ وشرح الکلمات اللغویہ) (۱۵۵) من رسائی (۱۵۶) عجائب النساء یا
 اخبار النساء (۱۵۷) الطب الروحانی (۱۵۸) عجائب البدائع (۱۵۹) منہی
 المستعنی (۱۶۰) (المشور فی المواعظ) (۱۶۱) المزج (۱۶۲) مولد النبی (۱۶۳) تنبیہ
 النائم الغمر علی (حفظ) مواسم العمر۔

یہ ان کتابوں کی فہرست تھی جنہیں ابن القطعی نے خود ان کے خط سے نقل کیا ہے اور
 ان کو سنایا ہے ہمارا خیال ہے کہ ابن القطعی نے اس میں کچھ اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔
 آپ کی اس فہرست کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا
 ہے کہ وہ آپ کی بعد کی تصانیف ہیں۔ ان میں بعض کے نام یہ ہیں:

(۱۶۴) بیان الخطأ والصواب من احادیث الشہاب (۱۶۵) البازی الاشہب
 المنقض علی مخالفی المذہب (۱۶۶) الوفاء فی فضائل المصطفی ﷺ (۱۶۷) النور فی

فضائل الایام والشہور (۱۶۸) تقریب الطریق الایعد فی فضل مغفرة احمد علیہ السلام (۱۶۹)
مناقب الامام الشافعی (۱۷۰) العزلة (۱۷۱) الرياضة (۱۷۲) فنون الالباب (۱۷۳)
مناقب (الصدیق ابی بکرؓ) (۱۷۴) مناقب علیؓ (۱۷۵) فضائل العرب (۱۷۶) درة
الاکلیل (فی التاریخ) (۱۷۷) الامثال (۱۷۸) المنفعة فی المذاهب الاربعہ
(۱۷۹) المختار من الاشعار (۱۸۰) رؤوس القواریر (فی الخطب والمحاضرات والوعظ
والتذکیر) (۱۸۱) المرحل فی الوعظ (۱۸۲) کبیر نسیم الریاض (۱۸۳) ذخیرۃ الوعظ
(۱۸۴) الزجر الخوف (۱۸۵) الانس والحجۃ (۱۸۶) المطرب للمذنب (۱۸۷) الزند
الوری فی الوعظ الناصری (۱۸۸) الفاخر فی ایام الامام الناصر (۱۸۹) المجد الصلاحی
(۱۹۰) لغة الفقه (۱۹۱) عقد الخناصر فی ذم الخلیفۃ الناصر (یہ بھی آپ کی طرف منسوب)
ہے (۱۹۲) غریب الحدیث (۱۹۳) ملح الاحادیث (ملح المواعظ) (۱۹۴) فصول
(المائۃ) الوعظیۃ (حروف کی ترتیب پر ہے) (۱۹۵) سلوة الاحزان (سلوة الاخوان
بماورد عن ذوی العرفان) (۱۹۶) الشوق فی الوعظ (۱۹۷) المجالس الیوسفیۃ فی الوعظ یہ
آپ نے اپنے بڑے بیٹے یوسف کے لئے لکھی تھی (۱۹۸) المقبری (۱۹۹) قیام اللیل
(۲۰۰) المحادثۃ (۲۰۱) المناجات (۲۰۲) جواہر الزواہر فی الوعظ (زواہر الجواہر) (۲۰۳)
النجاۃ بالجواہر (۲۰۴) المرتقی لمن اتقی (۲۰۵) اخبار النظر اف والمتمنا جنین۔

کہا جاتا ہے کہ (۲۰۶) صحاح الجوبہری پر آپ کا حاشیہ ہے۔ اور آپ نے اس پر
بعض مقامات میں گرفت بھی کی ہے۔ (۲۰۷) نیز آپ نے تین سو جلدوں پر مشتمل
کتاب الفنون لابن عقیل کو کچھ اوپر دس جلدوں میں مختصر کیا ہے۔

اسماعیل پاشا البغدادی نے اپنی تالیف ہدیۃ العارفین میں ابن الجوزی کے تذکرہ
میں ان کی تصانیف میں ان کتابوں کو بھی درج کیا ہے:

(۲۰۸) آفة اصحاب الحدیث والرد علی عبدالمغیث (۲۰۹) اخبار الاخیار
(۲۱۰) اخبار البرامکۃ (۲۱۱) اسباب النزول (۲۱۲) انس الفرید وبغیۃ المرید (۲۱۳)
بستان الصادقین (۲۱۴) بستان الواعظین وریاض السامعین (۲۱۵) البلغة فی الفرع

(۲۱۶) تذکرۃ الخواص (۲۱۷) تقریر القواعد و تحریر الفوائد (۲۱۸) الاجمال فی اسماء الرجال (۲۱۹) المجلس الصالح والانیس الناصح (۲۲۰) حسن السلوک فی مواعظ المملوک (۲۲۱) الدر الثمین من خصائص النبی الامین (۲۲۲) الدر الفائق بالمجالس والاحادیث الرقائق (۲۲۳) درر الاثر (۲۲۴) الدلائل فی منشور المسائل (۲۲۵) دریا ق الذنوب فی المواعظ (۲۲۶) دواء ذوی الغفلات (۲۲۷) الذیل علی طبقات الحنابلہ (۲۲۸) روضۃ المجالس و نزہۃ المستانس (۲۲۹) روضۃ المریدین (۲۳۰) الزہر الانیق (۲۳۱) سیرۃ المستغنی (۲۳۲) شرف المصطفیٰ ﷺ (۲۳۳) شم الریاض (۲۳۴) عجب الخطب (۲۳۵) عقائد المرافق (۲۳۶) فضائل المدینہ (۲۳۷) قصیدۃ فی الاعتقاد (۲۳۸) کتاب البر والصلۃ (۲۳۹) کتاب الفروسیہ (۲۴۰) کتاب المتعلقین (۲۴۱) کتاب الملتقط (۲۴۲) کماۃ الذہر و فریۃ الدھر (۲۴۳) کنز المملوک فی کیفیۃ السلوک (۲۴۴) اللآلی فی خطب المواعظ (۲۴۵) لباب فی قصص الانبیاء (۲۴۶) لفتۃ الکبد الی نصیحة الولد (۲۴۷) لقط فی حکایات الصالحین (۲۴۸) ما یلحظ فیہ العامہ (۲۴۹) مثیر البغرام لساکنی الشام (۲۵۰) المقترح الشامل (۲۵۱) المقتضب فی الخطب (۲۵۲) مناقب الحسین (۲۵۳) منتخب الزیر من روس القواریر فی الوعظ التذکیر (۲۵۴) منشور العقود فی تجرید الحدود (۲۵۵) منظومۃ فی الحدیث (۲۵۶) المنعش مختصر المدائح (۲۵۷) منہاجۃ النظر و جنة الفطر (۲۵۸) المورد العذب فی المواعظ والخطب (۲۵۹) نرجس القلوب والبدال علی طریق المحبوب (۲۶۰) النطق المفہوم (۲۶۱) نظم الجمان (۲۶۲) فتح الطیب (۲۶۳) حادی الارواح الی بلاد الافراح۔

علامہ ذہبی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ کس عالم نے ایسی تصنیفات کیں جیسی آپ نے کیں۔

تلامذہ

آپ کے تلامذہ میں آپ کے صاحبزادے محی الدین اور پوتے شمس الدین یوسف بن فرغلی واعظ اور حافظ عبدالغنی، ابن الدیثی، ابن العجار، ابن خلیل، اتقی الیلدانی، ابن

عبدالدام اور النجیب عبداللطیف، قابل ذکر ہیں۔

وفات

آپ کے پوتے ابوالمظفر شمس الدین یوسف کہتے ہیں کہ میرے دادا ۷ رمضان ۵۹۷ھ کو ہفتہ کے روز سلطان کی والدہ کی قبر کے نیچے جو معروف کرنی کے متصل ہے وعظ کے لئے بیٹھے تھے میں وہیں موجود تھا۔ آپ نے چند اشعار پڑھے جن پر مجلس ختم ہو گئی۔ پھر آپ منبر سے اترے اور پانچ روز تک بیمار رہے۔ بالاخر ۱۲ رمضان کو جمعرات کے روز مغرب وعشاء کے درمیان اپنے گھر میں وفات پائی۔ والدہ کہتی تھیں کہ میں نے ان کو مرنے سے پہلے سنا کہ بار بار کہہ رہے تھے۔ میں کیا کتابوں پر عمل کروں گا، کتابیں تو میرے لئے ختم ہو گئیں۔ آپ کے غسل کے لئے ہمارے شیخ ناصر الدین بن سکیونہ اور ضیاء الدین بن خیر صبح کے وقت تشریف لائے اور بغداد کے لوگ جمع ہوئے، دکانیں بند ہو گئیں۔ اور ہم نے جنازے کو رسیوں سے باندھ کر ان کے سپرد کر دیا۔ جنازہ اسی قبر کے نیچے لے جایا گیا جہاں آپ آخری مرتبہ وعظ کے لئے بیٹھے تھے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ آپ کی نماز، آپ کے صاحبزادے ابو القاسم علی نے پڑھائی، کیوں کہ مشاہیر ان تک پہنچ نہ سکے۔ پھر جنازے کو جامع مسجد منصور لے جایا گیا۔ اور لوگوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ لوگوں کا سخت اثر و حام تھا گویا میلے کا دن معلوم ہوتا تھا۔ مقبرہ باب حرب میں امام احمد بن حنبل کی قبر کے پاس جنازہ نماز جمعہ کے وقت تک نہ پہنچ سکا۔ گرمی کا موسم تھا بہت سے لوگوں نے شدت کی تاب نہ لا کر روزے توڑ دیئے اور خندق طاہریہ میں پانی میں جا گرے تمام لوگوں کو آپ کی مفارقت کا سخت صدمہ تھا، بہت روئے اور آپ کی قبر کے پاس تمام رمضان قرآن خوانی کرتے رہے۔

آپ کے حالات زندگی پندرہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ ”طبقات ابن رجب“ میں مذکور ہیں۔ جن میں بڑے بڑے علمی معرکوں کا بھی بیان ہے۔

(ماخوذ از مقدمہ مترجم تلخیص ابلیس از علامہ عبدالحق اعظم گڑھی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۳ تا ۱۵)



**الحمد لله حمد الشاکرین و صلواته علی
سید المرسلین محمد النبی الامی وآله
الطاهرین وسلم تسلیما کثیرا**

ایک شخص نے جو کسی آزمائش اور عشق شہوانی میں مبتلا تھا اس نے مجھ سے اپنی حالت کا شکوہ کیا اور اپنی بیماری کے علاج کی تفصیل میں مبالغہ کا تقاضا کیا۔ اس کی وجہ سے مجھے اس کتاب کو جمع کرنے کی ہمت بڑھی۔ میں نے اس کو اس کتاب کا محبت بھرا ہدیہ بنا کر پیش کیا۔

میں نے اس کی ترتیب و تالیف میں بہت محنت کی جبکہ توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہی مشکلات کا حال کرنے والا ہے۔

اے بھائی! جان لو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنی رضا کے اعمال نصیب فرمائے اور ہمیں اور تمہیں اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائے، جس مرض کا تم نے مجھ سے شکوہ کیا ہے اس سے شفاء کی امید باقی ہے تم دوا کے استعمال میں سہقت کرو اور پرہیز میں مبالغہ کرو شفاء ہوگی۔

اگر تو عشق میں جوں کا توں مبتلا رہے گا اور اپنی بیماری کے علاج میں صبر سے کام نہ لے گا تو مجھے بھی کتاب کی تصنیف میں تھکا دے گا اور خود بھی مشکلات میں گرفتار ہوگا۔

میں تیری خاطر اس کتاب کی تصنیف میں مصروف ہوا ہوں اور اس کی

تفصیلات کے بیان میں اس مرض سے نجات پر شوق دلانا چاہتا ہوں تاکہ تجھے سلامتی اور عافیت نصیب ہو، بعض مقامات میں میں نے نفس کی خواہش کے مطابق کچھ تفصیل کر دی ہے کیونکہ تیرے جیسا بیمار واقعات و حکایات میں بہت دلچسپی لیتا ہے تاکہ تمہیں اس کا علم ہو کہ مرض میں کیسی کیسی خطرناک بلائیں ہیں۔

یہ کتاب تیرے لئے ایک یادگار ہوگی جن امور کا میں تجھے اس کتاب میں امر کروں گا ان پر عمل کرنا تیری ذمہ داری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطاء کرنے والے ہیں، وہ اسی کی حفاظت کرتے ہیں جس پر رحم فرماتے ہیں۔

اس کتاب کے پچاس ابواب ہیں (جن کے عنوانات فہرست عنوانات میں ملاحظہ فرمائیں)۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی

آلہ وسلم تسلیما



باب 1

عقل کی حقیقت اور فضیلت

عقل کیا ہے

حضرات اہل علم نے عقل کی حقیقت میں بہت اختلاف کیا ہے۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ

”یہ علوم ضرور یہ کی ایک قسم ہے“

ایک جماعت کہتی ہے کہ

”یہ ایک فطرت ہے جس کے ساتھ علوم کا ادراک و شعور حاصل

ہوتا ہے۔“

ایک جماعت کہتی ہے

”یہ ایک قوت ہے جس کے ذریعے معلومات کے حقائق کی

تفصیل معلوم ہوتی ہے۔“

ایک جماعت کہتی ہے کہ

”یہ جوہر بسیط ہے۔“

ایک جماعت کہتی ہے کہ

”یہ شفاف جسم ہے۔“

حارث محاسی کہتے ہیں:

”یہ ایک قسم کا نور ہے“

ہمارے حضرات میں سے ابوالحسن تمیمیؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔
امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ

”عقل ایک فطری چیز ہے۔“

علامہ محاسی سے بھی اس طرح کی ایک روایت منقول ہے۔
اس کے متعلق تحقیقی بات یہ ہے کہ ’عقل ایک فطری چیز ہے‘ گویا کہ یہ ایک نور ہے جو دل میں اتارا جاتا ہے اور وہ اشیاء کے شعور میں چوکس ہو جاتا ہے اس سے یہ ممکنات کا جواز اور محالات کا محال ہونا اور انجام کار کے اشارات کو پالیتا ہے۔
یہ نور کم بھی ہوتا ہے زائد بھی، جب یہ قوی ہو تو انجام کی فکر کئے بغیر اپنی خواہشات کی تکمیل میں جلدی کرتا ہے۔

محل عقل

ہمارے اکثر حضرات (حنابلہ) فرماتے ہیں اس کی جگہ دل ہے، حضرت امام شافعیؒ سے بھی یہی مروی ہے، ان حضرات کی دلیل یہ فرمان خداوندی ہے:
فَتَكُونُ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا
(ترجمہ) ان کے دل ہوتے تو ان کے ساتھ سمجھتے۔
(سورۃ الحج آیت ۴۶)

اور ارشاد ہے:

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرٍ لِّمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ
(ترجمہ) اس میں اس کیلئے نصیحت ہے جو دل رکھتا ہے۔
(ق ۳۷)

یہ حضرات فرماتے ہیں ان آیات میں دل کو عقل کی جگہ تعبیر کیا گیا ہے اس لئے یہ دل عقل کا محل ہے۔

احناف کا مذہب

فضل بن زیاد نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ عقل کا محل دماغ ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے اصحاب نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے (امام رازی نے تفسیر کبیر میں دل کو عقل کا محل ٹھہرایا ہے)۔

فضیلت عقل

(حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لقد سبق الى جنات عدن اقوام، ما كانوا باكثر الناس صلاة وصياما ولا حجا ولا اعتمارا ولكنهم عقلوا عن الله وجل مواعظه فوجلت منهم قلوبهم واطمانت اليه النفوس وخشعت منهم الجوارح، ففاقوا الخليقة بطيب المنزلة وحسن الدرجة عند الناس في الدنيا وعند الله في الآخرة. (۱)

(ترجمہ) جنات عدن کی طرف بہت سے لوگ سبقت لے جائیں گے حالانکہ وہ دوسرے حضرات سے نماز روزہ، حج اور عمرہ کے اعتبار سے زیادہ نہیں تھے لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کے وعظ و نصیحت کو سمجھا اور اس سے ان کے دلوں میں خوف پیدا ہو گیا اسی کی طرف نفوس کو اطمینان اور ان مواعظ سے ان کے اعضاء نے عاجزی کا اظہار کیا۔ اسی وجہ سے وہ شاندار منزل اور

(۱) حدیث ضعیف، فیہ: - الباغندي، وهو ضعيف من جهة حفظه۔ - أحمد بن المفضل الحفري، أبو علي الكوفي: صدوق في حفظه شيء۔ - التقريب ص ۸۴۔ حبيب بن أبي ثابت الأسدي الكوفي: ثقة فقيه، لكنه كثير الإرسال والتدليس، التقريب ص ۱۵۰۔

بہترین درجہ میں لوگوں کے نزدیک فائز ہوئے اور اللہ کے نزدیک آخرت میں فائز ہوئے۔

(فائدہ) عقل کی فضیلت میں آنحضرت ﷺ سے بہت کچھ منقول ہے مگر سب ثبوت سے بعید ہے۔ (ابن جوزی)

عقل سب سے خوبصورت ہے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

”جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اسے فرمایا پیچھے ہٹ جا، وہ پیچھے ہٹ گئی پھر فرمایا آگے ہو جا، تو آگے ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میرے غلبہ کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ خوبصورت کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔ تیری وجہ سے عطاء کروں گا، تیری وجہ سے پکڑوں گا اور تیری وجہ سے عذاب دوں گا۔“ (۲)

(۲) أثر موقوف موضوع، لأجل الهيثم بن عدي الطائي: قال عنه البخاري: ليس بثقة كان يكذب. وكذبه أيضا ابن معين وأبو داود وغيرهم. انظر ميزان الاعتدال ۴/ ۳۲۴-۳۲۵. * وقد ورد هذا الأثر عن كريب مولى ابن عباس، وفي آخره: وعزتي وجلالي لا أجعلك إلا فيمن أحب، وما خلقت شيئا هو أحب إلي منك. رواه ابن أبي الدنيا في كتاب العقل وفضله (۱۶) ص ۴۰. وفي إسناده: عبد الرحمن بن أبي الزناد: صدوق تغير حفظه لما قدم بغداد، والراوي عنه: محمد بن بكار من أهل بغداد، فالأثر ضعيف. والله أعلم. * وورد مرفوعاً عن النبي ﷺ من طريق عدد من الصحابة، منهم: أبو هريرة رضي الله عنه: رواه عنه ابن عدي في الكامل، وابن أبي الدنيا في كتاب العقل وفضله (۱۵)، والطبراني في الأوسط ۵۰۳/ ۲، وفي إسناده: الفضل بن عيسى، قال فيه يحيى بن معين: رجل سوء. وفيه أيضاً: حفص بن عمر قاضي حلب، قال ابن حبان: يروي عن الثقات الموضوعات، لا يحل الاحتجاج به بالإجماع. =

عقل پوری ہونے کا زمانہ

حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ بچہ سات سال میں دانت توڑتا ہے، چودہ سال میں بالغ ہوتا ہے، قد اکیس سال تک بڑھتا ہے، عقل اٹھائیس سال میں کامل ہوتی ہے اس کے بعد تجربات ہوتے ہیں۔ (عقل نہیں بڑھتی) (۳)

حضرت آدم علیہ السلام نے عقل کا انتخاب کیا

بعض علماء فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو زمین پر نازل کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام ان کے پاس تین چیزیں لے کر نازل ہوئے (۱) دین (۲) عقل (۳) حسن اخلاق، اور عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کو ان تین میں سے کسی ایک

= ورواہ الدارقطني من وجه آخر عنه ، وفي إسناده: سيف بن محمد؛ وهو كذاب۔ والبيهقي في شعب الإيمان من طريق أخرى، وقال: هذا إسناده غير قوي۔ - أبو أمامة: رواه العقيلي، وفي إسناده مجهولان۔ - عائشة: رواه أبو نعيم، وقال: لا أعلم له راوياً عن الحميدي إلا سهلاً، وأراه وأهما فيه۔ - الحسن البصري مرسلاً: رواه عبد الله بن أحمد بن حنبل في زوائد الزهد، وفيه: سيار بن حاتم، قال العقيلي: أحاديثه مناكير۔ * وبالجملة فقد قال ابن الجوزي في الموضوعات: هذا حديث لا يصح عن رسول الله ﷺ۔ وقال الذهبي في تلخيص الموضوعات بعد ذكر طرق الحديث المذكورة: "وله طرق أخرى لم تصح"۔ وقال البيهقي عن الحديث: وهو مشهور من قول الحسن البصري۔ (قال محقق الفوائد المجموعة: بأسانيد واهية)۔ انظر: الموضوعات لابن الجوزي ۱/ ۱۷۴، والموضوعات للمصغاني ص ۳۵، والتذكرة للفتني ص ۲۸، والمنار المنيف لابن القيم ص ۶۶، واللائل المصنوعة ۱/ ۱۲۹، والفوائد المجموعة ص ۴۷۷-۴۷۸، وكشف الخفاء للمعجلوني ۱/ ۳۰۹-۳۱۰، ومجمع الزوائد للهيثمی ۲۸/۸۔

(۳) اثر موضوع، لأجل الهيثم بن عدي، كان يكذب، كما تقدم قريباً۔

کے لینے کا اختیار دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے جبریل! ان میں خوبی تو میں تب دیکھتا جب یہ جنت میں ہوتیں پھر انہوں نے عقل کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اپنے ساتھ چمٹالیا اور باقی دو کو فرمایا تم اوپر (آسمان کی طرف) چلی جاؤ، انہوں نے عرض کیا ہم نہیں جائیں گے، آپ نے فرمایا کیا تم میری نافرمانی کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم آپ کی نافرمانی نہیں کرتیں بلکہ ہمیں حکم ملا ہے کہ جہاں عقل ہو ہم بھی اسکے ساتھ رہیں۔ اس طرح سے یہ تینوں چیزیں حضرت آدم کو حاصل ہوئیں۔ (۴)

عقل اور جاہل شیطان کے نزدیک

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ پہاڑ کو ایک ایک چٹان کر کے یا ایک ایک پتھر کر کے ہٹانا شیطان پر آسان ہے عقل مند مومن کو گمراہ کرنے سے، جب شیطان کا اس پر بس نہیں چلتا تو جاہل کی طرف پلٹ جاتا ہے اور اس کو قابو کر کے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کو کوڑوں یا طوق یا منہ کالا کرانے یا ہاتھ کٹانے یا سنگسار ہونے یا پھانسی چڑھنے میں ہلاک کر دیتا ہے۔ دغا انسان نیک اعمال کرنے میں تو برابر ہوتے ہیں مگر ان کے درمیان مشرق و مغرب یا اس سے بھی زیادہ فاصلہ ہوتا ہے جب ایک دوسرے سے زیادہ عقل مند ہو۔ سمجھ اور عقل کے ساتھ جتنا عبادت ہو سکتی ہے اللہ کی اس سے بہتر عبادت نہیں ہو سکتی۔

بے عقل کے لئے موت بہتر ہے

امام ابن مبارکؒ سے سوال کیا گیا کہ انسان کو سب سے بہتر کونسی نعمت عطاء فرمائی گئی ہے۔

(۴) رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العقل وفضله (۲۷-۲۸)، وابن حبان فی روضة العقلاء ص ۲۰ نحوه، من طریق رجل مبہم لم یذکر اسمہ، بالإضافة إلى وجود عدد من الرواۃ الذین لم أقف علی ترجمۃ لهم۔ فالأثر ضعیف۔

آپ نے فرمایا: ”فطرتی عقل“
 عرض کیا گیا اگر یہ نہ ہو تو؟ حسن ادب
 عرض کیا گیا اگر یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا:
 ”کوئی نیک دوست ہو جس سے یہ مشورہ حاصل کرتا رہے۔“
 عرض کیا گیا اگر یہ بھی نہ ہو تو؟ فرمایا:
 ”طویل خاموشی اختیار کر لے۔“
 عرض کیا گیا اگر یہ بھی نہ ہو تو فرمایا:
 اس وقت اس کو موت آ جانا چاہئے

پاؤں کا پردہ اور عقل

حکیم حسن کہتے ہیں مجھے شاہی محل میں بلایا گیا جب میں کمرہ میں داخل ہوا تو پردہ لٹک رہا تھا اور اس کے پیچھے سے ایک پاؤں ظاہر ہوا جس پر نعمت کے آثار نمایاں تھے۔ جب میں نے اس کو دیکھا تو وہ پاؤں واپس ہو گیا میں نے کہا اس پاؤں والے کے لئے ضرورت ہے کہ دو طاقتور آدمی اس کو قابو میں رکھیں تاکہ یہ باہر نہ آئے اور اپنی جگہ پر ہی رہے۔ تو میں نے پردہ کے پیچھے یہ آواز سنی، تم اپنے پیشہ طب کی طرف دھیان رکھو کیونکہ عقل ہی غلط کاموں سے باز رکھنے والی ہے۔

اشہار اسماء النبی کریم ﷺ صفحات 336

قرآن اور احادیث میں موجود اور ان سے ماخوذ حضور ﷺ کے ایک ہزار اسماء گرامی پر محیط ایک جامع کتاب، اسماء نبویہ مع اردو ترجمہ و تشریح، اور فضائل و برکات اسماء نبویہ اور فضائل ”اسم محمد“ تالیف از مفتی امداد اللہ انور۔

باب 2

مذمت خواہشات نفسانی

خواہش مطلق (انسان کو) وقتی لذت پر ابھارتی ہے انجام کی پرواہ نہیں ہوتی اور شہوات کو بروقت حاصل کرنے کی کوشش میں رہتی ہے چاہے اس کو بروقت تکلیف اور اذیت بھی سہنی پڑے اور بعد میں وہ لذت باقی نہ رہے۔

عقل مند خود کو ایسی لذت سے باز رکھتا ہے جس کے انجام میں عذاب ہو اور ایسی خواہش سے بھی دور رکھتا ہے جو شرمندگی کو جنم دے، بس اتنی سی بات بھی عقل کی تعریف اور خواہش و عشق کی مذمت میں کافی ہے۔

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ بچہ اپنی ضد پر ڈٹا رہتا ہے چاہے اس کا انجام تباہی ہو اور عقل مند خود کو ایسی خواہش سے باز رکھتا ہے۔

جانوروں پر انسان کی فضیلت کیلئے اتنی سی بات کافی ہے کہ جانور اپنی طبیعت کے تقاضا کو پورا کرتے ہیں ان کو انجام کی فکر نہیں ہوتی، جب ان کو غذا مل جائے کھا لیتے ہیں جب گوبر اور پیشاب آئے کر دیتے ہیں لیکن آدمی طبیعت پر عقل کے غلبہ کی وجہ سے ایسی حرکات نہیں کرتا۔

عشق و شہوت کا علاج

جب دانا آدمی کو اس کا علم ہے کہ خواہش نفسانی عمومی طور پر پیش آتی رہتی ہے اس لئے اس کو ایسے وقت میں لازم ہے کہ وہ ایسے موقع پر عقل کی عدالت سے فیصلہ حاصل کرے وہ اس کو دائمی فوائد کے حصول کا مشورہ دے گی اور خواہشات نفس سے احتیاط کا حکم کرے گی اس طرح سے اس کو شر سے بچنا یقینی ہو سکے گا۔

چھٹی نہیں یہ کافر منہ کو لگی ہوئی

عقل مند جانتا ہے کہ خواہشات کا خوگر ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اس عادت میں اس کو بڑی لذت حاصل نہیں ہوتی اور وہ اس کو چھوڑنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا کیونکہ اس کی عادت اضطراری عیش میں بدل جاتی ہے تم نے دیکھا ہوگا شراب کارسیا اور جماع کا عادی غیر عادی کے مقابلہ میں دسواں حصہ بھی لذت نہیں پاتا بس اس کو عادت نے مجبور کیا ہوتا ہے وہ خود کو عادت کے کاموں میں پھنسا کر ہلاکت میں ڈالتا رہتا ہے، اگر اس کی آنکھوں کے سامنے سے نفسانیت کی پٹی کھل جائے تو اس کو اندازہ ہو کہ وہ اپنی سعادت کو کس طرح بدبختی میں پھنسا رہا ہے۔

خواہشات نفس کا علاج

(۱) انسان یہ فکر کرے کہ وہ من پسند خواہشات کی تکمیل کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ انجام کار پر نظر اور آخرت کے لئے عمل صالح کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اس کی وضاحت یہ بات کرتی ہے کہ چوپایہ جس طرح بے فکری سے کھانے پینے اور جماع کی لذت میں منہمک ہوتا ہے انسان کو ایسا عیش میسر نہیں ہوتا مگر اس کے ساتھ ساتھ چوپائے کو قربان گاہ کی طرف لے جایا جاتا ہے جب کہ وہ خواہشات کی تکمیل میں لگا ہوتا ہے کیونکہ اس کو انجام کا علم نہیں ہوتا۔ مگر قوت فکر کے استعمال کی وجہ سے آدمی کا انجام اس طرح سے نہیں ہوتا۔

(۲) انسان عشق و شہوت کے انجام میں فکر کرے اس کی وجہ سے وہ کتنے فضائل سے محروم ہوا اور کتنی گندگیوں میں الجھ گیا، کتنے کھانے والے ہیں جو مرض میں مبتلا ہوئے، کتنی کوتاہیاں ہیں جنہوں نے عزت گھٹائی اور گناہ کے ساتھ ذکر بد کو لازم کر دیا۔

(۳) انسان خواہش نفس کی مخالفت کا فائدہ سوچے کہ دنیا میں نیک نامی حاصل

ہوگی، عزت و نفس کی حفاظت ہوگی، آخرت میں اجر و ثواب ہوگا۔
پھر اس کے الٹ کا سوچے کہ اگر اس نے خواہش نفس سے اتفاق کیا تو دائمی رسوائی اور عذاب میں پھنسے گا۔ ان دونوں حالتوں میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی حالتوں کو سامنے رکھے کہ ایک نے لذت کی طرف توجہ کی اور دوسرے نے گناہ سے رک کر صبر کیا۔

اے نصیحت پسند دوست ان کلمات کو اپنے دل میں جگہ دے اور سوچ۔

حضرت آدم علیہ السلام کی لذت جس کو انہوں نے پورا کیا
حضرت یوسف علیہ السلام کی ہمت پر جب وہ باز رہے۔ جب
حضرت یوسف علیہ السلام نے اس لذت کو چھوڑا تو اس گھڑی
کے مجاہدہ سے انہوں نے کتنا بڑا مرتبہ پایا اس کو تو تم خوب
جانتے ہو۔

اتباع خواہشات کی مذمت قرآن میں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاتَّبِعْ هَوَا۟هٖۤ ۖ فَتَمَثَّلَ لَكَ الْكَلْبُ

(ترجمہ) جس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اس کی مثال
کتے کی مثال کی طرح ہے۔ (سورۃ اعراف: ۱۷۶)

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰۤی فِیْضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

(ترجمہ) اور خواہش کی پیروی مت کر ورنہ یہ تجھے اللہ کے
راستہ سے بھٹکا دے گی۔ (سورۃ ص: ۲۶)

ارشاد خداوندی ہے:

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ

(ترجمہ) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو خدا بنا رکھا ہے۔ (الجاثیہ: ۲۳)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں اس شخص سے مراد منافق ہے جو جس شے کی خواہش کرتا ہے اسی کو حاصل کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔ (۵)

مومن کامل کی نشانی

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَوْمَن أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جَنَّتْ بِهِ. (۶)

(ترجمہ) تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو میرے لائے ہوئے احکام

(۵) قال السيوطي في الدر المنثور ۱۳۲/۵ عن الحسن، ﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ﴾ قال: لا يهوى شيئاً إلا تبعه. - وورد نحو هذا المعنى عن ابن عباس. إذ قال: "هو الكافر اتخذ دينه بغير هدى من الله ولا برهان". انظر الدر المنثور ۷۵۸/۵، وفتح القدير للشوكاني ۸/۵.

(۶) حديث ضعيف. رواه الأصبهاني في الترغيب، بلفظ: لن يستكمل مؤمن إيمانه حتى يكون هواه تبعاً لما جئت به. كما ذكر السيوطي في الدر المنثور ۳۰۰/۲. قلت: في إسناده نعيم بن حماد، هو ابن معاوية الخزازي: ضدوق يخطئ كثيراً، فقيه عارف بالفرائض، كما ذكر الحافظ في التقریب (۷۱۶۶).

کے تابع نہ کر دے۔

حضور کا خوف

حضرت ابو بردہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اخوف ما اخاف عليكم شهوات الغي في بطونكم
وفروجكم ومضلات الهوى. (۷)

(ترجمہ) سب سے بڑے خطرہ کی چیز جس کے بارہ میں
میں تمہارے لئے ڈر رہا ہوں تمہارے پیٹ اور شرمگاہ کی گمراہ
خواہشات ہیں اور اتباع نفس کی گمراہیاں ہیں۔

زمین کا بڑا خدا

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا:

ما تحت ظل السماء اله يعبد اعظم عند الله من هوى
متبع. (۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۷) حدیث صحیح۔ رواہ أحمد فی المسند (۱۹۲۷۳-۱۹۲۸۹) بلفظ: إن مما أخشى عليكم شهوات الغي... الحديث۔ وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد ۱/ ۱۸۸ للبزار في مسنده والطبراني في معجمه الثلاثة، ثم قال: "ورجالة رجال الصحيح"۔

(۸) حدیث موضوع۔ ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد ۱/ ۱۸۸ وعزاه للطبراني في معجمه الكبير، ثم قال: "وفيه الحسن بن دينار، وهو متروك"۔

ثلاث مهلكات ، شح مطاع ، وهوى متبع ، واعجاب المرء بنفسه . (۹)

(ترجمہ) تین چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں (۱) پیروی کیا جانے والا بخل (۲) پوری کی جانے والی خواہش (۳) اور آدمی کی خود پسندی۔

پہلی حکایت:

ہوا میں عبادت کرنے والے

خلیل بن خدویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عابد کے پاس سے گزرے جو ہوا میں عبادت کر رہا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اس سے پوچھا تم اللہ کی بارگاہ میں اس مقام پر کیسے فائز ہوئے؟ عرض کیا:

= الحدیث "۔ قلت: بل كذبہ الإمام أحمد وغيره واتهمه بعضهم، وقد تقدمت۔

(۹) حدیث ضعیف۔ وهو جزء من حدیث تمامہ: "ثلاث منجیات: خشية الله تعالى في السر والعلانية، والعدل في الرضا والغضب، والقصد في الفقر والغنى۔ وثلاث مهلكات: هوى متبع، وشح مطاع، وإعجاب المرء بنفسه"۔ وإسناد المصنف ضعيف منكر، فيه: ۱- أيوب بن عتبة اليمامي: ضعيف، التقريب (۶۱۹)، ۲- الفضل بن بكر البعدي، قال في الميزان ۳/۳۴۹: "لا يُعرف، وحديثه منكر" ثم ذكر الحديث بتمامه۔ والحديث ذكره السيوطي في الجامع الصغير ۳/۳۰۶ وعزاه لأبي الشيخ في التوبيخ، وللطبراني في الأوسط۔ وللطبراني - أيضًا - عزاه الهيثمي في مجمع الزوائد ۱/۹۱، ثم قال: "وفيه زائدة بن أبي الرقاد وزيد النميري۔ وكلاهما مختلف في الاحتجاج به"۔ وللحديث لفظ آخر عن أنس رضي الله عنه، حيث قال: قال رسول الله ﷺ: "ثلاث كفارات، وثلاث درجات، وثلاث منجيات، وثلاث مهلكات۔ فأما الكفارات: فإسباغ =

اس معمولی وجہ سے کہ میں نے خود کو دنیا سے الگ کر لیا، لایعنی گفتگو سے پرہیز کیا، جس کا مجھے حکم دیا گیا میں نے اس میں غور کر کے اتباع کی اور جس سے مجھے منع کیا گیا میں ان میں غور کر کے رک گیا۔

(اس لئے) اب یہ حالت ہے کہ جب میں اس سے التجاء کرتا ہوں وہ عطا کرتا ہے، جب دعا کرتا ہوں قبول کرتا ہے، جب اس کے متعلق قسم کھاتا ہوں تو وہ (مجھے) قسم سے بری کرتا ہے۔ میں نے اللہ سے یہ سوال کیا تھا کہ وہ مجھے ہوا میں ٹھہرا دے تو

=الوضوء في السبرات، وانتظار الصلوات بعد الصلوات، ونقل الأقدام إلى الجماعات۔ وأما الدرجات: فإطعام الطعام، وإفشاء السلام، والصلاة بالليل والناس نيام۔ وأما المنجيات: فالعدل في الغضب والرضاء والقصد في الفقر والغنى، وحشية الله في السر والعلانية۔ وأما المهلكات: فشح مطاع، وهوى متبع، وإعجاب المرء بنفسه "ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد ٩١/١ وعزاه للبزار، وذكر ما ذكره أنفاً من أن فيه: رائدة بن أبي الرقاد وزباد النميري وكلاهما مختلف في الاحتجاج به۔ قلت: فالحديث ضعيف من هذه الطريق، وقد قال المناوي في فيض القدير (٣٠٧/٣): "قال الحافظ العراقي: سنده ضعيف"۔ لكن الحديث ورد من طرق أخرى: ١- فقد ورد من حديث ابن عمر بنحو رواية البزار، رواه الطبراني في المعجم الأوسط، كما ذكر السيوطي في الجامع الصغير ٣٠٨/٣ ورمز لضعفه، والهيثمي في مجمع الزوائد ٩١/١، وقال: "وفيه ابن لهيعة ومن لا يُعرف"۔ وقال المناوي في فيض القدير ٣٠٨/١: "قال العراقي: سنده ضعيف، وعده في الميزان من المناكير..." ثم ذكر قول الهيثمي ٢- ومن حديث ابن عباس، بلفظ: ثلاث مهلكات... فقط، ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد ٩١/١ وعزاه للبزار، "وفي سند [حديث] ابن عباس: محمد بن عون الخراساني، وهو ضعيف جداً"۔ ومحمد هذا قال عنه الحافظ ابن حجر في التقریب (٦٢٠٣): "متروك"، ٣- ومن حديث عبد الله بن أبي أوفى، لفظ حديث ابن عباس۔ ذكره الهيثمي في مجمع =

اس نے مجھے (اس میں) ٹھہرا دیا۔

دوسری حکایت:

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں دو شخص بہت عبادت گزار تھے یہاں تک کہ وہ پانی پر چلا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ پانی پر چل رہے تھے کہ ان کی ہوا میں چلنے والے شخص سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تم کس عمل سے اس مرتبہ کو پہنچے؟ فرمایا:

دنیا میں معمولی سا عمل کر کے (یعنی) میں نے اپنے نفس کو شہوات سے روکا، اپنی زبان کو فضول باتوں سے روکا اور جس کی اللہ نے مجھے دعوت دی اس کی طرف رغبت اور شوق کیا، خاموشی کو لازم کر لیا۔

پس اب اگر میں اللہ کے سامنے (کسی کام کے کرنے کی) قسم کھا بیٹھوں تو وہ مجھے (جھوٹا نہ ہونے دیں) یعنی میری قسم کو پورا کر دیں اور اگر سوال کروں تو وہ عطاء کر دیں۔

= الزوائد ۹۱/۱ وعزاه للبزار، وقال: "وفي سند [حديث] ابن أبي أوفى: محمد بن عون الخراساني، وهو ضعيف جدًا" - ۴ - من حديث أبي هريرة، وسيد كره المصنف بعد حديث - وفي إسناده: بكر بن سليم الصواف، أبو سليمان الطائفي، المدني، مقبول - أي إذا توبع، وإلا فليتن الحديث -، انظر التقريب (۷۴۱) - وفي أيضًا من لم أجد لهم ترجمة - فالحديث - ضعيف، وقد حسنه الشيخ الألباني - حفظه الله - بمجموع طريقه السابقة، انظر السلسلة الصحيحة (۱۸۰۲) وصحيح الجامع (۳۰۴۵)۔

بڑا بہادر کون؟

حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنی خواہشات پر قابو پالیتا ہے وہ اس شخص سے زیادہ طاقتور ہے جو کسی شہر کو اکیلے فتح کرے۔

ہوا میں ایک اور بزمگ

حضرت حذیفہ بن قنادہ مرثی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک کشتی میں سفر کر رہا تھا وہ کشتی ٹوٹ گئی میں اور ایک عورت کشتی کے ایک تختہ پر باقی رہ گئے، ہم نے سات دن اسی حالت میں گزارے۔ عورت نے کہا کہ مجھے پیاس لگی ہے پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے پانی طلب کیا (شاید وہ سمندر کڑوا ہوگا جس میں یہ گھرے ہوئے تھے) تو (اللہ تعالیٰ نے ہم پر) ایک زنجیر کو اتارا جس سے ایک پانی کا کوزہ لٹکا ہوا تھا چنانچہ اس عورت نے پانی پی لیا، میں نے اس زنجیر کو دیکھنے کے لئے نظر کو اوپر اٹھایا تو ایک آدمی کو ہوا میں چوڑی مارے ہوئے بیٹھے دیکھا۔

میں نے پوچھا تم کون ہو؟

اس نے کہا کہ انسان ہوں۔

میں نے کہا تم اس درجہ پر کیسے پہنچے؟

کہا میں نے اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دیا اسی نے

مجھے یہاں بٹھایا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

خواہش و عمل کا ملاپ

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جب آدمی صبح کو اٹھتا ہے۔ تو اس کی خواہش اور عمل کا ملاپ ہوتا ہے اگر عمل خواہش کے تابع ہو جائے تو اس کا وہ دن خراب ہو گیا اور اگر خواہش عمل کے تابع ہو جائے تو اس کا وہ دن بہتر ہو گیا۔

کفر چار چیزوں میں

حجاج (بن یوسف ظالم گورنر) کہتا ہے کفر چار کاموں میں ہوتا ہے:
(۱) غصہ میں، (۲) شہوت میں، (۳) شوق میں اور (۴) خوف میں۔
پھر حجاج نے کہا ان میں سے دو تو میں نے خود دیکھی ہیں۔
ایک آدمی نے غصہ میں ماں کو قتل کر ڈالا، دوسرا عشق میں مبتلا ہو کر عیسائی ہو گیا۔

حقیقی جوان

حسن بن علی مطوعی کہتے ہیں کہ ہر انسان کا بت اس کی خواہش ہے اگر وہ اس کی مخالفت کر کے توڑ دے تو پھر وہ جوانی کے نام کا مستحق ہے۔

عبادت کا مزہ

حضرت بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تجھے اس وقت تک عبادت کی لذت نصیب نہیں ہو سکتی جب تک تو اپنے اور شہوات کے درمیان لوہے کی دیوار قائم نہیں کر لیتا۔

حضرت ابو بکر و راق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں غلبہ نفسانیت کی بنیاد شہوات کے قریب جانا ہے جب یہ خواہش نفسانی غالب ہوتی ہے تو دل سیاہ ہو جاتا ہے، جب دل سیاہ ہوتا ہے تو سینہ تنگ ہو جاتا ہے۔ جب سینہ تنگ ہوتا ہے تو اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ جب اخلاق بگڑتے ہیں تو مخلوق اس سے بغض شروع کر دیتی ہے۔ جب مخلوق اس سے بغض کرتی ہے تو وہ مخلوق سے بغض کرتا ہے اور جب یہ ان سے بغض کرتا ہے تو ان پر ظلم کرتا ہے اور جب ان پر ظلم کرتا ہے تو یہ شیطان مردود بن جاتا ہے۔

حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس شخص نے جوانی میں اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پا لیا اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاپے میں فرشتہ بنا دیں گے (یعنی

فرشتوں جیسی عصمت نصیب فرمائیں گے) چپسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے تقویٰ اختیار کیا اور (دنیا کی لذت حاصل کرنے میں) صبر کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کا اجر و ثواب ضائع نہیں کرتے۔

امتوں پر عذاب الہی

اشتبہار

کے حالات و واقعات صفحات 254

ترجمہ ”العقوبات للامام ابن ابی الدنيا“ دو سو سے زائد کتب کے مصنف اور قدیم محدث امام ابن ابی الدنيا کی نادر تصنیف، عذاب الہی کے حالات و واقعات، گناہوں کے آثار، اسباب عذاب الہی، تین سو ساٹھ روایات پر مشتمل سابقہ نافرمان اقوام سب تباہی کی داستان عبرت پر انوکھی کتاب۔

باب 3

مجاہدہ و محاسبہ نفس

نفس غلط خواہشات میں گھرا ہوا ہے اگر اس کو ان سے نہ روکا جائے تو یہ اپنی خواہش کو پورا کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے اور غلط آراء، جھوٹی طمع اور عجیب آرزوؤں میں گھر جاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ جوانی بھی دیوانگی کا ایک حصہ ہے۔

(حدیث) حضرت شداد بن اوس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الکیس من دان نفسه و عمل لما بعد الموت،
والعاجز من اتبع نفسه هواها و تمنی علی اللہ. (۱۰)
(ترجمہ) سمجھدار شخص وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور
موت کے بعد کے لئے عمل کرے، اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس
کی خواہش کی تکمیل میں لگا رہے اور اللہ تعالیٰ (سے جھوٹی)

(۱۰) حدیث ضعیف۔ رواہ الترمذی (۲۴۵۹)، وابن ماجہ (۴۲۶۰)، وأحمد
فی المسند (۱۶۶۷۴)، والحاکم فی المستدرک ۵۷/۱، و ۲۵۱/۴،
کلہم من طریق أبی بکر بن أبی مریم بہ۔ وتعقبہ الذہبی فی التلخیص
فقال: "لا واللہ - یعنی: لیس علی شرط البخاری کما قال الحاکم -، أبو
بکر واه"۔ وقال المناوی فی فیض القدیر ۶۸/۵: "قل ابن طاہر: مدار
الحديث علیہ - یقصد: ابن أبی مریم - وهو ضعیف جدًا"۔ وقال عنہ
الحافظ ابن حجر فی التقریب (۷۹۷۴): "ضعیف، وکان قد سرق بیتہ
فاختلط"، توفي سنة (۱۵۶) هـ۔

امیدیں قائم کرے۔

شہوت پوری کرنا دوزخی کا کام ہے

(حدیث) حضرت ابن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن آنحضرت ﷺ کو سخت بھوک لگی تو اپنے پیٹ پر پتھر رکھ لیا اور ارشاد فرمایا:

الارب نفس طاعمة في الدنيا جائعة عارية يوم القيامة، الارب مكرم لنفسه وهولها مهين، الارب مهين لنفسه وهولها مكرم، الارب متخوض متنعّم فيما افاء الله على رسوله ماله عند الله من خلاق، الا وان عمل الجنة حزنة بربوة، الا وان عمل النار سهلة بشهوة، الا يارب شهوة ساعة اورثت حزنا طويلا.

(ترجمہ) سن لو! دنیا میں بہت سے سیر ہو کر کھانے والے قیامت کے دن بھوکے ننگے ہوں گے۔ سن لو! بہت سے لوگ اپنے نفس کی قدر کر نیوالے ہیں جن کو یہ (قیامت کے دن) رسوا کرے گا۔ سن لو! بہت سے لوگ اپنے نفس کو ذلیل کر نیوالے ہیں جن کی یہ (قیامت کے دن) عزت بڑھانے والا ہے۔ سن لو! بہت سے لوگ اللہ اور اس کے رسول کی عطاء کردہ نعمتوں میں مشغول ہیں ان کے لئے (قیامت میں) اللہ کے پاس کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ سن لو! جنت کا عمل اونچے سخت پہاڑ پر چڑھنے (کی طرح مشکل) ہے، بن لو! دوزخ کا عمل ہموار زمین پر آسانی سے کود جانے کی طرح ہے۔ خبردار! ایک گھڑی کی شہوت طویل زمانہ تک غمگین (اور عذاب میں مبتلا) کر دینے والی ہے۔

اصل پہلوان

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ليس الشديد من غلب الناس ولكن الشديد من غلب نفسه. (۱۱)

(ترجمہ) وہ آدمی پہلوان نہیں ہے جو لوگوں کو بچھاڑ دے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آجائے۔

بڑا جہاد

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک غزوہ سے واپس ہوئے تو مجاہدین سے فرمایا:

قدمتم خير مقدم وقدمتم من الجهاد الا صغر الى الجهاد الا كبر، قالوا ما الجهاد الا كبر يا رسول الله؟ قال مجاهدة العبد هواه. (۱۲)

(ترجمہ) تمہارا آنا مبارک ہے، تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی

(۱۱) حدیث صحیح۔ رواہ العسكري في الأمثال، كما ذكر السيوطي في جمع الجوامع ۶۷۸/۱۔ قلت: والحديث متفق عليه بلفظ: "ليس الشديد بالصُّرْعَة، إنما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب"۔ انظر صحيح البخاري (۶۱۱۴)، مسلم (۲۶۰۹)۔

(۱۲) حدیث ضعیف۔ عزاء اليوطي في الجامع الصغير (۴: ۵۱۱) للخطيب البغدادي في تاريخه، وعزاه المناوي في فيض القدير ۵۱۱/۴ للديلمی، والبيهقي في كتاب الزهد قال: وهو مجلد لطيف۔ ثم قال: "وقال - أي: البيهقي - : إسناده ضعيف۔ وتبعه العراقي - أي على تضعيف الحديث - وضعفه الألباني في ضعيف الجامع (۴۰۸۰)۔

طرف آئے، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ بڑا جہاد کونسا ہے؟
فرمایا انسان کا اپنی خواہشات نفسانی سے جہاد کرنا۔

مجاہدہ نفس بڑا جہاد کیوں ہے؟

مجاہدہ نفس بڑا جہاد اس لئے ہے کہ نفس محبوب چیز ہے اور یہ جس چیز کی رغبت کرے وہ بھی محبوب ہوتی ہے اور یہ اسی کی دعوت دیتا ہے جس کی خواہش کرتا ہے اور اس طرح سے نفس کی مخالفت مکروہ کام میں بھی محبوب ہوتی ہے اور جب یہ کسی محبوب چیز کی طرف بلائے تو پھر محبوب کیوں نہ ہوگی۔

اور جب حالت اس کے مخالف ہو اور محبوب جس چیز کو پسند کر رہا ہے اس کی مخالفت مشکل اور بڑا جہاد کیوں نہ ہوگی۔ بخلاف کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے کیونکہ طبیعتیں دشمنوں سے برسر پیکار ہونے پر تیار ہو جاتی ہیں۔
ارشاد خداوندی ہے :

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۖ

(ترجمہ) تم اللہ کی راہ میں ایسے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔
(الحج: ۷۸)

اس مذکورہ ارشاد کی تفسیر میں حضرت امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس جہاد سے مراد نفس اور خواہش سے مقابلہ کا جہاد ہے۔

حضرت عمرؓ کی نصیحت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم اپنے آپ کا محاسبہ کیا کرو پہلے اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے اور اپنے نفسوں کا وزن کیا کرو پہلے اس کے کہ تمہارا (قیامت میں) وزن کیا جائے (اور کوئی عظمت نہ ہو) کیونکہ آج کا حساب کر

لینا آسان ہے قیامت کے دن حساب دینے سے۔ اور خو کو بڑی پیشی کے لئے سنوار لو جس دن تم پیش کئے جاؤ گے تمہاری کوئی غلطی تم سے پوشیدہ نہیں رہے گی۔ (۱۳)

مؤمن دنیا میں قیدی ہے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں مؤمنین کی جماعت ایسی ہے جس کو قرآن پاک نے قابو کر رکھا ہے ان کی ہلاکت کے سامنے ان کے درمیان حائل ہو گیا ہے۔ بلاشبہ مؤمن دنیا میں قیدی ہے اپنی گردن کو (دوزخ سے) آزاد کرانے کی کوشش میں ہے وہ کسی چیز سے بے خطر نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو جائے۔ وہ تو (دنیا میں) یہی جانتا ہے کہ اس کی سماعت، بصارت، زبان اور اعضاء سے حساب ہوگا (اسی لئے وہ ان کو گناہوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

(فائدہ) حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آدمی اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے نفس کا اس طرح سے حساب نہ کرے جس طرح سے کوئی اپنے شریک سے حساب کرتا ہے۔

انگلی آگ پر

سلمہ بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کا ایک غلام حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا کرتا تھا وہ بیان کرتا ہے کہ ان کی رات میں اکثر عبادت دعا کی ہوتی

(۱۳) رواہ الحافظ ابن کثیر فی مسند الفاروق ۶۱۸/۲ من طریق أبي بکر بن أبي الدنيا بإسناده، وعزاه السيوطي في الدر المنثور ۲۶۱/۶ لابن المبارك في الزهد، وذكره الإمام الترمذي في جامعه عقب حديث (۲۴۵۹) حيث قال: يروى عن عمر بن الخطاب ... فذكره۔ قال الحافظ ابن کثیر عقبه: "أثر مشهور، وفيه انقطاع، وثابت بن الحجاج هذا جزري، تابعي صغير، لم يدرك عمر، ولم يرو عنه سوى جعفر بن برقان"۔

تھی یہ ایک چراغ کے پاس آتے اور اپنی انگلی اس پر رکھ دیتے اور فرماتے:
 ”حس“ پھر فرماتے اے حنیف! تمہیں کس نے ابھارا تھا کہ تو
 نے فلاں دن یہ جرم کیا۔ تمہیں کس نے ابھارا تھا کہ تم نے فلاں
 دن یہ جرم کیا۔

یہ قدم طواف کے قابل کہاں؟

حضرت وہب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کعبہ کا طواف کر
 رہی تھی اور یہ کہہ رہی تھی:

”اے پروردگار! ساری لذتیں رخصت ہو گئیں اب تو مشقت
 ہی مشقت رہ گئی، اے پروردگار! آپ کی ذات پاک ہے آپ
 سب مہربانوں سے بڑے مہربان ہیں، اے پروردگار! آگ کی
 سزا کے مالک!

تو اس کی ساتھی عورت نے کہا اے بہن! تو آج اپنے پروردگار کے گھر میں
 داخل ہوئی ہے (تو ایسی مایوسی کی بات کیوں کرتی ہے؟) اس نے اپنے قدموں کی
 طرف اشارہ کر کے کہا اللہ کی قسم! میں ان قدموں کو اپنے پروردگار عزوجل کے گھر
 کے گرد طواف کی اہل ہی نہیں سمجھتی۔ میں ان کو اس کا اہل کیسے سمجھ لوں کہ اپنے
 پروردگار کے گھر میں ان کے ساتھ طواف کروں مجھے پتہ ہے کہ یہ کہاں کہاں چلے
 ہیں اور کیوں چلے ہیں۔

ایک سال تک نہ سوئے

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رات ایسے سوئے کہ تہجد کے لئے نہ جاگ
 سکے پھر وہ ایک سال تک اپنے نفس کو سزا دینے کے لئے جاگتے رہے۔

بہترین لمحہ

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص طویل زمانہ تک عبادت میں مصروف رہا، پھر اس کو ایک ضرورت پیش آئی تو اس نے ہفتہ کے دن کے ستر روزے رکھے، ہر ہفتہ کے دن میں گیارہ کھجور کھاتا تھا اور اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا تھا لیکن اس کی حاجت پوری نہ کی گئی۔ اور اس نے اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو کر کہا یہ خواہش تیری طرف سے ظاہر ہوئی تھی اگر تجھ میں کوئی خیر ہوتی تو تیری یہ ضرورت پوری ہوتی۔

چنانچہ اسی وقت اس کے پاس ایک فرشتہ ظاہر ہوا اور کہا:

”اے انسان تیرا یہ لمحہ تیری اس ساری عبادت سے بہتر ہے“ اور اللہ تعالیٰ نے تیری یہ ضرورت بھی پوری کر دی ہے۔

افضل الاعمال

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سب سے بہتر اعمال وہ ہیں جن کے عمل کرنے پر نفس کو مجبور کیا جائے۔

حور کا مہر

علی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں ایک عورت دیکھی جو دنیا کی عورتوں جیسی نہیں تھی۔ میں نے پوچھا تم کو کون ہو؟

کہا (جنت کی) حور ہوں۔

میں نے کہا کہ تم میرے ساتھ شادابی کرو گی؟

کہا میرے آقا (اللہ تعالیٰ) کو میرے ساتھ نکاح کا پیغام دو۔

میں نے پوچھا تمہارا مہر کیا ہے؟

کہا تمہارا نفس کو مرغوبات سے باز رکھنا۔

نفس کا قیدی

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس پر اس کا نفس حاوی ہو جائے وہ شہوات کا اسیر ہو جاتا ہے اور خواہشات نفس کی جیل میں قید ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر فوائد کے نزول کو حرام کر دیتے ہیں اس طرح سے وہ اللہ کے کلام سے نہ لذت پاسکتا ہے نہ اس پر عمل کر سکتا ہے اگرچہ اس کا مذاکرہ اس کی زبان پر کثرت سے ہو۔

حسین و جمیل لونڈی اور عمر بن عبدالعزیزؒ کی کنارہ کشی

یثم بن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عمر بن عبدالعزیزؒ رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ (عبدالملک بن مروان بادشاہ کی بیٹی فاطمہ) کی ایک نہایت حسین و جمیل لونڈی تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفۃ المسلمین بننے سے پہلے اس کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ نے اس کو اپنی اہلیہ سے طلب کیا اور اس کا حرص کیا تو اہلیہ محترمہ نے اس کا انکار کر دیا اور غیرت کھائی لیکن یہ لونڈی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دل میں گھر گئے رہی۔ جب آپ مسند نشین خلافت ہوئے تو فاطمہ نے لونڈی کو سنورنے کا حکم کیا تو اس نے بناؤ سنگھار کیا اور اس کے حسن و جمال کا سورج طلوع ہونے لگا۔ پھر فاطمہ اس لونڈی کو لے کر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے امیر المومنین! آپ میری فلاں لونڈی کو پسند کرتے تھے اور مانگتے تھے اور میں انکار کرتی تھی۔ آج میرے دل نے اس کو منظور کر لیا ہے یہ آپ کے حوالہ ہے جب فاطمہ نے یہ کہا تو آپ کے چہرہ سے خوشی چھلکنے لگی پھر فرمایا اے میرے پاس بھیج دو۔ جب وہ حاضر ہوئی اور آپ نے اس کی طرف نظر اٹھائی تو شگفتگی کی حد نہ رہی۔ پھر اس کو فرمایا اپنے کپڑے اتار دے جب وہ اتارنے لگی تو آپ نے فرمایا رک جا۔

اور بیٹھ کر مجھے یہ بتا کہ تو کس کی ملکیت میں تھی اور فاطمہ کے پاس کیسے آئی؟
 لونڈی نے کہا کہ حجاج بن یوسف نے اپنے مالیات کا کام
 کرنے والے ایک شخص کو مقروض کر دیا یہ شخص کوفہ کا مالدار تھا
 اور یہ اس شخص کی لونڈی تھی۔ حجاج نے مجھے اور ایک غلام اور
 کچھ مال وصول کر کے معاملہ صاف کیا اور حجاج نے مجھے (خلیفہ
 وقت) عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا اس وقت میں
 بچی تھی اور عبدالملک نے مجھے اپنی بیٹی فاطمہ کو ہدیہ کر دیا۔

آپ نے پوچھا تو اس مقروض شخص کا کیا بنا؟
 کہا وہ فوت ہو چکا ہے۔

آپ نے فرمایا اس کی کوئی اولاد بھی ہے؟

کہا جی ہاں

فرمایا ان کا کیا حال ہے؟

کہا بہت برا حال ہے

آپ نے فرمایا

تو اپنے کپڑے پہنے رکھ۔

پھر آپ نے اپنے ایک ذمہ دار افسر عبدالحمید کو حکم نامہ لکھا کہ فلاں بن فلاں
 شخص کو خط کے ذریعہ میرے پاس بلاؤ۔ جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا حجاج
 نے تمہارے والد کو جتنا مقروض کیا مجھے بتلاؤ؟ تو اس نے سب کا سب بیان کیا، پھر
 آپ اس لونڈی کو اس لڑکے کے سپرد کیا اور فرمایا تم اس سے صحبت نہ کرنا ہو سکتا ہے
 تیرے والد نے اس سے صحبت کی ہو۔ تو لڑکے نے کہا کہ اے امیر المؤمنین یہ آپ کی
 خدمت میں میں ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں
 ہے۔ اس نے کہا چلو آپ اس کو مجھ سے خرید لیں۔ آپ نے فرمایا (اگر میں نے ایسا
 کر لیا) تو ان حضرات میں سے نہیں ہو سکوں گا جنہوں نے اپنی نفس پر قابو پایا۔ جب

وہ جوان لونڈی کو لے کر جانے لگا تو لونڈی نے کہا اے امیر المومنین! آپ کی وہ محبت کہاں گئی (جس کی وجہ سے مجھے اپنی بیوی سے بطور ہدیہ کے مانگا کرتے تھے آپ نے فرمایا وہ تو ابھی تک موجود ہے بلکہ بڑھ گئی ہے۔

چنانچہ وہ لونڈی آپ کے نفس میں رہی حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے (لیکن خواہش نفس کو قابو کیا اور خواہش نفس کو پورا نہ کیا)۔

(فائدہ) کافروں اور مسلمانوں کے درمیان جنگ میں جو قیدی گرفتار ہوں ان کے مردوں کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں باندیاں کہتے ہیں ان غلاموں اور لونڈیوں کے بہت سے مسائل آزاد انسانوں سے کچھ مختلف ہوتے ہیں۔ ان لونڈیوں کا ایک حکم یہ ہے کہ ان سے نکاح کرنا بھی جائز ہے اور بغیر نکاح کے بھی صحبت جائز ہے مگر صحبت کی اجازت یا تو ان کو خرید کر مالک بننے کی وجہ سے ہوتی ہے یا ہبہ اور ہدیہ کی وجہ سے۔

چنانچہ مذکورہ واقعہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کے پاس ان کی اہلیہ کا اپنی لونڈی کو ہدیہ میں پیش کرنا اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کا اہلیہ سے ہدیہ میں اس کو طلب کرنا اور کپڑوں کے اتارنے کا حکم دینا پھر خود صحبت کرنے کی بجائے اس کے پہلے مالک کے لڑکے کو ہدیہ کر دینا اور اپنی ملکیت سے خارج کر دینا اور اس کو لونڈی سے صحبت کرنے سے منع کرنا کہ شاید اس کے باپ نے اس سے صحبت کی ہو۔ یہ سب شریعت اسلام کے مطابق ہے۔

لونڈی سے یہ سلوک اس کی سزا کی وجہ سے ہے کہ یہ دشمنان اسلام سے مل کر اسلام کی مخالفت اور جنگ کرنے میں شریک ہوئی تھی۔ اگر یہ اسلام سے امن مانگ لیتے جنگ نہ کرتے یا جزیہ دیتے یا مسلمان ہو جاتے تو اسلام ان کی بھی ویسی ہی عزت کرتا ہے جیسے آزاد مسلمانوں کی کرتا ہے۔ تفصیل فقہ اور جہاد کی کتابوں میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ (اضافہ از امداد اللہ انور)

(خلیفہ) ابو جعفر (منصور) جب مکہ شریف کو روانہ ہوا تو اس نے کچھ بڑھی

روانہ کئے اور حکم دیا کہ تم سفیان ثوریؒ کو دیکھو تو اس کو سولی پر چڑھا دینا۔ چنانچہ بڑھئی آگے بڑھے اور (سولی چڑھانے کیلئے) لکڑیاں گاڑ دیں اور حضرت سفیان ثوریؒ کو آواز لگائی گئی۔ اس وقت آپ کا سر مبارک حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی گود میں اور پاؤں حضرت سفیان بن عیینہ کی گود میں تھے۔ ان حضرات نے آپ سے فرمایا اے ابو عبد اللہ! اللہ سے ڈرو ہم پر دشمنوں کو ہنسنے کا موقع نہ دو (یعنی اپنی حفاظت کر لو اور کہیں روپوش ہو جاؤ) تو آپ نے کعبہ کے پردوں کو پکڑ کر فرمایا (اے اللہ) اگر ابو جعفر مکہ میں داخل ہو جائے تو میں اس سے بری ہوں (یعنی اے اللہ آپ اس کی حفاظت نہ کریں بلکہ موت دیدیں) چنانچہ یہ (ظالم) مکہ میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو گیا۔ جب حضرت سفیان کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے کچھ نہ فرمایا۔

نصیحت

اے بھائی خواہش نفس کی مخالفت کا اثر دیکھ جب اس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے قسم اٹھائی تو اس کی عظمت کا اظہار کس طرح سے ہوا۔ اور اللہ کے فرمانبردار کی عظمت اور نافرمان کی ذلت میں فرق کر کے دیکھ۔

عمر بن عبد العزیزؒ اور منکر نکیر

میں نے سنا ہے کہ جب حضرت عمر (بن عبد العزیزؒ) کے پاس (قبر میں سوال جواب کرنے والے فرشتے) منکر نکیر آئے تو آپ نے ان کے دونوں پلوؤں سے پکڑ کر خود پوچھا کہ تم بتاؤ تمہارا رب کون ہے؟ اگر انہوں نے خواہشات کو نہ دبایا ہوتا تو منکر نکیر سے اتنی بے باکی کا اظہار نہ کرتے۔

(فائدہ) ایک حکیم کہتا ہے کہ تقویٰ کا ظاہر دنیا کا شرف ہے اور اس کا باطن آخرت کا شرف ہے۔

باب 4

تعریف و ترغیب صبر

صبر کی دو قسمیں ہیں (۱) مرغوب و محبوب چیز سے بچنا (۲) ناپسندیدہ حکم پر عملدرآمد کرنا۔

پس احکام خداوندی پر عمل کرنا بھی صبر ہے اور گناہوں سے رکنا بھی صبر ہے اور استعمال صبر پر وہ شخص قدرت رکھتا ہے جس کو خواہش نفسانی کے عیب اور صبر کے بہتر نتیجہ کا علم ہو اس وقت اس کو صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک حسین و جمیل عورت دو مردوں کے سامنے سے گزری جب نگاہ نے اس کو دیکھنا چاہا تو ایک نے تو اپنے نفس کا مجاہدہ کرتے ہوئے نہ نہا جھکالی اور وہ لمحہ گزر گیا اور بھول گیا۔ دوسرے شخص نے اس پر نظر نکا دی اپنا دل اسے لگالیا اور اس کی یہ ایک نظر اس کے لئے فتنہ اور بے دین ہونے کا سبب بن گئی۔ پس معلوم ہوا کہ گناہوں سے توبہ کی طرف توجہ کی بجائے گناہوں سے بچنا زیادہ آسان ہے۔

حضرت حارث محاسبیؒ فرماتے ہیں:

کہ ہر چیز کا ایک جوہر ہوتا ہے انسان کا جوہر عقل ہے اور عقل کا جوہر صبر ہے۔

باب 5

گمراہی کے فتنوں سے دل کی نجات

دل حقیقت تخلیق میں تمام آفات سے محفوظ ہوتا ہے جو اس خمسہ باہر سے اس کو اطلاعات پہنچاتے ہیں اور ورقہ دل پر نقش کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان تمام راستوں کی خوب حفاظت کی جائے جن سے فتنوں کا خوف ہو۔ اگر یہ دل کسی دوسری چیز سے متعلق ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے جو اس کو اپنی تعظیم کے لئے اور مصالح میں فکر کے لئے پیدا کیا تھا اس سے محروم ہو جائے گا اور کسی ایسے فتنہ میں پڑ جائے گا جو اس کی ہلاکت کا سبب بنے گا۔ (۱۳)

(حدیث) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب. (مسند احمد)۔ (۱۴)

(ترجمہ) سن لو انسان میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست رہے تو سارا بدن

(۱۳) انظر إغاة اللفهان ۱/ ۲۴-۲۶۔

(۱۴) هو جزء من حدیث: الحلال بین والحرام بین... رواه: البخاري (۵۲)، ومسلم (۱۵۹۹)، وأبو داود (۳۳۲۹)، والترمذي (۱۲۰۵)، والنسائي ۳۲۷/۷، وابن ماجه (۳۹۸۴)، والدارمي (۵۳۱)، وأحمد في المسند (۲۶۴/۴، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱)، والبيهقي في سننه الكبرى ۶۴/۵، وأبو نعيم في حلية الأولياء ۲۷۰/۴ و ۳۳۶ و ۱۰۵/۵، وابن حبان في صحيحه (۲۹۷)۔

درست رہتا ہے۔ اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور یہ (لوٹھڑا) دل ہے۔

(فائدہ) جسمانی طور پر بھی دل کو صحت کی مرکزیت حاصل ہے اور شرعی طور پر بھی اس لئے اس کو دونوں طرح کی خرابیوں سے بچایا جائے ورنہ معاملہ بڑا خطرناک ہے۔..... (مترجم)

ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک عورت دیہات میں رہا کرتی تھی۔ میں نے اس سے سنا وہ کہتی تھی:

اگر مومنوں کے دل اپنے فکر کے ساتھ آخرت کے مخفی انعامات کا مطالعہ کر لیں تو ان پر دنیا کا عیش بدمزہ ہو جائے اور دنیا میں ان کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو۔

حضرت ابو الخیر تیناتیؒ فرماتے ہیں دنیا کی محبت کے اسیر دل پر حرام ہے وہ آخرت کی مخفی راحتوں کی سیر نہیں کر سکتا۔

باب 6

دل کیسے زنگ آلود ہوتا ہے؟

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان المومن اذا اذنب كانت نكته سوداء في قلبه، فان تاب ونزع واستغفر صقل قلبه، وان زاد زادت حتى تعلو قلبه فذلك الران الذي ذكر الله عز وجل في كتابه (کلاب ران علی قلوبہم ما كانوا یکسبون المطففین). (ترمذی شریف)

(ترجمہ) جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اگر اس نے توبہ کر لی اور گناہ سے باز آ گیا اور استغفار کیا تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر اور گناہ کیا تو وہ سیاہ نکتہ اس کے دل پر پھیل جاتا ہے یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے (ہرگز نہیں بلکہ ان کے دل زنگ آلود ہو گئے ہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے جو وہ کرتے ہیں)۔ (۱۵)

(۱۵) حدیث حسن۔ رواہ الترمذی (۳۳۳۴)، والنسائی سنن الکبریٰ، کما فی تحفة الأشرف ۴۴۳/۹۔ وفي عمل اليوم والليلة (۳۱۸)، وابن ماجه (۴۲۴۴)، وأحمد في المسند (۷۸۹۲)، والحاكم في المستدرک ۵۱۷/۲، وابن جریر الطبری فی تفسیرہ جامع البیان ۹۸/۳۰، وابن حبان فی صحیحہ (۹۳۰) و (۲۷۸۷)، وعزاه السيوطي في الدر المنثور ۵۳۹/۶ لعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه، والبيهقي في شعب الإيمان۔

(فائدہ) حضرت یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں ”جسم کی بیماری تکالیف سے ہوتی ہے اور دلوں کی بیماری گناہوں سے“۔ تو جس طرح جسم کو بیماری کی موجودگی میں کھانے کی لذت حاصل نہیں ہوتی اسی طرح گناہوں کی موجودگی میں دل کو عبادت کی لذت نصیب نہیں ہوتی۔

اشتہار اسلاف کے آخری لمحات صفحات 510

حضرات انبیاء علیہم السلام، صحابہؓ، تابعینؓ، فقہاء و مجتہدینؓ، محدثینؓ، مفسرینؓ، علماء امتؓ اور اولیاء اللہؒ کی وفات کے وقت کے قابل رشک حالات، واقعات اور کیفیات پر حیران کن تفصیلات۔

باب 7

دل سے زنگ ہٹانے والا

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان هذه القلوب تصد اكما يصد الحديد قيل يا رسول الله فما جلاؤها؟ قال تلاوة القرآن. (۱۶)

(ترجمہ) یہ دل زنگ آلود ہوتے ہیں جس طرح سے لوہا زنگ آلود ہوتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ان کو روشن کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں دل کی دوا پانچ چیزیں ہیں:

(۱) قرآن پاک کو فکر کے ساتھ پڑھنا (۲) پیٹ کو خالی رکھنا (حرام کھانے سے اور زیادہ کھانے سے (۳) رات کو تہجد پڑھنا (۴) سحری کے وقت اللہ کے سامنے انکساری اور عاجزی سے گڑ گڑانا (۵) نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا۔

(۱۶) حدیث موضوع۔ آفتہ عبد الرحیم بن ہارون، وهو الغسانی الواسطي۔ قال الدارقطني: متروك يكذب، وساق له ابن عديّ عدّة أحاديث استنكرها۔ وقال الذهبي بعد أن ذكر الحديث "رواه حفص بن غياث عن عبد العزيز قال: قال رسول الله ﷺ... فذكره منقطعاً"۔ يقصد بذلك أن عبد الرحيم بالإضافة إلى شدة ضعفه قد خولف في إسناد الحديث۔ انظر: ميزان الاعتدال ۶۰۷/۲۔

باب 8

اصلاح دل کی دعا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ

ان قلوب بنی آدم کلھا بین اصبعین من اصابع الرحمن تبارک و تعالیٰ کقلب واحد یصرفھا کیف یشاء، ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اللھم مصرف القلوب اصرف قلوبنا الی طاعتک۔

(مسلم شریف)

(ترجمہ) تمام انسانوں کے دل اللہ تبارک و تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ایسے ہیں جیسے ایک دل ہو اس کو جیسے چاہے پھیر دے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللھم مصرف القلوب اصرف قلوبنا الی طاعتک

اے اللہ دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی عبادت کی طرف پھیر دے

حضرت احمد بن حنبلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دل گردش کرنے والے ہیں یا تو عرش کے گرد گردش کرتے اور گھومتے ہیں یا گھاس کی طرح بے قیمت دنیاوی عیش و آرام کے لئے گھومتے ہیں۔ (۱۷)

باب 9

دل کے اندر سے نصیحت کرنے والا

(حدیث) حضرت نواس بن سمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ضرب الله مثلاً صراطاً مستقيماً وعلى جنبى الصراط سوران فيهما ابواب مفتحة وعلى الابواب ستور رخاة وعلى باب الصراط داع يقول - يا ايها الناس ادخلوا الصراط جميعاً ولا تعرجوا داع يدعو من جوف الصراط فاذا اراد (يعنى العبد) ان يفتح شيئاً من تلك الابواب قال ويحك لا تفتحها فانك ان تفتحها تلجها والصراط الاسلام والسوران حدود الله والا بواب المفتحة محارم الله وذلك الداعي على راس الصراط كتاب الله والداعي من فوق واعظ الله في قلب كل مسلم.

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان فرمائی جس کے دونوں طرف دو فصیلیں ہیں ان میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر لٹکے ہوئے پردے ہیں اور صراط کے دروازہ پر ایک شخص دعوت دے رہا ہے کہ اے لوگو! تم سب کے سب اس صراط (راستہ) پر چلو ادھر ادھر نہ بھٹکو اور ایک پکارنے والا صراط کے اندر پکار رہا ہے۔ چنانچہ جب انسان ان دروازوں میں سے کسی دروازہ کو کھولنا چاہتا ہے تو وہ کہتا ہے تجھ پر افسوس ہے اس کو مت کھول اگر تو نے اس کو کھولا تو اس میں مبتلا ہو جائے گا۔

یہ صراط (سے مراد) اسلام ہے اور دو فیصلوں سے مراد اللہ کی حد بندیاں ہیں اور کھلے ہوئے دروازے اللہ کے محرمات ہیں اور وہ پکارنے والا جو صراط کے سرے پر ہے قرآن پاک ہے اور وہ پکارنے والا جو اس کے اوپر سے دعوت دے رہا ہے ہر مسلمان کے دل میں اللہ کی طرف سے نصیحت کرنے والا ہے۔ (۱۸)

(۱۸) حدیث حسن۔ رواہ الترمذی (۲۸۵۹) بمعناہ، وأحمد فی المسند

(۱۷۱۸۲)، والحاکم فی المستدرک ۱/۷۳-۷۴، وعزاه المناوی فی

الفیض ۴/۲۵۴ للطبرانی۔ قال الترمذی: حدیث غریب، وقال الحاکم:

هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم، ولا أعرف له علّة، ولم یخرجاه،

ووافقه الذہبی۔

باب 10

صرف اللہ کی محبت چاہئے

حضرت ابو سلیمان دارانیؒ

حضرت احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ محمود نے حضرت ابو سلیمان (دارانی) سے سوال کیا کونسا عمل ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کے مقرب بننے کا؟ تو حضرت سلیمان رو پڑے، پھر فرمایا میرے جیسے سے اتنا عظیم سوال پوچھا جا رہا ہے (پھر فرمایا) سب سے زیادہ ہو پسندیدہ عمل جس کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے یہ ہے کہ اللہ تمہارے دل کی طرف متوجہ ہوں تو تیری حالت یہ ہو کہ تو دنیا اور آخرت میں صرف اسی (اللہ) کا طلب گار ہو۔

(فائدہ) یہ طلب کامل اتباع شریعت سے حاصل ہوتی ہے جو آنحضرتؐ کی معرفت مسلمانوں کو عطا کی گئی ہے اس پر عمل کئے بغیر جو لوگ محبت الہی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ گمراہی میں پھر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔

حضرت سہل بن عبد اللہ تستریؒ

حضرت سہل فرماتے ہیں جس نے قریب سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا اس کے دل سے اللہ کے سوا ہر شے دور ہو گئی اور جس نے اس کی خوشنودی چاہی اللہ تعالیٰ اس کو راضی فرمائیں گے اور جو شخص اپنے دل کی غیر اللہ سے حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اعضاء کی نگرانی کریں گے (اور ان کو گناہ کرنے سے بچائیں گے)۔

حضرت محمد بن الفضلؒ

حضرت ابراہیم خواص (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں مجھ سے حضرت محمد بن الفضل نے ذکر کیا کہ

میں نے چالیس سال تک غیر اللہ کے لئے ایک قدم بھی نہیں اٹھایا اور چالیس سال تک کسی چیز کو دیکھ کر پسند نہیں کیا اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے۔

حضرت ضیغمؒ

حضرت ضیغمؒ نے حضرت کلابؒ سے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی محبت نے اپنے عاشقوں کے دلوں کو غیر کی محبت کی لذت سے نا آشنا کر دیا ہے ان کیلئے دنیا میں اللہ کی محبت کے سامنے کسی شے کی محبت ہمسری نہیں کر سکتی اور ان حضرات کی آخرت میں انعامات کے حصول میں سب سے بڑی تمنا اور خواہش اپنے محبوب اللہ تعالیٰ کا دیدار ہی ہوگا تو حضرت کلابؒ یہ بات سن کر بے ہوش ہو گئے۔

حضرت ابو بکر الہلانیؒ

حضرت ابو بکر الہلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر کے ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا میں نے اس درخت کو جب بھی ایک نظر سے دیکھا تو اس نے میرے سر کو ملامت کی مجھے کہا کہاں جاتا ہے تو ہمارے سامنے ہو کر بھی ہمارے غیر کو دیکھتا ہے۔

حضرت ابراہیم جبلیؑ

حضرت ابراہیم جبلی رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے وطن واپس لوٹ کر آئے تو اپنی چچا زاد سے نکاح کیا تو اس سے حد درجہ محبت میں لگ گئے ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے جدا نہ ہوتے تھے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات کو سوچا کہ میرا میلان اور محبت تو اس کے ساتھ بہت بڑھ گیا ہے یہ تو بہت برا ہے جب میں قیامت میں پیش کیا جاؤں اور وہ میرے دل میں رچ بس گئی ہو۔

چنانچہ یہ سوچ کر میں نے غسل کیا اور دو رکعات ادا کیں اور بارگاہ الہی میں عرض کیا اے میرے مالک میرے دل کو بہتر حالت میں پھیر دے چنانچہ جب صبح ہوئی تو اس (میری بیوی) کو بخار ہو گیا اور تیسرے دن انتقال کر گئی اور میں نے اسی وقت ننگے پاؤں مکہ شریف جانے کا تہیہ کر لیا۔

حضرت احمد بن خضرو یہؒ

حضرت احمد بن خضرو یہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا:

”سر“ کی ماسوی اللہ کی طرف التفات سے حفاظت کرنا

حضرت ابو بکر شبلیؒ

فرمان الہی: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغْضُوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

(ترجمہ) اے نبی آپ مومنوں سے فرمادیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔ (النور-۳)

کے متعلق حضرت شبلی سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا سر کی آنکھوں کی حفاظت ان کاموں سے ہے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور دل کی آنکھوں کی

حفاظت اللہ کے سوا سے ہے۔

حضرت ابن سمنونؒ

حضرت ابن سمنون رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک مجلس میں فرما رہے تھے کیا تو نے آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی نہیں سنا:

ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة او تمثال.
(ترجمہ) جس گھر میں تصویر یا بت ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

پس جب جس گھر میں تصویر یا بت کی وجہ سے فرشتے داخل نہ ہوں تو اس دل کو مشاہدہ خداوندی کیسے ہو سکتا ہے جس میں انسانی کدورتیں بھری ہوئی ہوں۔

حضرت رقیہ عابدہؒ

موصول کی نیک خاتون حضرت رقیہؒ فرماتی ہیں میں اپنے پروردگار سے شدید محبت کرتی ہوں اگر وہ مجھے دوزخ میں جانے کا حکم کرے تو اس کی محبت کی موجودگی میں آگ بھی مجھ پر اثر نہ کرے، اور اگر وہ مجھے جنت میں جانے کا حکم کرے تو اس کی محبت کی موجودگی میں جنت کی کوئی لذت محسوس نہ ہو کیونکہ پروردگار کی محبت مجھ پر بہت غالب ہے۔

دنیا کی محبت چھوڑ کر اللہ کی محبت کے متعلق حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ کا ایک شعر ہے۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

باب 11

حفاظت نگاہ

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے یہ بات یاد رکھو کہ نگاہ دل کو خبر دینے کی جاسوس ہے جو دل کی طرف دیکھی ہوئی خبریں نقل کرتی رہتی ہے اور ان کی صورتیں اس میں نقش کرتی رہتی ہے اس طرح سے انسانی فکر آخرت کے مفید امور سے ہٹ کر بے کار (بلکہ نقصان دہ) کاموں میں مصروف کر دیتی ہے چونکہ نگاہ کی آزادی دل میں فتنوں کو جنم دیتی ہے اس لئے شریعت نے آپ کو ان کاموں میں جو فتنہ اور گناہ کا سبب بنیں ان سے نگاہ کی حفاظت کا حکم فرمایا ہے اگر تو شریعت کے احکام کے مطابق نگاہ کی حفاظت نہ کرے گا تو یہ تجھے ایسی تکالیف میں مبتلا کرے گی جن کا عذاب تو سہتا رہے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ - وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ.

(ترجمہ) آپ مومن مردوں کو حکم دے دیں کہ وہ اپنی نگاہیں جھکائے رکھیں۔ اور آپ مومن عورتوں سے بھی کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں (یعنی گناہ کی جگہوں میں ان کی حفاظت کریں)۔ (النور: ۳۰-۳۱)

اس حکم کے بعد اللہ تعالیٰ نے بد نظری کے نتیجہ سے بھی منع کرتے ہوئے فرمایا:

وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ - وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

(ترجمہ) مرد بھی اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور عورتیں

بھی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (نور: ۳۰-۳۱)

اچانک نگاہ پڑ جانا

(حدیث) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے اچانک نگاہ پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
اصرف بصرک (۱۹) اپنی نگاہ ہٹالے۔

چھ چیزوں کی حفاظت سے جنت ملے گی

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا:
اکفلوا لی بست اکفل لکم بالجنة اذا حدث احدکم فلا یکذب
واذا اؤتمن فلا یخن واذا وعد فلا یخلف وغضوا ابصارکم وکفوا
ایدیکم واحفظوا فروجکم۔ (۲۰)

(۱۹) رواہ الإمام مسلم (۲۱۵۹)، وأبو داود (۲۱۴۸)، والترمذی (۲۷۷۶)،
والنسائی فی کتاب عشرة النساء من سننه الکبری، كما فی تحفة
الأشراف ۴/۴۳۴، والدارمی (۲۶۴۳)، وأحمد فی المستد
(۱۸۶۷۹-۱۸۷۱۵)، وأبو داود الطیالسی فی مسنده (۶۷۲)،
والحاکم فی المستدرک ۲/۳۹۶، والبیہقی فی سننه الکبری ۷/۹۰، وفي
شعب الإيمان ۴/۳۶۳-۳۶۴، والطبرانی فی المعجم الکبیر ۲/۳۸۴،
وابن حبان فی صحیحہ (۵۵۷۱)۔

(۲۰) ذکرہ المصنوع فی الجامع الصغیر ۲/۹۵، بلفظ: اکفلوا لی بست حصال
اکفل لکم الجنة: الصلاة، والزکاة، والأمانة، والفرج، والبطن، واللسان۔
وعمره للطبرانی فی الأوسط۔ وكذلك الهیثمی فی مجمع الزوائد
۱/۲۹۳، ورائد المسافر فی فیض القدير ۲/۹۵، وكذا الهیثمی فی مجمع
الروائد ۱۰/۳۰۱، نسبه له فی المعجم الصغیر۔ قال الهیثمی فی المعجم =

(ترجمہ) تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں (۱) جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے (۲) اور جب اس کو امانت دی جائے تو خیانت نہ کرے (۳) اور جب وعدہ کرے خلاف نہ کرے (۴) اور اپنی نگاہوں کی (ممنوعات سے) حفاظت کرو (۵) اپنے ہاتھوں کو (غلط کاموں سے) روکے رکھو (۶) اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔

حضرت معروف کرخیؒ

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو اگرچہ مادہ بکری سے بھی کیوں نہ ہو۔

حضرت ذوالنون مصریؒ

ابو عصمت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا تھا ان کے سامنے ایک خوبصورت جوان بھی تھا آپ اس کو کچھ لکھوار ہے تھے اور ایک حسن و جمال کی ملکہ سامنے سے گزری اور وہ جوان نظریں چرا کر اس کی طرف دیکھنے لگا حضرت ذوالنون مصریؒ تاڑ گئے اور اس کی گردن پھیر کر یہ شعر کہا۔

دع المصوغات من ماء وطن
واشغل هواک بحور خرد عین

= ۲۹۳/۱ بعدما عزاہ للطبرانی: "وقال: لا یروی عن ابی ہریرۃ إلا بهذا الإسناد، قلت - أي الہیثمی - : وإسناده حسن۔" بینما قال فی المجمع ۳۰۱/۱۰: "وفیہ یحیی بن حماد الطائی، ولم أعرفہ، وبقیۃ رجالہ ثقات۔" ونقل المناوی عن المنذری قوله: إسناده لا بأس بہ۔

(ترجمہ) پانی اور مٹی سے بنی عورتوں کو چھوڑ
اور اپنے عشق و خواہش کو اس حور کا متوالا بنا جو کنواری ہے موٹی
آنکھوں والی ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ

حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:
اپنی نگاہ کو اللہ کی محبت میں مصروف کر دو اور جس آنکھ کے ذریعہ تم نے اللہ
عزوجل کا دیدار کرنا ہے اس کو غیر اللہ سے بند کر دو ورنہ اللہ کی نظروں سے گرجاؤ
گے۔

اسی مضمون میں حکیم العصر حضرت شیخ المشائخ مولانا حکیم محمد اختر خلیفہ مجاز
حضرت مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم کا بہترین شعر ہے ۔

اختر اللہ کا وہی منظور نظر ہوتا ہے
دنیا میں حسینوں کا جو ناظر نہیں ہوتا

صفحہ 352

تاریخ علم اکابر

اشہار

پہلی سات صدیوں پر محیط اکابر محدثین، مفسرین، فقہاء اور علماء اسلام کی
طلب علم و خدمت علم کے حیرت انگیز حالات، واقعات، کمالات اور علمی
کارنامے۔ تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور

باب 12

فضول دیکھنے کی مذمت

(حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تتبع النظرة فان لك الاولى وليست لك الآخرة. (۲۱)
(ترجمہ) (نامحرم پر اچانک نظر پڑ جانے کے بعد اس کو) دوبارہ نہ دیکھ
کیوں کہ پہلی نظر اچانک پڑ جائے تو معاف ہے دوسری بار (جان بوجھ کر)
دیکھنا معاف نہیں (بلکہ حرام ہے)

حضرت داؤد طائیؒ

ایک شخص نے حضرت داؤد طائیؒ سے عرض کیا کاش کہ آپ کسی کو حکم فرماتے
کہ آپ کے حجرے میں جو ککڑی کے جالے بنے ہوئے ہیں وہ صاف کر دیئے
جاتے۔

آپ نے فرمایا:

(۲۱) حدیث حسن بشواہدہ۔ رواہ الدارمی (۲۷۰۹)، وأحمد فی المسند (۱۳۶۹)، وفی إسناده ابن إسحاق؛ صدوق مُدَّس، وقد عمنه، لكن يشهد له حديث بريدة الآتي برقم (۲۷۲)۔ * قال ابن القيم في روضة المسحبين ص ۱۱۲-۱۱۳: "ونظرة الفحاة هي النظرة الأولى التي تقع بعير قصد من الناظر، فما لم يتعمده القلب عليه، فإذا نظر الثانية تعمداً أئيم، فأمره النبي ﷺ عند نظرة الفحاة أن يصرف بصره، ولا يستديم النظر، =

تمہیں پتہ نہیں فضول دیکھنا مکروہ ہے۔

پھر فرمایا مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ ان کے گھر میں تمیں سال تک علیہ نامی خاتون رہتی رہی مگر آپ کو اس کا بھی علم نہ ہوا۔

حضرت حسان بن ابی سنانؓ

حضرت حسان بن ابی سنانؓ ایک مرتبہ عید کے روز باہر چلے گئے جب گھر واپس ہوئے تو ان کی اہلیہ نے پوچھا آج آپ نے کتنی حسین عورتیں دیکھیں؟ جب اس نے بار بار یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا تو تباہ ہو جائے میں جب سے تیرے پاس سے گیا ہوں تیرے پاس لوٹنے تک اپنے انگوٹھے کو ہی دیکھتا رہا (نظر کی حفاظت کرتے ہوئے تاکہ نظر فضول اور گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے)۔

= فإن استدامته كتكريره * وقال الحافظ ابن حبيب العامري في كتابه (أحكام النظر إلى المحرمات وما فيه من الآفات) ص ٤٥: "هذا خطابه لعلي رضي الله عنه مع علمه بكمال زهده وورعه وعفة باطنه وصيانة ظاهره يُحذّره من النظر، ويؤمنه من الخطر، لئلا يدعي الأمن كل بطل، ويعتبر بالعصمة والأمن من الفتنة، ولا يأمن مكر الله إلا القوم الخاسرون"۔

باب 13

نظر کے فتنوں سے حفاظت

آنکھ زنا کرتی ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

العينان تزنيان وزناهما النظر. (۲۲)
(ترجمہ) آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا کرنا (نامحرموں کو) دیکھنا ہے۔

زہر آلود تیر

(حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يا علي اتق النظرة بعد النظرة فانها سهم مسموم يورث الشهوة في القلب. (۲۳)

(۲۲) رواه بهذا اللفظ الإمام أحمد في المسند (۸۳۲۱)۔

(۲۳) حدیث ضعیف، فیہ: - أبو شیبۃ: عبد الرحمن بن إسحاق الواسطي، قال عنه في الميزان ۵/۴۸۱: "صاحب النعمان بن سعد: ضعّفوه۔ قال أبو طالب: سألت أحمد بن حنبل عنه، فقال: ليس بشيء، منكر الحديث... وروى عبد الله عن أبيه: .. له مناكير، وليس هو في الحديث بذلك۔ وعن يحيى بن معين: ضعيف۔ وقال مرة: متروك، وقال البخاري: فيه نظر، =

(ترجمہ) اے علیؑ (نامحرم کو) ایک بار (اچانک) دیکھنے کے بعد (دوبارہ قصداً) مت دیکھ کیونکہ یہ زہر آلود تیر ہے جو دل میں شہوت کو بھڑکاتا ہے۔

ابلیس کا تیر

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نظر الرجل الى محاسن المرأة سهم مسموم من سهام ابليس. (۲۴)

(ترجمہ) مرد کا عورت کے محاسن کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔

حفاظت نظر میں مبالغہ

حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم اپنی نگاہیں بند رکھتے تھے ایک مرتبہ ان کے پاس سے چند عورتیں گزریں تو انہوں نے اسی طرح سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ تو عورتوں نے یہی سمجھا کہ یہ نابینا ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ

= وقال النسائي وغيره: ضعيف - وقال عنه ابن حجر في التقریب

(۳۷۹۹): "ضعيف" - النعمان بن سعد الأنصاري الكوفي - قال في

الميزان ۲/ ۲۶۵: "أحد الضعفاء" - وقال الحافظ ابن حجر في التقریب

(۷۱۵۶): "مقبول"، أي: إذا توبع، وإلا فليس الحديث، ولم يتابع.

(۲۴) حديث وإه بمرّة إن لم يكن موضوعاً، فيه: - عبدالعزیز بن عبدالرحمن

الباسي الحزري القرشي، اتهمه الإمام أحمد، وضرب علی حدیثہ۔ وقال

ابن حبان: لا يحل الاحتجاج به بحال، وقال النسائي وغيره: ليس بثقة.

ميزان الاعتدال ۲/ ۶۳۱ - خصيف بن عبدالرحمن الحزري، قال عنه في

التقریب (۱۷۱۸) "صدوق سيء الحفظ، خلط بأخبره ورمي

بالإرجاء".

سے اندھے پن سے پناہ مانگی۔

شیطان تین جگہ پر

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیطان انسان کی تین جگہوں پر ہوتا ہے۔
اس کی آنکھ میں، اس کے دل میں اور اس کی شرم گاہ میں اور عورت کے بھی تین
جگہ پر ہوتا ہے اس کی نگاہ میں اس کے دل میں اور سرین میں۔

خیانتی آنکھیں اللہ کی نگاہ میں

فرمان خداوندی:

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ

اللہ تعالیٰ خیانتی آنکھوں کو جانتا ہے۔ (المومن: ۱۹)

مذکورہ ارشاد خداوندی کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ ایک شخص کچھ لوگوں میں بیٹھا ہوتا ہے اس کے پاس سے ایک عورت گزرتی ہے یہ
شخص ان لوگوں کو یہ دکھلا رہا ہوتا ہے کہ وہ اس عورت کو نہیں دیکھ رہا لیکن جب وہ ان
کو اپنی طرف سے غافل پاتا ہے تو اس کو دیکھ لیتا ہے اور اگر ان کے تاڑ جانے کا
خوف کرتا ہے تو اپنی نگاہ کو پھیر لیتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے دل کو جانتی
ہے کہ وہ اس عورت کو دیکھنے کی چاہت میں مصروف ہے۔

کاش کہ میں اندھا ہوتا

حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں بینا
ہوتا مجھے وہ لمحہ نہیں بھولا جب میں نے جوانی میں ایک مرتبہ (کسی غیر عورت کو) دیکھ
لیا تھا۔

عورت کے پیچھے پیچھے مت چل

حضرت سلیمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ
اے بیٹے شیر اور سانپ کے پیچھے چاہے تو چل لے مگر عورت
کے پیچھے مت چلنا۔

نظر کی آزادی

حضرت حسن بھریؒ فرماتے ہیں جس نے اپنی نظر کو آزاد چھوڑا (اس کی محرمات
سے حفاظت نہ کی) تو اس کے غم طویل ہو گئے۔

عورت کے کپڑے بھی مت دیکھ

حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
اپنی نگاہ کو عورت کی چادر پر بھی مت ڈال کیونکہ نگاہ دل میں
شہوت کا بیج بوتی ہے۔

تصاویر مدینہ صفحہ 400

اشتہار

مدینہ طیبہ کی قدیم و جدید تاریخ پر مشتمل سینکڑوں قدیم و جدید نایاب
تصاویر مع تفصیلات عاشقان مدینہ کے دیدہ و دل کیلئے غرباء و مساکین
امت کیلئے زیارات مدینہ کا نادر قیمتی سرمایہ۔

باب ۱۴

بے ریش لڑکوں کی طرف دیکھنے اور
ان کی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت

اللہ تمہیں توفیق بخشے یہ جان لو کہ یہ مسئلہ بہت خطرناک ہے بہت سے لوگ اس سے بچنے سے بے فکر ہیں۔ حالانکہ شیطان کو جہاں سے ممکن ہو انسان پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرتا ہے اور جہاں تک اس کا بس چلے انسان کو فتنوں میں مبتلا کر دیتا ہے کیونکہ وہ شروع شروع میں انسان کے پاس آکر زنا کرنے کی خوبیاں نہیں جتلاتا بلکہ نظر کرنے کو اچھا جتلاتا ہے۔ عالم اور عابد اپنی نظروں کو اجنبی عورتوں سے تو محفوظ کر لیتے ہیں کیونکہ ان کی صحبت اور اختلاط عام طور پر ان کو حاصل نہیں ہوتا جبکہ لڑکوں کا ان سے اختلاط ہوتا رہتا ہے اس لئے ان کو لڑکوں کے فتنے سے بہت بچتے رہنا چاہئے کیونکہ بہت سے قدم یہاں پھسل چکے ہیں اور بہت سے لوگوں کے عزم ٹوٹ چکے ہیں ایسے افراد بہت کم ہیں جو اس فتنے کے قریب رہ کر کے محفوظ رہے ہوں۔

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تجالسوا ابناء الملوک فان الانفس تشتاق اليهم مالا تشتاق

الى الجوارى العواتق. (۲۵)

(۲۵) حدیث منکر وقد ذکره ابن الجوزي أيضًا في تلبیس إبلیس ص ۳۳۶۔

وفیه: أبان بن أبي عیاش البصري العبدی، قال فی التقریب (۱۴۲):

متروک۔ وقد تقدمت ترجم ضیافیه له أول الكتاب، وانظر تهذیب

التهذیب ۹۷/۱-۱۰۱۔

(ترجمہ) تم شہزادوں اور (امیر زادوں) کے پاس نہ بیٹھا کرو کیونکہ نفس ان کے دیکھنے کی اتنی خواہش رکھتے ہیں کہ اتنی خوبصورت لونڈیوں کے دیکھنے کی بھی نہیں رکھتے۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نہی رسول اللہ ﷺ ان یحد الرجل النظر الی الغلام الامر ۵ (۲۶)

(ترجمہ) آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ انسان کسی بے ریش لڑکے کی طرف بغور نگاہ ڈالے۔

(فائدہ) حضرت حسن بن ذکوانؒ فرماتے کہ تم امیروں کی اولاد کے ساتھ مت بیٹھا کرو ان کی اولاد کی شکلیں عورتوں کی شکلوں کی طرح خوبصورت ہوتی ہیں یہ کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں (کیونکہ ان کے پاس بیٹھنے) کو معیوب نہیں سمجھا جاتا اس لئے گناہ میں مبتلا ہونے کے خطرات زیادہ ہیں بخلاف عورتوں کے، ان کے اختلاط اور دیکھنے سے عموماً مسلمان آدمی بچتا ہے اور اس کے فتنوں میں مبتلا نہیں ہوتا (لیکن یہ آج سے ہزار سال پہلے کے زمانے کی بات ہے اب تو دونوں سے اپنی نظر و اختلاط کی حفاظت نہیں کی جاتی اور یہ دونوں اس وقت معاشرہ میں سب سے بڑا فتنہ ہیں)۔..... (مترجم)

امام احمد بن صالحؒ کی احتیاط

احادیث کے حافظ، عالم علم الحدیث، واقف اختلاف الحدیث حضرت احمد بن

(۲۶) حدیث ضعیف، رواہ ابن عدی فی الکامل ۹۶/۷ والنظر روضة المحبین ص ۱۲۱۔ وتلیس إبلیس ص ۳۳۶۔ وفیہ: بقیة بن الولید مدلس، وقد عنعنہ، والوازع هو ابن نافع العقيلي الجزري: ضعیف، انظر لسان المیزان ۲۱۳/۶۔

صالح ابو جعفر مصری رحمۃ اللہ علیہ جب بغداد میں تشریف لائے اور حفاظ حدیث کے پاس بیٹھنے لگے اور ان کے اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان مذاکرات حدیث جاری رہے حضرت امام احمد بن حنبلؒ ان کا تذکرہ بھی کرتے تھے اور ان کی تعریف بھی کرتے تھے۔ ان سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے شرف تلمذ حاصل کیا تھا اور ان سے احادیث روایت کی تھیں۔ یہ حضرت احمد بن صالح رحمۃ اللہ علیہ صرف داڑھی والوں کو احادیث پڑھاتے تھے ان کی مجلس درس میں کوئی بے ریش لڑکا داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ جب حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ بھستانی اپنا بیٹا ان کے پاس لے گئے تاکہ وہ بھی ان سے حدیث کی سماعت کر لے جبکہ وہ ابھی بے ریش تھے تو حضرت احمد بن صالحؒ نے امام ابوداؤد کے سامنے ان کے بیٹے کو اپنی مجلس میں بٹھلانے سے انکار کر دیا۔ تو امام ابوداؤد نے فرمایا اگرچہ یہ بے ریش ہے لیکن تمام داڑھی والوں سے زیادہ حافظ الحدیث ہے آپ جو چاہیں اس سے امتحان لے سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ان کا امتحان لیا تو انہوں نے سب سوالات کا جواب دیدیا تو انہوں نے ان کو درس حدیث میں شامل کر لیا لیکن اور کسی امرد (بے ریش) کو احادیث نہیں سنائیں (ان کا بے ریش لڑکوں کو احادیث نہ سنانا خود کو بے ریش لڑکوں کے فتنہ سے دور رکھنا تھا)۔

امام مالک کی احتیاط

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سماع حدیث کیلئے بے ریش لڑکوں کو اپنی مجلس میں بیٹھنے سے منع کرتے تھے۔ ہشام بن عمار رحمۃ اللہ علیہ حیلہ کر کے لوگوں کے مجمع میں چھپ کر بیٹھ گئے اس وقت وہ بے ریش تھے اور امام مالکؒ سے سولہ حدیثیں سن لیں۔ امام مالکؒ کو جب اس کی خبر دی گئی تو انہوں نے ان کو بلایا اور سولہ درے مارے۔ حضرت ہشامؒ فرماتے ہیں کاش کہ میں (ان سے) سو حدیثیں سنتا اور وہ مجھے سو درے مارتے۔

حضرت یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل

حضرت امام یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی بے ریش نے میرے پاس آنے کی طمع نہیں کی اور نہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے راستہ میں آنے کی طمع کی (یعنی یہ دونوں اکابر حدیث بھی بے ریش کو اپنی صحبت میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے)۔

اسلاف امت کا طرز عمل

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت امام احمد بن حنبل کی خدمت میں آیا اس کے ساتھ ایک حسین چہرہ والا لڑکا بھی تھا۔ آپ نے اس شخص سے پوچھا یہ کون لڑکا ہے؟ عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کو دو بارہ اپنے ساتھ نہ لانا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو امام صاحبؒ سے محمد بن عبد الرحمن محدث نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرے وہ پاکدامن تھا اور اس کا بیٹا (بے ریش لڑکا) اس سے افضل تھا۔ حضرت امام احمدؒ نے فرمایا ہم نے جس مقصد کا ارادہ کیا ہے اس کو ان کا پاکدامن ہونا نہیں روکتا۔ ہم نے شیوخ اساتذہ کو اسی طرز عمل پر دیکھا اور انہوں نے ہمیں اپنے اسلاف سے اسی کا پتہ دیا ہے۔ (۲۷)

تمیں ابدالوں کی نصیحت

حضرت شیخ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے تمیں شیوخ کے پاس رہا ہوں۔ جن کو ابدال (کے درجہ کا ولی) کہا جاتا تھا۔ ان سب نے مجھے اپنے سے

رخصت ہوتے وقت نصیحت فرمائی کہ تم بے ریش لڑکوں کی صحبت وغیرہ سے بچتے رہنا۔ (۲۸)

چالیس برس تک آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھانے والے بزرگ کا عمل

حضرت امام یحییٰ بن معینؒ کے شاگرد محمد بن حسین نے چالیس سال سے آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائی۔ حضرت محمد بن احمد بن ابی القاسمؒ فرماتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہمارے ساتھ ایک نو عمر لڑکا بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا تم میرے سامنے سے اٹھ جاؤ اور میری پشت کے پیچھے بیٹھو۔ (۲۹)

ایک بزرگ کی دعا

حضرت عبدالوہاب بن افرح رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ خوبصورت لڑکا دیکھا تو فوراً ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے لگے۔ عرض کیا

اے الہی! یہ ایک گناہ ہے میں اس سے آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں اور اس سے آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ آپ بھی مجھ پر وہی پہلے والا فضل فرمادیں جس کو قدیم اور جدید وقت میں (یعنی ہمیشہ سے) ملاحظہ کرتا ہوں۔

تین قسم کے لواطت کرنے والے

حضرت ابوہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عنقریب اس امت میں ایک قوم ہوگی جن کو لونڈے باز کہا جائے گا ان کی تین قسمیں ہوں گی (۱) ایک قسم صرف

(۲۸) انظر: تلبیس إبلیس لابن الجوزي، ص ۳۳۷۔

(۲۹) انظر: تلبیس إبلیس ص ۳۳۸۔

(حسین لڑکوں کو) دیکھنے والی ہوگی (۲) دوسری قسم ان سے ملاقات کرے گی مصافحہ کرے گی (۳) تیسری قسم یہ گھناؤنا فعل کرے گی۔

اولاد کی حفاظت

حضرت ابراہیم حربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنی اولاد کی برے دوستوں سے حفاظت کرو پہلے اس کے کہ تم ان کو گناہ میں مبتلا کر دو (کیونکہ) سب سے پہلے بچوں میں خرابی ان کے آپس میں شروع ہوتی ہے۔

اشہار جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ صفحات 272

الروضة المستطابة فيمن دفن بالبقيع من الصحابةؓ کا سلیس اردو ترجمہ جس میں سیکڑوں صحابہ کرامؓ، صحابیات، اہل بیت، امہات المؤمنین، بنات رسولؐ اور اکابر صحابہؓ مع اضافات تابعین، تبع تابعین، اولیاء امت، اکابر، علماء دیوبند جو مدینہ پاک کے شان والے قبرستان ”جنت البقیع“ میں مدفون ہیں ان کی نشاندہی اور مختصر تذکرہ اور حالات، حج اور عمرہ کرنے والے حضرات علماء اور عوام کیلئے خاص معلوماتی تحفہ۔

باب 15

لڑکوں کے فتنہ میں مبتلا ہونے والے

لڑکوں کے فتنہ میں بھی بڑے بڑے مبتلا ہوئے ہیں مثال کے طور پر ایک دو واقعات ذکر کئے جاتے ہیں۔

حکایت نمبر ۱:

مامون الرشید (بادشاہ) نے (قاضی یحییٰ بن اٹم کو دیکھا وہ اس کے ایک خادم کو دیکھ رہا ہے تو اس نے خادم سے کہا جب میں اٹھ جاؤں تو تم اس کے پاس چلے جانا میں ابھی وضو کے لئے اٹھوں گا اور اس (قاضی صاحب) کو کہہ جاؤں گا کہ آپ یہیں پر تشریف رکھیں۔ یہ جو کچھ بھی تمہیں کہے مجھے بتانا۔ پھر مامون اٹھ گیا اور یحییٰ کو بیٹھے رہنے کا کہہ گیا اور خادم کو اٹھتے ہوئے آنکھ سے اشارہ کر گیا۔

(تو اس خادم کو) یحییٰ بن اٹم نے کہا کہ اگر تم (حسین) لوگ نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے۔ تو اس خادم نے جا کر مامون کو اس کی خبر کی۔ تو مامون نے اس خادم کو کہا کہ تم اس کے پاس جاؤ اور کہو جب ہدایت تمہارے پاس آچکی تو کیا ہم نے تمہیں اس سے روک رکھا ہے؟ بلکہ تم خود ہی مجرم ہو۔

تو خادم اس کے پاس گیا اور اس کو یہ جواب سنایا تو انہوں نے شرم کے مارے آنکھیں بند کر لیں اور ایسی حالت ہوئی کہ وہ گھبراہٹ میں مر جاتے۔ پھر مامون الرشید یہ شعر پڑھتے ہوئے سامنے آیا۔

متی تصلح الدنيا ويصلح اهلها

وقاضی قضاء المسلمین یلوط

اٹھو اور چلے جاؤ

اللہ سے ڈرو اور اپنی نیت کو درست کر لو۔

(فائدہ) یہ اور اس طرح کی حکایات حضرت قاضی صاحب کی طرف غلط منسوب ہیں امام ابن کثیرؒ اور علامہ ذہبیؒ نے ان کے متعلق پوری صفائی بیان فرمائی ہے۔ تفصیل کے لئے اس کتاب کا حاشیہ (۳۰) دیکھیں۔ (امداد اللہ)

حکایت نمبر ۲ :-

حضرت عبداللہ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بڑے درجہ کے صوفیاء میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے گلی میں ایک لڑکا دیکھا اور اس کی چاہت میں مبتلا ہو گئے اور اس کی محبت میں عقل بھی کھو بیٹھے۔ یہ اس لڑکے کے راستہ میں جا بیٹھتے تھے اور اس کو آتے جاتے وقت دیکھا کرتے تھے۔ ان کی یہ مصیبت طویل ہو گئی اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئے یہاں تک کہ وہ ایک قدم چلنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابو حمزہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک دن ان کی عیادت کرنے کو گیا اور پوچھا:

اے ابو حمزہ! تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی؟ تم اس مصیبت میں کیسے پھنس گئے جو میں دیکھ رہا ہوں؟

فرمایا: کچھ وجوہات ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ مجھ سے امتحان لے رہے ہیں

(۳۰) هو یحییٰ بن اکثم بن محمد، قاضی القضاة، الفقیہ العلامہ، أبو محمد التمیمی المروزی، ثم البغدادی، ولد فی خلافة المهدي، وکان من أئمة الاجتهاد، وله تصانیف، منها کتاب "التنبیه"۔ قال عنه طلحة بن محمد الشاهد: کان واسع العلم بالفقه، کثیر الأدب، حسن المعارضة، قائماً بكل مُعضلة۔ غلب علی المأمون، حتی لم یقدمه عنده أحد مع براءة المأمون فی العلم، وکانت الوزراء لا تُبرم شیئاً حتی تُراجع یحیی۔ ولآه المأمون قضاء بغداد وهو ابن عشرين۔ وکان یُحب المزاح، وهو ضعیف فی الحدیث، حتی رماه ابن معین بالکذب، وقال ابن راهویه: ذاک =

میں اس امتحان میں ثابت قدم نہیں رہ سکا اور اس کے برداشت کرنے کی بھی مجھ میں ہمت نہیں تھی۔ بہت سے گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کو انسان معمولی سمجھتا ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑے ہوتے ہیں۔ (۳۰)

حقیقت یہ ہے کہ جو حرام کی طرف دیکھتا ہے اس کے امراض (یعنی گناہ) بڑھ جاتے ہیں۔ پھر وہ رو دے۔ میں نے پوچھا آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: میں ڈر رہا ہوں کہ دوزخ میں میری بدبختی طویل نہ ہو جائے۔ پھر میں ان کے پاس سے اٹھ کر چلا آیا اور جو میں نے ان کی حالت دیکھی اس پر مجھے ترس آ رہا تھا۔

حکایت نمبر ۳۱:

حضرت محمد بن داؤد (۳۱) اصہبانی رحمۃ اللہ علیہ محمد بن جامع (۳۲) صیدلانی

=الذَّجَال، وقال علي بن الجنيّد: يسرق الحديث. وأما ما سبّ كره المصنّف من قصص له مع المُرَدّان، فقد قال الذهبي: كان عبثه بالمرد أيام الشّيبية، فلما شاح أقبل على شأنه، وبقيت الشّناعة، وكان أعور، وقال أيضًا: ودعاية يحيى مع المرد أمر مشهور، وبعض ذلك لا يثبت، وكان ذلك قبل أن يشيخ، عفا الله عنه وعنّا. السير ۱۰/۱۲-۱۶۔ قلت: قال مُحَقِّق السير ۱۰/۱۲-۱۱: "وما إنحال أن هذه الأخبار تصح عن قاض كبير كـيحيى بن أكثم الذي كان إمامًا من أئمة الاجتهاد، مما دفع الخليفة المأمون - وهو من هو علمًا و معرفة - لأن يوليّه قضاء بغداد، ولا سيما أن هذه الأخبار وردت عنّ من لا يُحتجّ بهم... وقد قال الحافظ ابن كثير في البداية والنهاية ۱۰/۳۱۶: كان يحيى بن أكثم هذا من أئمة، وعلماء الناس ومن المعظمين للفقّة والحديث واتباع الأثر".

(۳۱) هو محمد بن داود بن علي الظاهري، أبو بكر، قال عنه الذهبي: العلامة، البارع، ذو الفنون، كان أحد من يُضرب المثل بذكائه، وهو مصنف كتاب "الزّهرة" في الآداب والشعر. وله بصر تام بالحديث، وبأقوال الصحابة، وكان يحنّث ولا يُقلّد أحدًا. وقال ابن حزم: كان ابن داود من أجمل =

کی طرف میلان رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ محمد بن جامع حمام میں دخل ہوئے اپنے رخ کو سنوارا اور آئینہ اٹھا کر اپنا چہرہ دیکھا پھر اس کو ڈھانپ لیا اور محمد بن داؤد کی طرف سوار ہو کر چلے۔ جب انہوں نے محمد بن جامع کو چہرہ ڈھانپے ہوئے دیکھا تو ڈر گئے کہ شاید اس کا چہرہ خراب ہو گیا (یعنی اس کا حسن بگڑ گیا) ہے اور پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے کچھ دیر پہلے اپنے چہرہ کو آئینہ میں دیکھا اور ڈھانپ لیا اور میں نے یہ چاہا کہ آپ سے پہلے اس کو اور کوئی نہ دیکھے چنانچہ آپ یہ سن کر بے ہوش ہو گئے۔ (۳۳)

ابراہیم بن محمد بن عرفہ نبطویہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت محمد بن داؤد اصہبائی

=الناس، وأكرمهم خلقاً، وأبلغهم لساناً، مع الذين والورع، وكلّ حلة محمودّة، حفظ القرآن وله سبع سنين، وذاكر الرجال بالآداب والشعر وله عشر سنين... توفي سنة (۲۹۷) هـ انظر: السير ۱۳/۱۰۹، وتاريخ بغداد ۲۵۶/۵، وفيات الأعيان ۲۵۹/۴۔

(۳۲) قال الذهبي في السير ۱۳/۱۱۲: كان محمد بن جامع الصيدلاني محبوب محمد بن داود. وكان يُنفق على ابن داود، وما عُرف معشوق يُنفق على عاشقه سواه... قلت: في هذا الكلام تثبيت لما ذكره المصنف من أن اسمه محمد بن جامع الصيدلاني، ولكن نقل (۱۳/۱۱۵-۱۱۶) أن اسمه: وهب بن جامع بن وهب العطار الصيدلاني، وذكر ذلك مكرراً. ومما قاله (۱۳/۱۱۵): وهب بن جامع بن وهب العطار الصيدلاني، صاحب محمد بن داود، كان قد أحبه، وشغف به، حتى مات من حبه، ومن أجله صنف كتاب: الزهرة... وقال (۱۳/۱۱۶): سمعت وهب بن جامع العطار -صديق ابن داود- قال: دخلت على المتقي لله، فسألني عن أبي بكر بن داود: هل رأيت منه ما نكره؟ قلت: لا يا أمير المؤمنين، إلا أني بت عنده ليلة، فكان يكشف عن وجهي ثم يقول: اللهم إنك تعلم إنني لأحبه، وإنني لأراقبك فيه... ذكر هذا الذهبي في السير ۱۳/۱۱۶، والصفدي في الوافي بالوفيات

(۳۳)

کے پاس اس بیماری کے ایام میں حاضر ہوا جس میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

میں نے پوچھا آپ اپنے کو کیسے پاتے ہیں؟
فرمایا: اس کی محبت میں جس نے مجھے اس حالت تک پہنچایا ہے جس کو تم دیکھ رہے ہو۔

میں نے پوچھا پھر آپ کو استمتاع کرنے سے کس چیز نے روک رکھا حالانکہ آپ اس پر قادر بھی تھے؟ فرمایا وہ نظر جو جائز ہے اس نے مجھے اس حال تک پہنچا دیا ہے اور وہ لذت جو ممنوع ہے اس سے مجھے اس حدیث نے روکا ہے جس کو میرے باپ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

من عشق و کتم و عفو و صبر غفر الله له و ادخله الجنة. (۳۳)

(ترجمہ) جس نے عشق کیا پھر اس کو چھپایا (کسی کے سامنے ظاہر نہ کیا نہ محبوب کے سامنے نہ دوسرے لوگوں کے سامنے) اور پاکدامن رہا اور صبر کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیں گے اور اس کو جنت میں داخل کریں گے۔

(فائدہ) کاش کہ یہ حضرت شروع ہی میں اپنی نظر کو بچا کے رکھتے تو اس مہلک مصیبت سے جان چھوٹ جاتی لیکن انہوں نے یہ خیال کیا کہ حرام صرف بدکاری کرنا ہے۔ دیکھنا بدکاری نہیں (اس لئے نظر بازی کے اتنے بڑے فتنہ میں الجھ گئے)۔

(۳۴) الحديث لا يصح عن النبي ﷺ، وسيأتي تحريجه وتفصيل الكلام فيه عند الباب الثمان والثلاثين۔ والقصة في تاريخ بغداد ۵/۲۶۲، والسير ۱۱۲/۱۳، وروضة المحبين ص ۱۳۵۔

باب 16

بد نظری کا گناہ اور اس کی سزا

بد نظری کی اچانک سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خون بہاتے ہوئے حاضر ہوا۔ جناب نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا تیری یہ کیا حالت ہے؟ عرض کیا

میرے پاس سے ایک عورت گزری تھی میں نے اس کی طرف دیکھ لیا۔ اس کے بعد میری آنکھ اس کی تاک میں رہی اور میرے سامنے ایک دیوار آگئی جس نے مجھے ضرب لگائی اور یہ کر دیا جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله اذا اراد بعد خيرا عجل له عقوبته في الدنيا.
(ترجمہ) جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر خواہی کرنا چاہتے ہیں تو اس کو اس کے گناہ کی (سزا دنیا میں دے دیتے ہیں۔

بغیر اجازت گھر میں جھانکنے والے کا حکم

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا:

لو اطلع احد فی بیتک ولم تاذن له فخذفته بحصاته ففقات عینه
ما کان علیک جناح. (۳۵)

(ترجمہ) اگر کسی ایسے آدمی نے تیرے گھر میں جھانکا جس کی تو نے اس کو
اجازت نہیں دی تھی اور تو نے (اس پر غیرت میں آکر) اس کو پتھر مار کر اس
کی آنکھ پھوڑی دی تو (اس کا) تم پر کوئی گناہ (اور سزا) نہ ہوگی۔

لباس کے نیچے کسی عورت کو سوچنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے کسی عورت کے بارہ میں اس
کے لباس کے نیچے کے جسم کی حاشیہ آرائی کی (اگر وہ روزہ دار تھا) تو اس نے اپنا
روزہ خراب کر دیا (اگر روزہ دار نہ تھا تو بھی خطرناک گناہ کیا)۔

اندھا ہو گیا

حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اجنبی عورت کو دیکھا
جس کے حسن نے مجھے حیران کر دیا (تو اس کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے) مجھے اندھا
کر دیا میرا گمان ہے کہ یہ اسی دیکھنے کی سزا ہے۔

قرآن پاک بھول گیا

ابو عبد اللہ بن الجلاء کہتے ہیں کہ میں کھڑے ہو کر ایک حسین صورت عیسائی
لڑکے کو دیکھ رہا تھا تو میرے پاس سے حضرت ابو عبد اللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ گزرے اور

(۳۵) رواہ البخاری (۶۸۸۸) و (۶۹۰۲)، ومسلم (۲۱۵۸)، وأبو داود

(۵۱۷۲)، والنسائی (۴۸۶۱)، وأحمد فی المسند (۵۱۷۲، ۷۲۷۱،

۸۷۷۱، ۹۰۹۶، ۹۲۴۱، ۱۰۴۴۵۔

پوچھا تم یہاں کیا کر رہے ہو؟
میں نے عرض کیا اے چچا! آپ کا کیا خیال ہے کہ (یہ حسین) صورت (کافر
ہونے کی وجہ سے) دوزخ میں جلائی جائے گی؟
تو انہوں نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا تم اس (بد نظری کا) وبال
دیکھو گے اگرچہ کچھ مدت بعد۔

چنانچہ ابن الجلاء فرماتے ہیں میں نے اس کا وبال چالیس (۴۰) سال بعد
دیکھا کہ مجھے قرآن پاک بھلا دیا گیا۔

غیب کا تھپڑ

حضرت ابو یعقوب رحمۃ اللہ علیہ نہر جوری فرماتے ہیں میں نے طواف کرتے
ہوئے یک چشم (ایک آنکھ والے) ایک آدمی کو دیکھا جو طواف کے دوران یہ کہہ رہا
تھا۔

اعوذ بک منک

(ترجمہ) میں آپ سے آپ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔

میں نے اس سے پوچھا یہ کیا دعا ہے جو تم مانگ رہے ہو؟
اس نے کہا میں پچاس سال سے (حرم مکہ کا) مجاور ہوں میں نے ایک دن
ایک شخص کو دیکھا اور اس کو خوبصورت سمجھا تو اچانک ایک تھپڑ میری آنکھ پر آکر لگا
جس نے میری آنکھ میرے گال پر بہادی۔ تو میں نے آہ بھری تو دوسرا تھپڑ رسید ہوا
اور کسی کہنے والے نے کہا ”اگر تم پھر آہ نکالو گے تو ہم اور لگائیں گے۔“

منہ کالا ہو گیا - (عجیب حکایت)

ابو عمرو بن علوان کہتے ہیں کہ میں کسی کام کو رجبہ بازار میں گیا تو مجھے ایک جنازہ
نظر آیا تو میں اس کے پیچھے پیچھے چل نکلتا کہ اس کی نماز جنازہ میں شرکت کروں تو

میں دیگر لوگوں کے ساتھ رہا یہاں تک کہ میت کو دفن کر دیا گیا پھر اچانک میری نگاہ بلا ارادہ ایک حسین چہرہ عورت پر جا پڑی تو میں نے آنکھیں بھیجنے لیں اور انسا اللہ وانسا الیہ راجعون۔ پڑھا، استغفار کیا اور اپنے گھر لوٹ آیا۔ تو مجھے ایک بڑھیا نے کہا اے میرے آقا مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں آپ کا منہ کالا دیکھ رہی ہوں؟ تو میں نے آئینہ اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرا منہ کالا ہو چکا تھا۔ پھر میں نے اپنا خیال دوڑایا کہ یہ کالک مجھے کہاں سے لگی ہے تو مجھے وہ ایک مرتبہ کی بدنگاہی یاد آئی تو میں نے خلوت میں جا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور چالیس (۴۰) دن تک کی مہلت طلب کی۔ پھر میرے دل میں آیا کہ اپنے شیخ حضرت جنید (بغدادی رحمۃ اللہ علیہ) کی زیارت کروں چنانچہ میں بغداد کو روانہ ہو گیا تو جب میں اس حجرہ کے قریب آیا جس میں وہ قیام پذیر تھے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے (بطور کشف) مجھے فرمایا اے ابو عمرو! آ جاؤ تم گناہ تو حسب بازار میں کرتے ہو اور اپنے پروردگار سے معافی مانگنے بغداد میں آتے ہو۔

سیاہ داغ

حضرت ابوالحسن واعظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت ابونصر حبیب النجار واعظ رحمۃ اللہ علیہ بصرہ میں انتقال کر گئے تو ان کو خواب میں دیکھا گیا کہ ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی ٹکیہ کی طرح ہے لیکن ان کے چہرہ پر ایک سیاہ داغ ہے۔ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا اس نے پوچھا اے حبیب! کیا بات ہے میں آپ کے چہرہ پر یہ سیاہ داغ دیکھ رہا ہوں یہ کیوں ہے؟ فرمایا:

ایک مرتبہ میں بنی عبس کے محلہ میں بصرہ سے میں گزر رہا تھا میں نے ایک بے ریش لڑکا دیکھا جس نے ایک باریک کپڑا زیب تن کر رکھا تھا اور اس سے اس کا بدن لہلہا رہا تھا میں نے اس کو دیکھ لیا۔ پھر جب میں اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ

نے مجھے فرمایا اے حبیب! میں نے عرض کیا لبیک فرمایا اس آگ کو عبور کرو تو میں نے عبور کیا اس سے مجھے آگ کی ایک لپٹ چھلسا گئی تو میں نے فریاد کرتے ہوئے کہا ”اوہ“ تو مجھے ندا فرمائی یہ ایک لپٹ اس ایک لمحہ کے بدلہ میں ہے اگر تم اور زیادہ ملوث ہوتے تو ہم بھی تمہیں اور زیادہ سزا دیتے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی امان میں رکھے)۔

منتخب حکایات صفحات 304

اشہار

امام غزالی اور امام یافعی کی کتب سے منتخب ایسی حکایات جن میں اکابر اولیاء کے مقامات، کرامات، مکاشفات، عبادات اور تعلق مع اللہ کو ذکر کیا گیا ہے اللہ کی طرف کھینچنے والی شاندار کتاب۔

باب 17

خود کو بد نظری کی سزا دینے والے حضرات

بلا ارادہ نظر پڑنے سے اپنی آنکھ نکال دی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے لئے بارش کی دعا کرنے چلے تو ان کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ آپ کے ساتھ کسی خطا کار کے لئے بارش نہیں برے گی تو انہوں نے لوگوں کو اس کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ جو لوگ گناہ گار ہوں وہ سب چلے جائیں سب لوگ چلے گئے مگر ایک شخص نہ گیا اس شخص کی داہنی آنکھ نہیں تھی اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم کیوں نہیں گئے؟

عرض کیا اے روح اللہ! میں نے ایک پلک جھپکنے کی دیر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی ایک مرتبہ میں نے آنکھ پھیری اور اپنی اس آنکھ سے ایک عورت کے قدم پر نگاہ پڑ گئی تھی حالانکہ اس کو دیکھنے کا میرا ارادہ نہیں تھا مگر میں نے اس آنکھ کو بھی باہر نکال دیا اور اگر میں اس کو بائیں آنکھ سے دیکھتا تو اس کو بھی نکال دیتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رو پڑے حتیٰ کہ ان کی ڈاڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر ارشاد فرمایا۔ تم دعا کرو کیونکہ تم مجھ سے زیادہ دعا کرنے کے مستحق ہو کیونکہ میں تو نبی ہونے کی وجہ سے معصوم ہوں اور تم اس کے بغیر گناہ سے محفوظ ہو۔ چنانچہ وہ شخص آگے بڑھا اور اپنے ہاتھ اٹھادئے اور عرض کیا:

اللهم انک خلقتنا وقد علمت ما نعمل من قبل ان
تخلقنا فلم يمنعک ذلک ان تخلقنا فلما خلقتنا
وتکفلت بارز اقنا فارسل السماء علينا مدرارا۔

(ترجمہ) اے اللہ! آپ نے ہمیں پیدا فرمایا حالانکہ آپ
ہمیں پیدا کرنے سے پہلے خوب جانتے تھے کہ ہم کیا عمل کریں
گے لیکن پھر بھی ان اعمال نے ہمیں پیدا کرنے سے نہیں روکا تو
جس طرح سے آپ نے ہمیں ”اپنی مرضی“ سے پیدا فرمایا اور
ہماری روزیوں کا کفیل ہوا ”اسی طرح سے“ ہم پر بارش کو بھی
خوب برسا دے۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں حضرت عیسیٰ کی جان ہے اس شخص
کے منہ سے ابھی کلمہ ”دعا“ پورا بھی نہ نکلا تھا کہ بارش نے اپنی تناہیں ڈھیلی کر دیں
اور دیہاتیوں اور شہریوں کو سیراب کر دیا۔

(فائدہ) اس طرح کا ایک واقعہ کچھ تغیر کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
ایک امتی کی طرف بھی منسوب ہے تفصیل کے لئے ہماری کتاب کرامات اولیاء
ملاحظہ فرمائیں۔ (امداد اللہ انور)

اعتراض

اگر کوئی یہ کہے کہ اس شخص نے اپنی آنکھ نکال کر گناہ کا ارتکاب کیا ہے یہ کونسی
نیکی ہے جس کا وسیلہ پکڑا جائے؟

جواب

اگر یہ بات درست ہو کہ اس نے اس وجہ سے اپنی آنکھ نکال دی تھی تو یہ ان کی

شریعت میں جائز ہوگا (کیونکہ ان کی شریعتوں کے احکام بہت سخت ہوتے تھے اور ان کی عزیمت کے کام بھی اسی طرح سے سخت ہی ہوں گے اس وجہ سے اس بزرگ نے ایسا عمل کیا ہوگا ورنہ کبھی بھی گناہ نہ کرنے والا شخص یہ گناہ کیسے کر سکتا ہے؟) لیکن اب یہ ہماری شریعت محمد یہ میں حرام ہے۔

عذاب دینے والی چیز کیوں دیکھیں

حضرت غزوہ ان رحمۃ اللہ علیہ کسی جنگ میں شریک تھے ان کے سامنے ایک لڑکی آگئی آپ نے اس کو دیکھ لیا پھر اپنا ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھ کو ایک چپت لگائی کہ وہ لڑکی (بھی خوف کے مارے) بھاگ گئی اور انہوں نے اپنی آنکھ کو مخاطب کر کے فرمایا:

(کہ خبردار) تو اس چیز کو دیکھتی ہے جو تجھے (آخرت میں) مصیبت میں ڈال دے گی۔

رور و کر آنکھیں کھو بیٹھے

حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک عبادت خانہ تھا اس میں عابدوں کی ایک جماعت رہا کرتی تھی اور یہ ایک عید کے موقع پر جمع ہوا کرتے تھے چنانچہ وہ ایک دن عید میں شرکت کے لئے نکلے۔ ان عابدین میں سے ایک نے ایک نیک عبادت گزار خاتون کو دیکھا تو اپنی نظر کو اس پر ٹکا دیا جب اس خاتون نے اس کو دیکھا تو بغیر اس خیال کے کہ وہ اس کو چاہتا ہے یہ کہا ”پاک ہے وہ ذات جس نے آنکھوں کو روشن کیا اور وہ دیکھنے کے قابل ہوئیں لیکن وہ حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے میں مصروف ہو گئیں (یہ سنتے ہی) وہ عابد منہ کے بل سجدہ میں جا پڑا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ

اے میرے اللہ میں نے جو (یہ غلط) نگاہ ڈالی ہے اس کی سزا

میں میری بینائی سلب نہ کرنا۔ مجھے آپ کی عزت کی قسم میں اس کو اب کے بعد اتار لاؤں گا جتنی اس میں رونے کی طاقت ہے چاہے یہ ختم ہو جائے۔ پھر وہ روتارہا حتیٰ کہ نابینا ہو گیا۔

اشتہار

نفیس پھول

صفحات تقریباً 448

امام ابن جوزیؒ کی کتاب ”صید الخاطر“ کا ایک جلد میں سلیس اور مکمل اردو ترجمہ، سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر قرآن، حدیث، فقہ، عقائد، تصوف، تاریخ، خطابت، مواعظ، اخلاقیات، ترغیب و ترہیب، دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزیؒ اپنی ستر سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد المجید انور نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم نے کی ہے۔

باب 18

نظر کے فتنہ سے حفاظت کے لئے بینائی چھین لینے کی دعا کرنے والے

حکایت:

حضرت یوسف بن یونس بن حماس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے ایک عورت گزری اور ان کے دل میں اتر گئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی (کہ ان کی بینائی چھین لے) چنانچہ ان کی بینائی جاتی رہی۔ اس کے بعد یہ ایک زمانہ تک اسی حالت میں مسجد تک آتے رہے کہ کوئی شخص ان کو مسجد تک لے جاتا اور لے آتا تھا۔ پھر ان کے دل میں کچھ تحریک سی پیدا ہوئی جب کہ ان کو واپس لے جانے والا آدمی وہاں سے چلا گیا تھا اور ان کو ایسا کوئی شخص نہ ملا جو ان کو ان کے گھر تک چھوڑ جائے۔ تو یہ مسجد سے نکلے اور اللہ تعالیٰ سے بینائی کی واپسی کی دعا مانگی۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی درست کر دی پھر وہ اپنے انتقال تک تمام عرصہ میں سلامتی نگاہ کے ساتھ زندہ رہے۔

(فائدہ) امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر بھی کئی حضرات کے اس طرح کے واقعات ذکر کئے ہیں ہم نے اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے صرف ایک واقعہ کا ترجمہ لکھ دیا ہے تفصیل کے خواہشمند حضرات اصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔

باب 19

حفاظت نظر کا انعام

حفاظت نظر سے لذت عبادت

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

النظرة الاولى خطأ والثانية عمدو الثالثة تدمر نظر الرجل الى محاسن المرأة سهم من سهام ابليس مسموم من تركها من خشية الله ورجاء ما عنده اصابه الله بذلك عبادة تبلغه لذتها. (۳۶)

(ترجمہ) پہلی بار دیکھنا غلطی ہے دوسری بار دیکھنا جان کر گناہ کرنا ہے تیسری بار دیکھنا ہلاکت ہے۔ انسان کا عورت کے جسمانی محاسن (چہرہ بال ہاتھ پاؤں وغیرہ) دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے جس مسلمان نے اس کو اللہ کے خوف سے اور اللہ کے پاس موجود انعامات کے حاصل کرنے کی امید میں چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو ایسی عبادت نصیب فرمائیں گے جو اس کو اپنی عبادت اور نظر کی پاکیزگی کا مزہ نصیب کرے گی۔

(۳۶) حدیث موضوع، فیہ: أبو مہدی سعید بن سنان الحنفی الحمصی:

متروک، ورماء الدارقطنی وغیرہ بالوضع۔ التقریب (۲۳۳۳)۔

قیامت میں نہ رونے والی آنکھ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كل عين باكية يوم القيامة الا عين غضت عن محارم الله وعين سهرت في سبيل الله وعين يخرج منها مثل راس الذباب من خشية الله. (۳۷)

(ترجمہ) قیامت کے دن ہر آنکھ (اپنے کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے) رونے والی ہوگی سوائے اس آنکھ کے جس کو اللہ کی حرام کردہ اشیاء (کو دیکھنے کے وقت) بند کر دیا گیا ہو اور سوائے اس آنکھ کے جو اللہ کے راستہ میں (یعنی جہاد میں خدمت اسلام میں) جاگتی رہی ہو۔ اور سوائے اس آنکھ کے جس سے مکھی کے سر کے برابر اللہ تعالیٰ کے خوف سے (آنسو کا قطرہ) گرا ہو۔

حفاظت نظر سے محبت الہی

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو نہ دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

(۳۷) حدیث ضعیف۔ عزاء السیوطی فی الجامع الصغیر ۲۷/۵ لأبی نعیم فی الحلیۃ۔ قلت: فی إسناده: - عمر بن سہل بن مروان المازنی التمیمی: صدوق یخطئ۔ التقریب (۴۹۱۴)۔ - وعمر بن صہبان، ویقال: اسم أبیه محمد، الأسلمی، أبو جعفر المدنی: ضعیف۔ التقریب (۴۹۲۳)۔ - وانظر ضعیف الجامع (۴۲۴۳)۔

عظیم حکایت:

حفاظت نظر نے بڑا ولی بنا دیا

حضرت ابراہیم بن مہلب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ثعلبیہ اور خزیمہ کے درمیان ایک جوان کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا وہ لوگوں سے الگ تھلگ تھا میں نے اس کے نماز پورا کرنے تک اس کی انتظار کی جب اس نے نماز پوری کر لی تو میں نے اس سے پوچھا تمہارے ساتھ تمہارا کوئی مددگار نغمسار نہیں ہے (کہ تو جنگل میں اکیلا عبادت کر رہا ہے) اس نے کہا کیوں نہیں۔

میں نے کہا وہ کہاں ہے؟

اس نے کہا وہ میرے سامنے بھی ہے میرے ساتھ بھی ہے
میرے پیچھے بھی ہے میرے داہنے بھی ہے میرے بائیں بھی
ہے اور میرے اوپر بھی ہے۔

تو مجھے علم ہو گیا کہ اس شخص کے پاس معرفت خداوندی موجود ہے۔ پھر میں نے پوچھا کیا آپ کے پاس توشہ سفر نہیں ہے؟
اس نے کہا کیوں نہیں۔
میں نے کہا وہ کہاں ہے؟

اس نے کہا اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص اور اس کی توحید اور اس کے نبی ﷺ (کی نبوت) کا اقرار کرنا اور ایمان صادق اور مضبوط توکل۔

میں نے کہا کہ آپ میرے ساتھ رہنا پسند کریں گے؟ فرمایا:
دوست مجھے اللہ تعالیٰ سے چھڑا کر اپنے ساتھ مشغول کر دے گا اس لئے میں پسند نہیں کرتا کہ کسی کی رفاقت میں رہوں اور ایک پلک جھپکنے کی دیر جتنا بھی اس سے

غافل رہوں۔

میں نے پوچھا کیا آپ اس جنگل میں اکیلے گھبراتے نہیں؟ فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے ساتھ انس قائم کرنے نے مجھے ہر قسم کے خوف سے محفوظ کر دیا
ہے اب اگر میں درندوں کے درمیان میں بھی ہوتا ہوں تو بھی ان سے گھبراتا اور ڈرتا
نہیں ہوں۔

میں نے پوچھا آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟ فرمایا:
جس نے مجھے رحم کے اندھیرے میں، بچپن میں غذا کھلائی بڑی عمر میں بھی وہی
میرے رزق کا کفیل ہے۔

میں نے پوچھا آپ کے پاس کس وقت اسباب ضرورت پڑتے ہیں؟ فرمایا:
ضرورت کا مجھے علم ہے اور اس کے وقت کو بھی جانتا ہوں جب مجھے کھانے کی
ضرورت ہوتی ہے تو میں جہاں بھی ہوتا ہوں کھانا پا لیتا ہوں۔ وہ ذات میری
ضرورت کا بخوبی علم رکھتی ہے وہ مجھ سے غافل نہیں ہے۔

میں نے پوچھا آپ کی کوئی ضرورت ہے؟

فرمایا: ہاں

میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا:

اب جب آپ نے مجھے دیکھ لیا ہے تو میرے ساتھ کلام نہ کرنا اور کسی کو نہ بتانا
کہ تو مجھے جانتا ہے۔

میں نے پوچھا آپ کی اس کے علاوہ کوئی اور حاجت ہے؟

فرمایا: ہاں

میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا:

اگر توفیق ہو تو مجھے اپنی دعا میں نہ بھلانا اور جب آپ پر کوئی مصیبت نازل ہو
اس وقت بھی میرے حق میں دعا کر سکو تو کر لینا۔

میں نے کہا میرے جیسا آپ جیسے کے لئے کیا دعا کر سکتا ہے؟ آپ تو خوف

خداوندی اور توکل کے اعتبار سے مجھ سے افضل ہیں۔

فرمایا تم یہ نہ کہو کیونکہ میں کم عمر ہوں اور آپ مجھ سے بڑے ہیں آپ نے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی نمازیں ادا کی ہیں اور آپ پر اسلام کا حق بھی ہے اور آپ کو ایمان کی معرفت بھی حاصل ہے۔

میں نے کہا میری بھی ایک حاجت ہے۔

اس نے کہا وہ کیا ہے؟

میں نے کہا آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اس نے میرے لئے یہ دعا کی:

اللہ تعالیٰ تیری نگاہ کو ہر گناہ سے محفوظ رکھے اور تیرے دل کو ایسا فکر نصیب کرے جس میں اس کی رضا حاصل ہوتی ہو یہاں تک کہ اللہ کی ذات کے سوا تیرا کوئی اور مطلوب و مقصود نہ رہے۔

میں نے کہا اے میرے دوست میں آپ کو کہاں ملوں گا اور کہاں تلاش کروں گا؟ فرمایا

دنیا میں تو خود کو میری ملاقات کا شوقین نہ بنانا آخرت میں تو کیونکہ مجمع ہی متقین کا ہوگا (اس لئے وہاں پر ہی ہماری ملاقات ہوگی) جن چیزوں کا تجھے حکم دیا گیا ہے یا تیرے لئے مندوب کیا گیا ہے تو ان میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت نہ کرنا۔ اگر تو میری ملاقات کو چاہے گا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے والے حضرات کے مجمع میں تلاش کر لینا۔

میں نے پوچھا آپ اس درجہ تک کیسے پہنچے؟ فرمایا:

ہر حرام کردہ چیز سے اپنی آنکھ کی حفاظت کر کے اور ہر منکر اور گناہ سے اجتناب کر کے اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی

ہے کہ وہ میری جنت بس اپنے دیدار ہی کو مقرر فرما دے۔
پھر اس نے ایک چیخ ماری اور تیز تیز دوڑنے لگا حتیٰ کہ میری نظروں سے
غائب ہو گیا۔

اشتہار عبادت سے ولایت تک صفحات 176

بدایۃ الہدایۃ امام غزالی کا ترجمہ
روحانی اور جسمانی عبادات کے ان طریقوں اور آداب کا بیان جن پر عمل
کرنے سے آدمی کی عبادات میں روحانیت کی جان پیدا ہو جاتی ہے اور
عبادات میں لطف آتا ہے، ہر شخص اللہ کی ولایت کا خواہاں ہے لیکن اس
پر عمل کا طریقہ اس کو عموماً معلوم نہیں ہوتا اس کتاب میں ایسے ہی طریقوں
کا بیان ہے جن پر عمل کر کے آدمی کو اللہ تعالیٰ کی ولایت حاصل ہو سکتی ہے
اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔

باب 20

بدنگاہی سے پیدا ہونے والے اثرات کا علاج

جب پہلی ہی نظر میں نگاہ کو پابند کر کے اللہ کے احکام کی پابندی کر لیں گے تو بے شمار آفات سے نجات حاصل ہوگی اور اگر بار بار بدنگاہی میں مبتلا ہوں گے تو نظر نے جو کچھ دل میں تخم ریزی کی ہوگی اس کو نیست و نابود کرنا بہت مشکل ہو جائے گا جب بدنگاہی ہو جائے تو اس کی گہرائی میں نہ جائیں اس کے نتائج بد کی فکر کریں اور اللہ کا خوف دل میں لائیں۔

حضرت ابو تراب نخشی فرماتے ہیں:

اپنے غلط ارادوں کو کنٹرول میں رکھو یہ گناہوں کا پیش خیمہ ہیں جس کے ارادے درست ہو گئے اس کے بعد کے افعال و احوال بھی درست ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابو العباس بن مسروقؒ فرماتے ہیں جس نے اپنے دل کے ارادوں میں اللہ کا دھیان رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اعضاء کی حرکات کی حفاظت فرما (اس کو گناہوں سے بچا) لیں گے۔

باب 21

عورت کو دیکھ کر ہیجان ہو تو کیا کریں؟ (۳۸)

(حدیث) حضرت جابر سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان المرأة تقبل في صورة شيطان وتدبر في صورة شيطان
فاذا راي احدكم امرأة فاعجبته فليات اهله فان ذلك يبرء مما في
نفسه. (مسلم)۔ (۳۹)

(ترجمہ) عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھا کرتی ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص کسی (اجنبی) عورت کو دیکھ لے اور وہ اس کو ہیجان میں ڈال دے تو وہ شخص اپنی بیوی کے پاس چلا جائے (اور اس سے جماع کر لے) کیونکہ یہ طریقہ اس کے نفس میں موجود (شہوت) کو ٹھنڈا کر دے گا۔

(فائدہ) عورت کا شیطان کی صورت میں سامنے آنے یا پیچھا کرنے کا مطلب یہ

(۳۸) انظر في هذه المسألة: روضة المحبين ص ۱۱۳، والجواب الكافي ص ۵۴۲، وأحكام النظر إلى المحرمات، لابن حبيب العامري ص ۶۴، وشرح النووي على صحيح مسلم ۱۸۷/۹۔

(۳۹) رواه مسلم (۱۴۰۳)، وأبو داود (۲۱۵۱)، والترمذي (۱۱۵۸)، والنسائي في عشرة النساء من سننه الكبرى، كما في تحفة الأشراف ۳۵۰/۲، وأحمد في المسند ۳۳۰/۳ و ۳۴۱ و ۳۹۵، والبيهقي في سننه الكبرى ۹۰/۸، وابن حبان في صحيحه (۵۵۷۲-۵۵۷۳)۔

ہے کہ اس کے دیکھنے سے شیطانی شرارتیں ابھرتی ہیں اور شیطان کو انسان کے بھٹکانے کا موقع ملتا ہے۔

اشتہار محبوب کا حسن و جمال صفحات 256

محبوب کائنات حضرت محمد ﷺ کی صورت و سیرت کے وہ تمام پہلو جن کے مطالعہ سے آپ ﷺ کی شکل و شباهت کا عمدہ طریقہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور سیرت کو سمجھا جاسکتا ہے۔ بیسیوں عنوانات پر خصائل و شمائل پر مشتمل کتب سے محبت رسول ﷺ کا بہترین مجموعہ مفتی محمد سلیمان کے قلم اور مفتی امداد اللہ انور صاحب کی نظر ثانی اور پیش لفظ کے ساتھ۔

باب 22

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی حرام ہے (۴۰)

اجنبی مرد عورت کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يخلون بأمرأة ليس معها ذو حرم منها فان ثالثهما شيطان. (۴۱)

(ترجمہ) جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو جس کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو کیونکہ ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(۴۰) إن هذا الباب عظيم الشأن. وما تضمنه من الأحاديث والأخبار خير دليل على بيان خطر ما يدعو إليه العلمانيون والمتحلبون من الاختلاط ونحوه، وبطلان وفساد دعواهم، كما يُشير بأصابع الاتهام لتلك الدعوات الزائغة - والتي تخرج باسم الإسلام والدين - من إباحة الخلوة بالنساء، والنظر إليهن، بدعوى الأمن من الفتنة تارة، والأخوة في الله تارة، ويقولون: ما ذلك إلا لتعليم الدين ونشره - زعموا -، بل هو الشيطان يُسَوِّل لهم الفاحشة ويقرِّبها إليه، وقد نال منهم نيلاً عظيماً، حين أفتوا بحواز تعطر المرأة وخروجها بين الرجال الأجانب، وحين أفتوا بأن مباشرة الرجل للمرأة الأجنبية التي لا تحل له من الصغائر التي تكفرها الصلاة... إلى غير ذلك من الفتاوى الضالة المضلّة. فكيف يُدعى إلى =

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ لَيْسَتْ لَهُ بِمَحْرَمٍ إِلَّا هُمُ أَوْ هُمَتْ بِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ صَالِحِينَ قَالَ وَلَوْ كَانَتْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا. (۴۲)

(ترجمہ) کوئی شخص کسی اجنبی (عورت کے ساتھ جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہوتا) اختیار نہ کرے ورنہ یا تو مرد گناہ کا ارادہ کر بیٹھے گا یا عورت۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ دونوں نیک بزرگ بھی ہوں؟ فرمایا: اگرچہ وہ مریم بنت عمران (حضرت عیسیٰ کی والدہ) اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام بھی کیوں نہ ہوں۔

مثل هذه الأمور وتباع شرعاً والنصوص هي هي، وشهوات الإنسان وأعداؤه من شياطين الإنس والجن هم هم، والمرأة هي هي قديماً وحديثاً. فلا جديد في هذا الموضوع، والأحكام التي تخصه غير قابلة للتغيير والتبديل - وإن تغير العصر وتطور - وللمزيد من الفائدة في هذا الموضوع انظر: إعلام الموقعين ۳/ ۱۳۹-۱۵۱، ومقدمة الشيخ مشهور حسن سلمان على رساله "أحكام النظر إلى المحرمات" لابن حبيب العامري ص ۱۳-۱۷، ورأى محمد بن لطف الصباغ: "تحريم الخلوة بالمرأة الأجنبية".

(۴۱) حديث حسن بشواهد - رواه الإمام أحمد في مسنده (۱۴۲۴۱) وفيه: ابن لهيعة، وضعفه معروف مشهور - وأبو الزبير: مدلس وقد عنعنه - ولكن يشهد للحديث ما تقدم وما يأتي فيرتقي بهم إلى الحسن لغيره -

(۴۲) حديث وإه بمره إن لم يكن موضوعاً، فيه: موسى بن إبراهيم المروزي، أبو عمران: كذبه يحيى بن معين، وقال الدارقطني وغيره: متروك - انظر: ميزان الاعتدال ۴/ ۱۹۹ - وعبد الله بن لهيعة ضعيف من جهة حفظه كما هو معلوم -

تین چیزوں سے ہمیشہ بچو

حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تین چیزوں میں اپنے آپ کو کبھی مبتلا نہ کرو۔

(۱) بادشاہ کے پاس ہرگز نہ جاؤ اگرچہ تم کہو کہ میں اس کو اطاعت خداوندی کا حکم کروں گا۔ (۲) کسی اجنبی عورت کے پاس نہ جاؤ اگرچہ تم کہو کہ میں اس کو قرآن پاک کی تعلیم دوں گا۔ (۳) اپنے کان کسی بھی خواہش پرست کی طرف متوجہ نہ کرو آپ کو کیا معلوم کہ اس کی کونسی بات آپ کے دل کو قابو میں کر لے۔

خود کو معصوم جاننے والوں کے لئے عبرت

(بہت بڑے بزرگ) حضرت ابوالقاسم بن نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا گیا کہ بعض لوگ عورتوں سے مجلس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کو دیکھنے سے بچے ہوئے ہیں۔ (کیا یہ درست ہے)؟ فرمایا جب تک مرد عورت باقی ہیں امر و نہی بھی باقی ہے اور حلال و حرام کا حکم بھی ان سے مخاطب ہے شبہات (کے مقامات) پر وہی جرات کر سکتا ہے جو محرمات میں مبتلا ہوتا ہو۔

باب 23

عورتوں کے فتنہ کی خطرناکیاں

خطرناک فتنہ

(حدیث) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما ترک بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء. (۴۳)
(ترجمہ) میرے بعد مردوں کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ عورتوں سے زیادہ کوئی اور نہ ہوگا۔

(حدیث) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الدنيا حلوة خضرة وان الله عز وجل مستخلفكم فيها لينظر كيف تعملون فاتقوا الدنيا واتقوا النساء وان اول فتنة بنی اسرائیل كانت فی النساء. (۴۴)

(۴۳) رواہ البخاری (۵۰۹۶)، ومسلم (۲۷۴۰)، والترمذی (۲۷۸۰) عن أسامة بن زید وسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل، وابن ماجه (۳۹۹۸)، وأحمد في المسند (۲۱۳۳۲، ۲۱۲۶۳۹)۔

(۴۴) رواہ مسلم (۲۷۴۲)، والترمذی (۲۱۹۱)، والنسائي في عشرة النساء، كما في تحفة الأشراف ۴/۴۶۳، وابن ماجه (۴۰۰۰)، وأحمد في المسند (۱۰۷۵۹، ۱۰۷۸۵، ۱۱۰۳۴، ۱۱۱۹۳)، والقضاعي في مسند الشهاب (۱۱۴۱)، وابن حبان في صحيحه (۳۲۲۱)۔

(ترجمہ) دنیا دل پسند سبز ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے کہ تمہیں دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ تم دنیا سے بھی بچو اور عورتوں سے بھی کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں سے اٹھا تھا۔

آنحضرت عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند عورتیں بیعت ہونے کے لئے آئیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انی لا اصافح النساء. (۴۵)

میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا

عورتوں کو اب گھروں سے باہر نکلنا درست نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ دیکھتے کہ عورتوں نے آج کیا کر رکھا ہے تو آپ ان کو گھروں سے باہر نکلنے سے منع فرمادیتے یا ان کا باہر نکلنا حرام قرار دے دیتے۔ (۴۶)

(۴۵) حدیث صحیح، رواہ کلہم ثقات۔ رواہ النسائي (۴۱۸۱)، وابن ماجہ

(۲۸۷۴)، والإمام مالک في الموطأ (۲) ۹۸۲/۲ - ۹۸۳، وأحمد في

المسند (۲۶۴۶۶، ۲۶۴۶۸، ۲۶۴۶۹، ۲۶۴۷۰)۔

(۴۶) رواہ بهذا اللفظ الإمام أحمد في المسند (۲۵۴۲۶) ورواہ کلہم ثقات۔

ورواہ بلفظ: "لو أدرك رسول الله ﷺ ما أحدث النساء لمنعهن كما

مُنِعَت نساء بني إسرائيل۔ قلت لعمرة: أو مُنِعْنَ؟ قالت: نعم۔" البخاري

(۸۶۹)، ومسلم (۴۴۵)، وأبو داود (۵۶۹)، ومالك في الموطأ (۴۶۷)،

وأحمد (۲۵۰۸۱، ۲۵۴۵۱)۔

باب 24

شیطان کے فتنے اور مکاریاں

زنا میں پھنسنے والے عابد کا عبرتناک قصہ

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جو اپنے زمانہ کے عابدوں سے زیادہ عبادت گزار تھا اس کے زمانہ میں تین بھائی تھے جن کی ایک کنواری بہن بھی تھی ان پر دشمن فوج نے حملہ کر دیا انہوں نے سوچا کہ اپنی بہن کو کس کی حفاظت میں چھوڑ جائیں کیونکہ ان کو کسی پر بھروسہ نہ تھا تو ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ اس کو بنی اسرائیل کے عابد کے پاس چھوڑتے ہیں چنانچہ یہ اس کے پاس آئے اور اس سے اپنی بہن کو اپنے پاس رکھنے کی درخواست کی کہ جب تک ہم واپس نہ آئیں یہ آپ کے پاس رہے گی لیکن عابد نے اس سے انکار کیا اور اللہ تعالیٰ سے (لڑکی کے اور اس کے بھائیوں کے بارہ میں) پناہ مانگی مگر وہ بھی لپٹے رہے حتیٰ کہ عابد مان گیا اور کہا کہ اس کو میرے عبادت خانہ کے سامنے والے گھر میں ٹھہرا دو چنانچہ انہوں نے اس کو اس میں ٹھہرا دیا اور چھوڑ کر چلے آئے اور یہ لڑکی ایک عرصہ تک اس عابد کے پڑوس میں رہی یہ عابد اپنے عبادت خانہ کے دروازہ پر کھانا لٹکا کرتا رہتا تھا پھر اپنا دروازہ بند کر کے اپنی عبادت گاہ میں جا بیٹھتا تھا پھر اس کو اطلاع کرتا تھا تو وہ اپنے گھر سے نکل کر اس کھانے کو اٹھا کر لے جاتی تھی۔

شیطان نے عابد کے دل میں کچھ نرمی سی ڈالی اور اس کے دل میں خیر کی ترغیب دیتا رہا اور کہا کرتا کہ آپ دن کے وقت لڑکی کے گھر تک جایا کریں اور عابد کو اس

سے ڈراتا رہا کہ ایسا نہ ہو کہ لڑکی کے باہر نکل کر کھانا لے جاتے رہنے سے وہ سے کوئی اس کو دیکھ کر اس پر عاشق نہ ہو جائے اس لئے آپ چل کر اس کے گھر کے دروازہ پر کھانا رکھ آیا کریں اس میں آپ کو زیادہ ثواب ہو گا چنانچہ وہ ماہر اس کا کھانا لے کر اس کے دروازہ پر جا کر رکھ آتا تھا مگر اس سے کوئی بات چیت نہیں کرتا تھا اور اسی طرح سے ایک عرصہ گزر گیا۔

پھر ایک مرتبہ شیطان اس کے پاس آیا اور نیکی اور اجر کی ترغیب اور لالچ دلا کر کہا کاش کہ آپ اس کے گھر کے اندر جا کر اس کا کھانا رکھ آیا کریں تو اس میں آپ کو اور بھی زیادہ ثواب ہو۔ چنانچہ وہ اس کا کھانا لے کر اس کے گھر میں لے جا کر رکھنے لگا اور اس طرح سے ایک عرصہ گزر گیا پھر ایک مرتبہ اس کے پاس شیطان آیا اور اس کو نیکی کی ترغیب دلائی اور کہا کاش کہ آپ اس سے کچھ کلام کرتے اور باتیں کرتے اور وہ آپ کی باتوں سے مانوس ہوتی وہ اکیلے رہ رہ کر بہت پریشان ہو گئی ہے چنانچہ وہ ایک عرصہ تک اس سے باتیں کرتا رہا اور (اس کو مانوس کرنے کے لئے) اپنے عبادت خانہ سے اس کی طرف جھانک لیتا تھا۔

اس کے بعد ایک مرتبہ شیطان اس کے پاس آیا اور کہا کہ کاش آپ اپنے عبادت خانہ کے دروازہ پر بیٹھتے اور وہ اپنے گھر کے دروازہ پر بیٹھتی اور وہ تم سے باتیں کرتی اور اس سے اس کو کچھ زیادہ انس ہوتا چنانچہ شیطان نے اس کو گر جا گھر کے دروازہ پر بٹھایا اور لڑکی کو اس کے گھر کے دروازہ پر بٹھایا اور یہ دونوں ایک عرصہ تک آپس میں باتیں کرتے تھے پھر ایک مرتبہ شیطان اس کے پاس آیا اور اس کو ثواب اور نیکی کی ترغیب دلائی اور کہا کہ کاش آپ اپنے عبادت خانہ سے نکل کر اس کے گھر کے دروازہ کے پاس بیٹھ کر اس سے باتیں کرتے تو اس کو اس سے زیادہ انس حاصل ہوتا تو اس نے یہ بھی کر ڈالا اور ایک عرصہ تک یہی صورت رہی پھر اس کے پاس شیطان آیا اور کہا کہ کاش آپ اس کے گھر کے دروازہ کے پاس ہو جاتے پھر کہا کاش آپ اس کے گھر میں داخل ہو جاتے تاکہ وہ اپنا چہرہ گھر سے باہر نہ نکالے تو اور

بھی بہتر ہوگا۔

چنانچہ وہ اس کے گھر میں داخل ہونے لگا اور سارا سارا دن اس سے باتوں میں مصروف رہنے لگا جب شام ہوتی تو یہ اپنے عبادت خانہ میں لوٹ جاتا اس کے بعد پھر شیطان اس کے پاس آیا اور اس کے دل میں لڑکی کی زیب و زینت دل نشین کرنے لگا حتیٰ کہ عابد نے لڑکی کی ران پر ہاتھ مارا اور بوسہ دیا پھر شیطان اس کے پیچھے پڑا رہا اور اس کی خوبصورتی اس کی آنکھوں میں جتانے لگا اور اس کے نفس کو ابھارنے لگا حتیٰ کہ وہ گناہ میں مبتلا ہوا اور وہ حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا پیدا ہوا پھر شیطان اس کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے جب اس لڑکی کے بھائی آئیں گے جس نے تیرا بچہ جنا ہے وہ تیرا کیا حشر کریں گے؟ مجھے امید نہیں ہے کہ تو شرمندہ نہ ہو اور نہ وہ تمہیں شرمندہ کریں تم جا کر اس کے بیٹے کو ذبح کر کے دفن کر دو یہ لڑکی اپنے بھائیوں سے خوف کے مارے اس گناہ کو چھپالے گی۔

چنانچہ اس نے لڑکے کو قتل کر دیا پھر شیطان نے کہا تم کیا سمجھتے ہو کہ تم نے جو کر تو کیا ہے اس کو یہ لڑکی اپنے بھائیوں سے ذکر نہیں کرے گی؟ تم اس کو بھی پکڑ کر ذبح کر دو اور اس کے بیٹے کے ساتھ اس کو بھی دفن کر دو چنانچہ اس نے لڑکی کو بھی ذبح کیا اور اس کے لڑکے کے ساتھ اس کو بھی ایک گڑھے میں ڈالا اور اوپر سے بڑی چٹان رکھ دی اور ان پر زمین کو برابر کر دیا پھر اپنے عبادت خانہ میں جا کر عبادت میں مصروف ہو گیا اس طرح سے جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا یہ (عبادت میں) لگا رہا حتیٰ کہ اس کے بھائی جنگ سے فارغ ہوئے اور اس کے پاس آ کر اپنی بہن کا مطالبہ کیا تو اس نے ان سے تعزیت کی۔ لڑکی کے لئے دعا کے جملے کہے اور صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے رونے لگا اور کہا وہ نیک خاتون تھیں یہ اس کی آخری آرام گاہ ہے یہ دیکھو۔ تو اس کے بھائی اس کی قبر پر آئے افسوس کیا اور ایک دن تک اس کی قبر پر رہے پھر گھروں میں لوٹ گئے۔

جب رات ہوئی اور یہ اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے تو شیطان ان کے پاس

آیا سب سے پہلے بڑے کے پاس آیا اور اس سے اس کی بہن کا پوچھا تو اس نے وہی جواب دیا جو عابد نے دیا تھا کہ وہ تو فوت ہو گئی ہے تو شیطان نے اس بات کو جھٹلا کر کہا میں تو تمہاری بہن کے قضیہ کی تصدیق نہیں کرتا اس عابد نے تمہاری بہن کو حاملہ کیا اس نے اس کا بچہ جنا پھر اپنی جان بچانے کے لئے اس عابد نے اس لڑکے سمیت ذبح کیا اور گھر کے دروازہ کے پیچھے دفن کر دیا پھر شیطان درمیانے والے بھائی کے پاس آیا اور اس کو بھی ویسا ہی کہا پھر چھوٹے کے پاس آیا اور اس کو بھی ویسا ہی کہا۔

جب یہ بھائی اٹھے تو اس خواب کی وجہ سے بہت پریشان تھے چنانچہ جب یہ تینوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے گئے اور کہنے لگے میں نے عجیب خواب دیکھا ہے۔ میں نے عجیب خواب دیکھا ہے تو بڑے بھائی نے کہا یہ کوئی جھوٹا خواب ہے۔ بے حقیقت ہے چلو چھوڑو لیکن چھوٹے نے کہا میں تو نہیں چھوڑوں گا میں اس جگہ پر جاؤں گا اور اس کو دیکھوں گا چنانچہ وہ (تینوں) چل پڑے اس جگہ کو تلاش کیا اور اپنی بہن کو اس کے بچہ سمیت ذبح شدہ پایا پھر اس کے بارے میں عابد سے پوچھا تو ابلیس کی بات کی تصدیق ہو گئی جو اس نے اس لڑکی کے ساتھ کیا تھا۔ تو ان بھائیوں نے اس کا مقدمہ بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو اس عابد کو اس کے عبادت خانہ سے گرفتار کیا گیا اور سولی چڑھانے کیلئے لے گئے جب اس کو سولی کی لکڑی پر کھڑا کیا تو اس وقت شیطان عابد کے پاس آیا اور کہا تو جانتا ہے میں تمہارا وہی ساتھی ہوں جس نے تمہیں اس لڑکی کے فتنہ میں مبتلا کیا اور تو نے حاملہ کر کے اس کو اور اس کے بیٹے کو ذبح کیا اگر آج تم میری پیروی کرو اور اس اللہ کا انکار کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے تو میں اس مصیبت سے نجات دلا دوں گا جس میں تم پھنس گئے ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کا انکار کر دیا جب اس نے یہ کفر کیا تو شیطان اس سے اور اس کے دشمنوں کے سامنے سنے ہٹ گیا کیونکہ وہ اس کو گمراہ کرنے کا اپنا مکروہ مقصد پورا کر چکا تھا اور اس کو سولی دے دی گئی۔

اسی موقع ے لئے یہ آیت نازل ہوئی:

كَمْثَلِ الشَّيْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اَكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ
قَالَ رَبِّىْ بِرِىْءٍ مِّنْكَ رَبِّىْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٥﴾
فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا اَنَّهُمَا فِى النَّارِ حٰلِدَيْنِ فِيْهَا ۖ وَذٰلِكَ
جَزَاُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٦﴾

(ترجمہ) جیسے شیطان کی مثال ہے جب وہ انسان کو کہتا ہے کہ کفر کر لو تو جب وہ کفر کر لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے (اب) میں تم سے بری ہوں میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ ان دونوں (یعنی شیطان اور کافر ہونے والے) کی سزا یہ ہے کہ یہ دونوں دوزخ میں جائیں گے اس میں (یہ) ہمیشہ رہیں گے۔ ظالموں کی یہی سزا ہے۔ (سورۃ الحشر: ۱۶-۱۷)

اللہ رب العزت آپ کو توفیق دے غور فرمائیں اس عابد نے اپنے نفس پر اعتماد کیا۔ اللہ تعالیٰ سے منع کرنے سے باز نہ آیا۔ اجنبی عورت سے کلام بھی کی اور خلوت بھی۔ اس کا یہ یہ ہوا کہ وہ خود کو ہلاکت میں مبتلا کر بیٹھا۔ اگر وہ اپنے طبیب (اللہ تعالیٰ) کی نصیحت پر عمل کرتا تو کبھی بھی اس کا یہ برا انجام نہ ہوتا۔

نوٹ: کاش کہ یہ عابد عالم بھی ہوتا اور اس کے ساتھ اللہ کی دستگیری بھی شامل حال ہوتی تو اس عابد کا یہ حشر نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فضل کے ساتھ محفوظ رکھے۔ (مترجم)

عورت کو دیکھ کر صبر نہیں ہوتا

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الہی ”وخلق الانسان ضعيفا“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب انسان کسی عورت کی طرف دیکھتا ہے تو صبر نہیں کر سکتا (۴۷)

(حالانکہ یہی اس کا امتحان ہے کہ انسان اپنے آپ کو خواہشات نفس سے محفوظ کر کے صفات ملکوتی سے اپنے آپ کو موصوف کر لے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے بڑے درجات پائے)۔

خطرناک امانت

حضرت یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر کا مال بطور امانت میرے پاس رکھے تو مجھے امید ہے کہ میں اس کو مالک تک صحیح سلامت لوٹا سکوں گا۔ اور اگر کوئی حبشی عورت بطور امانت میرے پاس رکھی جائے اور میں اس کے ساتھ ایک گھڑی کیلئے تنہائی پالوں تو میں اپنے نفس پر اعتماد نہیں کر سکتا۔

حضرت سفیان ثوریؒ کی احتیاط

حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور کہا کہ میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتی ہوں؟
آپ نے فرمایا پہلے دروازہ بند کرو پھر اس کے پیچھے جا کر مجھ سے بات کرو۔

ابلیس کا نشانہ پر بیٹھنے والا تیر

ابلیس کہتا ہے عورتیں میرا ایسا تیر ہیں جب میں ان کو استعمال کروں تو وہ ٹھیک نشانہ پر بیٹھتا ہے۔

(۴۷) عزاء السيوطي في الدرالمستور ۲/۲۵۷، للمخرائط في اعتلال القلوب۔
وورد عن طاووس لفظ آخر حيث قال عن الآية، في أمر النساء ليس يكن
الإنسان في شيء أضعف منه في النساء، قال وكيع: يذهب عقله عندهن۔
عزاه السيوطي لعبد الرزاق وابن جرير وابن السنذر وابن أبي حاتم عن
طاووس۔

باب 25

گناہ اور ان کے اثرات بد سے احتیاط

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا احد اغیر من اللہ عزوجل، فلذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن. (بخاری، مسلم)۔ (۴۸)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسی وجہ سے اللہ نے ظاہری اور پوشیدہ بدکاریوں کو حرام قرار دیا ہے (اس لئے بدکاریوں میں مبتلا ہو کر اللہ کی غیرت کو چیلنج نہ کریں ورنہ کسی وقت بھی اللہ کی گرفت میں آ سکتے ہیں)۔

(حدیث) حضرت ابوثعلبہ شنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ فرض فرائض فلا تضیعوها، وحد حدودا فلا تعتدوها، وحرم اشیاء فلا تنتھکوها وسکت عن اشیاء رحمة لا عن نسیان فلا تبحثو عنھا. (۴۹)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر فرمائے ہیں تم ان کو ضائع مت

(۴۸) - رواہ البخاری (۴۶۳۴) و (۵۲۲۰)، ومسلم (۲۷۶۰)، والترمذی (۳۵۳۰)، والدارمی (۲۲۲۵)، وأحمد فی المسند (۳۶۰۵ - ۴۰۳۴ - ۴۱۴۲)۔

(۴۹) - عزاء النیشمی فی مجمع الزوائد ۱۷۱/۱ للطبرانی فی الکبیر، وقال: "ورجالہ رجال الصحیح"۔

کرنا، اور کچھ حد و مقرر کی ہیں ان کو مت پھلانگنا، اور کچھ اشیاء حرام فرمائی ہیں ان کی خلاف ورزی نہ کرنا، اور کچھ باتوں میں رحمت کی وجہ سے خاموشی اختیار کی ہے یہ اللہ کے نسیان کی وجہ سے نہیں ہے تم ان کی کھود کرید میں نہ الجھنا۔
(حدیث) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان للحسنة نورا في القلب وزينا في الوجه وقوة في العمل، وان للخطيئة سوادا في القلب ووهنا في العمل وشينا في الوجه. (۵۰)
(ترجمہ) نیکی کا دل میں نور ہوتا ہے، چہرہ میں رونق ہوتی ہے اور عمل میں قوت ہوتی ہے۔ اور گناہ سے دل میں سیاہی ہوتی ہے، عمل میں سستی ہوتی ہے اور چہرہ میں بدنمائی ہوتی ہے۔

گناہ کی خطرناکیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
اے گناہ گار!

اپنے انجام بد سے بے فکر مت ہو اور جب تجھے علم ہو تو گناہ کے بعد اور گناہ مت کر۔

جب تو گناہ میں لگا ہو اور تجھے اپنے دائیں اور بائیں کندھے پر بیٹھے فرشتوں سے حیا نہ آئے تو یہ اس گناہ سے بھی بڑا گناہ ہے۔

(۵۰) إسناده ضعيف، فيه: - عمرو بن أبي قيس: صدوق له أوهام - التقريب (۵۱۰۱) والميزان ۲۸۵/۳ - وعمر بن نُبَهان الغُدِّي، ويُقال: العُبَري، البصري، البصري، ضعيف - التقريب (۴۹۷۵) - قال عنه البخاري: لا يتابع في حديثه، وضعفه أبو حاتم، وقال أبو داود: سمعت أحمد يذمه، وعن ابن معين قولاً: ليس بشيء، وصالح الحديث - انظر: معال الاعندال ۲۲۷/۳ -

اور تیرا بنسنا جب کہ تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کرنا ہے یہ بھی بڑا گناہ ہے۔ اور گناہ پر تیرا خوش ہونا جب تو اس کے کرنے میں کامیاب ہو جائے یہ بھی بڑا گناہ ہے اور جب تو گناہ کر رہا ہو اور دروازہ کے پردہ کی بوجہ ہوا کے حرکت کرنے سے خوف آئے لیکن تیرا دل اللہ کے حاضر ناظر رہنے سے نہ ڈرے تو یہ اس گناہ سے بھی بڑا ہے جب کہ تو اس پر عمل کرے۔ (۵۱)

اللہ کے غصہ کی انتہاء

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جو کچھ فرمایا تھا اس میں ایک یہ بھی تھا کہ جب میری فرمانبرداری کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں تو برکت دیتا ہوں اور میری برکت کی انتہاء نہیں ہوتی۔ اور جب میری نافرمانی کی جاتی ہے تو میں ناراض ہوتا ہوں اور ناراض ہوتا ہوں تو لعنت کرتا ہوں (یعنی اس کو اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہوں) اور میری یہ لعنت سات پشتوں تک جاتی ہے۔ (اتنی بڑی لعنت اس گھناؤنے کفر کی وجہ سے ہوتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتے ہوں)۔ (۵۲)

قیمتی نصائح

(۱) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی

(۵۱) حبر موضوع، ما تقدم من ذكر حال إسحاق بن بشر البحاري، و جوير۔

(۵۲) هذا الأثر من الإسرائيليات كما هو واضح، وحكمها: أنها إن وافقت

مصرعنا قبلت، وإن خالفته رُدَّتْ وإن لم توافقه ولم تحالفه جازت روايتها
وكن لا تصدق ولا تكذب۔

- نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دیتے ہیں۔
- (۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا افضل عبادت فرائض کی ادائیگی اور حرام سے پرہیز ہے۔ (۵۳)
- (۳) حضرت بلال بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم گناہ کے چھوٹے ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔
- (۴) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے انسان گناہ کا چھوڑنا توبہ کرنے سے زیادہ آسان ہے۔
- (۵) حضرت معتمر کے والد حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان چھپ کر گناہ کرتا ہے اور دن کے وقت اس کی ذلت اس کے منہ پر چھائی ہوتی ہے۔
- (۶) حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں گذشتہ زمانہ میں ایک جوان نے گناہ کیا جب وہ نہر پر غسل کرنے آیا تو اپنے گناہ کو یاد کیا اور رک گیا اور شرما کر لوٹنے لگا تو اس کو نہر نے آواز دی کہ اے نافرمان! اگر تو میرے قریب آتا تو میں تجھے غرق کر دیتی۔
- (۷) حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں گناہ چھوڑنے سے زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک کوئی عبادت نہیں کی گئی۔
- (۸) حضرت فضل (بن دکین رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں تیرے نزدیک گناہ کی حیثیت جتنا معمولی ہوگی اللہ کے نزدیک یہ گناہ اتنا زیادہ بڑھ جائے گا۔ اور تیرے نزدیک گناہ کی حیثیت جتنا زیادہ خطرناک ہوگی اللہ کے نزدیک وہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا۔ (یعنی اگر کوئی گناہ کو معمولی سمجھ کر اللہ کی نافرمانی شروع کر دے تو یہ اللہ کی بڑی ناراضگی کا سبب ہے اور اگر کوئی گناہ کو اہمیت

- دے کر اس سے کنارہ کشی کرے یا اس میں مبتلا ہو جائے تو اللہ کے نزدیک وہ قابل معافی ہو جائے گا۔ (امداد اللہ)
- (۹) حضرت بشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان گناہ کرتا ہے اور اس کی نحوست سے رات کی تہجد سے محروم ہو جاتا ہے۔
- (۱۰) حضرت سہل (تستری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں اچھے عمل تو نیک لوگ بھی کرتے ہیں اور گناہ گار بھی لیکن گناہوں سے (مکمل طور پر) وہی بچتا ہے جو صدیق ہوتا ہے (یہ صدیق ولایت کا ایک درجہ ہے جس سے اوپر ولایت کا کوئی درجہ نہیں)۔
- (۱۱) حضرت بنان حمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کو نقصان دینے والی چیز خوش کرتے ہیں وہ کب (خدا کے ہاں) کامیاب ہو سکتا ہے۔ (گناہ)
- (۱۲) حضرت ابوالحسن للزینؑ فرماتے ہیں گناہ کے بعد پھر گناہ کرنا پہلے گناہ کی بدبختی سے ہے اور نیکی کرنے کے بعد اور نیکی کرنا پہلی نیکی کا نتیجہ خیر ہے۔

عبادت کا انعام

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قال ربکم عزوجل لو ان عبادی اطاعونی لسقیتہم المطر باللیل واطلعت علیہم الشمس بالنہار ولم اسمعہم صوت الرعد. (۵۴)

(ترجمہ) آپ کا پروردگار عزوجل ارشاد فرماتا ہے اگر میرے بندے میری فرمانبرداری شروع کریں تو میں ان کیلئے رات کے وقت بارش برسایا کروں اور دن کو دھوپ نکالا کروں اور ان کو بادل کی گرج تک نہ سنواؤں تا کہ وہ رات کو سکون سے آرام کریں یا سکون سے عبادت (تہجد وغیرہ) ادا کریں۔

باب 26

مندمت زنا

زنا کے قریب بھی نہ جائیں

ارشاد خداوندی ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّيْنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾

(ترجمہ) زنا کے قریب مت جاؤ یہ بدکاری اور برا راستہ ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل: ۳۲)

زنا کرتے وقت آدمی مومن نہیں رہتا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَسْرِقُ سَارِقٌ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَزْنِي زَانٌ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ. (بخاری، مسلم)۔ (۵۵)

(ترجمہ) چوری کرنے والا جب چوری کر رہا ہوتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ اور جب کوئی زانی زنا کر رہا ہوتا ہے وہ بھی اس وقت مومن نہیں رہتا۔

(۵۵) رواہ البخاري (۲۴۷۵) و (۶۷۷۲) و (۶۵۸۱۰)، و مسلم (۵۷)،
و أبوداود (۴۶۸۹)، و الترمذي (۲۶۲۵)، و النسائي (۴۸۷۰ - ۴۸۷۱ -
۴۸۷۲ - ۵۶۵۹ - ۵۶۶۰)، و ابن ماجه (۳۹۳۶)، و الدارمي (۲۱۰۶)،
و أحمد في المسند (۷۲۷۶)، (۷۴۱۹، ۷۶۷۸، ۸۶۷۸، ۷۷۸۱، ۹۸۵۹)۔

(پھر جب وہ فارغ ہوتا ہے تو ایمان بھی اس کے پاس لوٹ آتا ہے)۔

ہر انسان کا زنا میں حصہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لکل بنی آدم حظ من الزنا فالعينان تزنيان وزناهما النظر،
واليدان تزنيان وزناهما البطش، والرجلان تزنيان وزناهما المشي،
والفم يزني وزناه القبل، والقلب يهوى ويتمنى والفرج يصدق ذلك
ويكذبه. (۵۶)

(ترجمہ) ہر انسان کا زنا میں کچھ نہ کچھ حصہ ہوتا ہے پس آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے۔ اور ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا پکڑنا ہے۔ اور پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے اور منہ بھی زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ دینا ہے۔ اور دل خواہش کرتا اور تمنا کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتے: دئے (زنا میں مبتلا ہوتی) ہے یا جھٹلا کر (باز رہتی) ہے۔

زنا کار پر خدا کو بڑی غیرت آتی ہے

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يا امة محمد ما احدا غير من الله ان يري عبده او امته تزني. (۵۷)

(۵۶) رواه بهذا اللفظ أحمد في المسند (۸۳۲۱)، وقد تقدم تخريجه۔

(۵۷) رواه البخاري (۱۰۴۴) و (۵۲۲۱)، ومسلم (۹۰۱)، والنسائي

(۱۴۷۴)، ومالك في الموطأ (۴۴۴)، وأحمد في المسند (۲۴۷۸۴)۔

(ترجمہ) اے امت محمد! اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا کہ وہ کسی مرد کو یا عورت کو زنا کرتا ہو ادیکھے۔

دوزخ میں زانیوں کی بد حالی

(حدیث) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رایت اللیة رجلین اتیانی فاخر جانی فانطلقت معهما فاذا بیت (۵۸) مبنی علی بناء التور اعلاه ضیق واسفله واسع یوقد تحته نار، فیہ رجال ونساء عراة فاذا اوقدت ارتفعوا حتی یکادوا ان یخر جوا فاذا احدث رجعوا فیہا. فقلت ما هذا؟ قالوا " الزناة " (۵۹)

(الحديث مختصر من ابن الجوزی وهو متفق علیہ)

(ترجمہ) آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دو شخص (فرشتے) آئے ہیں وہ مجھے لے کر گئے اور میں ان کے ساتھ چلا گیا میں نے دیکھا کہ ایک کمرہ ہے جو تنور پر بنایا گیا ہے اس کا اوپر کا حصہ تنگ ہے اور نیچے کا کھلا ہے، اس کے نیچے سے آگ جلائی جا رہی ہے۔ اس میں مرد اور عورتیں ننگے ہیں، جب آگ بھڑکائی جاتی ہے یہ اوپر ہو جاتے ہیں اور اس کمرہ سے باہر نکلنے کو ہوتے ہیں، اور جب دھیمی کی جاتی ہے تو اس میں واپس گر جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ (اور ان کو کیوں عذاب دیا جا رہا ہے) انہوں نے کہا کہ یہ زنا کار (مرد عورتیں ہیں اور زنا کی سزا میں آگ میں جل رہے ہیں)۔ (بخاری، مسلم)

(۵۸) هذا لفظ أحمد، وعند البخاري: ثقب۔

(۵۹) رواه البخاري (۱۳۸۶)، و (۷۰۴۷)، ومسلم (۲۲۷۲)، وأحمد في

المسند (۱۹۵۹۰-۱۹۶۵۳)۔

اللہ کی سب سے زیادہ ناراضگی

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اعمال امتی تعرض فی کل یوم جمعة واشد غضب اللہ علی الزناة. (۶۰)

(ترجمہ) میری امت کے اعمال (اللہ کے اور میرے سامنے ہر جمعہ کے دن میں پیش کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ زانیوں پر غضبناک ہوتے ہیں۔

زانی کا ایمان کب واپس ہوتا ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الایمان سربال یسربله اللہ من شاء ، فاذا زنی العبد نزع منه سربال الایمان ، فاذا تاب رد الیہ. (۶۱)

(ترجمہ) ایمان کا ایک لباس ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (ایمان کا) لباس پہناتے ہیں، جب کوئی انسان زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کا لباس اتار لیا جاتا ہے پھر جب وہ (اس سے) توبہ کرتا ہے تو اس کو لوٹا دیا جاتا ہے۔

(۶۰) حدیث واہ بمرۃ، ان لم یکن موضوعا، فیہ: - عباد بن کثیر، هو النقمی، البصری، مشرک، وقال أحمد: روى أحادیث کذب۔ التقریب (۳۱۳۹)۔ محمد بن مصفی بن بھلول الحمصی: صدوق له أوهام وکان یدنس۔ التقریب (۶۳۰۴)۔

(۶۱) حدیث صحیح، رجالہ کلہم ثقات، ویشهد له الأحادیث المتقدمة أول هذا الباب۔

شرک کے بعد بڑا گناہ

(حدیث) حضرت یثیم بن مالک طائی (تابعی) سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشَّرْكِ اعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ نَظْفَةِ وَضْعِهَا رَجُلٌ فِي رَحْمٍ لَا يَحِلُّ لَهُ. (۶۲)

(ترجمہ) شرک کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ آدمی کا کسی ایسے رحم میں نطفہ ڈالنا ہے جو اس کے لئے حلال نہ ہو (یعنی وہ عورت اس کی بیوی نہ ہو اور مرد اس سے زنا کرے)۔

زنا کے چھ نقصانات

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَيَاكُمْ وَالزَّوْا فَانَ فِي الزَّوْا حَصَالٌ، ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ، اَمَّا اللَّوَاتِي فِي الدُّنْيَا فَذَهَابُ نَوْرِ الْوَجْهِ وَانْقِطَاعُ الرِّزْقِ وَسُرْعَةُ الْفَنَاءِ، وَاَمَّا اللَّوَاتِي فِي الْآخِرَةِ فَغَضَبُ الرَّبِّ وَسُوءُ الْحِسَابِ وَالْخُلُودُ فِي النَّارِ اِلَّا اِنْ يَشَاءَ اللَّهُ. (۶۳)

(ترجمہ) تم اپنے آپ کو زنا سے بچاؤ کیونکہ زنا میں چھ تباہیاں ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا کی (تباہیاں) تو یہ ہیں کہ چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، رزق میں تنگی آ جاتی ہے اور بہت جلد (اعضائے بدن گھل

(۶۲) حدیث ضعیف، فیہ: - بقیۃ، ہو ابن الولید، ثقۃ مدلس وقد عنعنه۔ ابو بکر

ابن ابی مریم، ضعیف، وکان قد سُرقَ بیته فاحلَطَ۔ التقریب (۷۹۷۴)۔

(۶۳) حدیث رواہ ثقات إلا أن فیہ انقطاعاً بین یزید بن ہارون وحمید، فالسند

کر) بے کار ہو جاتے ہیں۔ اور آخرت کی (تین تباہیاں) یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا، حساب بہت سختی سے ہوگا اور ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہوگا مگر جب اللہ چاہیں گے (زانی کو دوزخ سے نجات بخشیں گے)۔

زانیوں کی گندی بدبو

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

بينا انا نائم اذا تانى رجلان فاخذ بضبعي فاخر جاني فاذا انا بقوم اشد شئ انتفاخا وانتنه ريحا كان ريحهم المراحيض، قلت من هولاء؟ قال هولاء الزانون والزواني. (۶۴)

(ترجمہ) میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو شخص (فرشتے) آئے انہوں نے میرے بازو سے تھاما اور مجھے باہر لے گئے تو میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جو سب سے زیادہ پھولی ہوئی تھی اور سب سے زیادہ بدبودار تھی گویا کہ ان کی بدبو ٹٹی خانے میں، میں نے (ان دو فرشتوں سے) پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں ہیں۔

(نوٹ) انبیاء کرام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں لہذا آپ ﷺ کو اس خواب میں جو زانیوں کا حال دکھلایا گیا ہے یہ بھی وحی ہے زانیوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیے پل دو پل کے عیش کی بجائے دوزخ کے طویل دائمی عذاب سے بچنا چاہئے۔ اللہ توفیق دے۔

(۶۴) حدیث صحیح رواہ کلہم ثقات۔ وهو جزء من حدیث رواہ ابن حزمۃ

فی صحیحہ (۱۹۸۶)، وابن حبان فی صحیحہ (۷۴۹۱)۔ وابن جابر ہو

عبد الرحمن بن یزید بن جابر۔

شرمگاہوں کی بدبو

(حدیث) حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ مرفوعاً (آنحضرت ﷺ سے) روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتیوں کو ایک خوشبو سنگھائی جائے گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے جنت میں داخل ہوئے ہیں، ہم نے اس سے زیادہ پاکیزہ خوشبو نہیں سونگھی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ روزہ داروں کے مونہوں کی خوشبو ہے۔

اور (اسی طرح سے) دوزخیوں کو بھی بدبو سنگھائی جائے گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے دوزخ میں داخل ہوئے اس سے زیادہ بدبو کبھی نہیں سونگھی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بدکار زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے (۶۵) (اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی شرمساری سے محفوظ رکھے)۔

زنا اور لواطت کی شامت

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما طفف قوم کیلا ولا بخسوا میزان الا منعهم اللہ القطر، ولا ظہر فی قوم الزنا الا ظہر فیہم الموت، ولا ظہر فی قوم عمل قوم لوط الا ظہر فیہم الخسف.

(ترجمہ) جو قوم بھی ناپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک لیتے ہیں۔ اور جس قوم میں زنا عام ہو جائے اس میں کثرت سے موتیں ہوتی ہیں، اور جس قوم میں لواطت عام ہو جاتی ہے اس میں زندہ

(۶۵) حدیث ضعیف، فیہ رجل مبہم، ومحمد بن سعید ان کان ہو المصلوب، فالحدیث موضوع۔

زمین میں دھنسا دیا جانا عام ہو جاتا ہے۔

زنا، بد نظری، مصافحہ، مذاق کی سزا، عورت کا مرد کو گناہ میں مبتلا کرنے کا عذاب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

وَمَنْ قَدَّرَ عَلَى امْرَأَةٍ حَرَامًا فَوَاقَعَهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَادْخُلَهُ النَّارَ وَمَنْ أَبْصَرَ امْرَأَةً حَرَامًا مَلَأَ اللَّهُ عَيْنَهُ نَارًا ثُمَّ امْرَأَةٌ إِلَى النَّارِ، وَمَنْ صَافَحَ امْرَأَةً حَرَامًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوبًا يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ ثُمَّ يَوْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ، وَمَنْ فَافَكَهَا حَبَسَ بِكُلِّ كَلِمَةٍ كَلِمَهَا فِي الدُّنْيَا الْفِ عَامًا، وَإِذَا امْرَأَةٌ طَاوَعَتَ الرَّجُلَ حَرَامًا فَالْتَزَمَهَا أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ بَاشَرَهَا أَوْ فَافَكَهَا أَوْ وَاقَعَهَا فَعَلِيهَا مِنَ الْوُزْرِ مِثْلُ مَا عَلَى الرَّجُلِ. (۶۶)

(ترجمہ) جس شخص نے کسی عورت یا لونڈی پر قدرت پائی اور اس سے گناہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو حرام کر دیتے ہیں اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے، جس نے کسی عورت کو حرام نظر سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں (دوزخ کی) آگ بھریں گے پھر اس کو آگ میں داخل کرنے کا حکم فرمائیں گے۔ اور جس نے کسی (اجنبی) عورت سے حرام کا مصافحہ کیا وہ جب قیامت میں پیش ہو گا اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے پھر اس کو دوزخ میں (لے جانے کا) حکم دیا جائے گا۔ اور جس شخص نے (اجنبی عورت سے) دل لگی کی اس کو ہر کلمہ کے بدلہ میں جو اس نے اس عورت سے بولا تھا دنیا کے ہزار سال کے برابر (دوزخ

میں) قید کیا جائے گا۔

اور جس عورت نے مرد کے ساتھ حرام پر اتفاق کیا اور مرد اس کے پاس گیا یا اس کا بوسہ لیا یا اس سے مباشرت کی یا اس سے دل لگی کی یا زنا کیا تو اس عورت پر بھی اتنا ہی گناہ ہے جتنا مرد پر ہے۔

شرمگاہ انسان کے پاس امانت ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسان کی شرمگاہ بنائی اور فرمایا یہ تیرے پاس میری امانت ہے اس کو اس کے حق کے علاوہ کہیں استعمال نہ کرنا۔

دوزخ کا خطرناک دروازہ

حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دوزخ کے سات دروازے ہیں، سب سے زیادہ غمناک، اندوہناک، گرم، زیادہ بدبودار زانیوں کا دروازہ ہوگا جنہوں نے جان بوجھ کر اس کا ارتکاب کیا۔

سخت ترین گناہ

یہ بات اپنے علم میں رکھنا ضروری ہے کہ زنا بہت بڑا گناہ ہے پھر اس کے کئی درجے ہیں سب سے خطرناک کسی شخص کا اپنے محرم کے ساتھ زنا کرنا ہے اور ایسا بہت ہوا ہے اس کے بعد سخت ترین زنا انسان کا کسی شخص کی بیوی سے کرنا ہے۔ جس کے نطفوں اور نسب میں آمیزش ہو جاتی ہے۔ پھر سخت ترین زنا اس عورت سے زنا کرنا ہے جو پڑوس کی ہو یا رشتہ دار ہو۔

پڑوسی کی بیوی سے زنا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا

کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟

تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

میں نے عرض کیا پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟

فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ تمہارے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوگا۔

میں نے عرض کیا پھر کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟

فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ (بخاری، مسلم)۔ (۶۷)

مسلمان کی بیوی سے زنا

چند حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بدکاریوں کا مذاکرہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کے نزدیک کونسا زنا سب سے زیادہ بُرا ہے۔

انہوں نے کہا اے امیر المومنین! یہ سب برے ہیں۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں تمہیں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا زنا یہ

(۶۷) رواہ البخاری (۴۷۶۱) و (۶۰۰۱) (۶۸۱۱۳)، و مسلم (۸۶)،

و الترمذی (۳۱۸۲-۳۱۸۳)، و النسائی (۴۰۱۳، ۴۰۱۴، ۴۰۱۵)،

و أحمد فی المسند (۳۶۰۱، ۴۰۹۱، ۴۱۲۰، ۴۳۹۷، ۴۴۰۹)۔

ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان آدمی کی بیوی سے زنا کرے اور زانی
ٹھہرے اور مسلمان شخص کے لئے اس کی بیوی کو خراب کرے۔

یہ ذکر کرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بد بودار ہوا چلائی جائے گی جس سے ہر نیک
و بد کو ایذا ہوگی جب وہ ان تک پہنچ کر اذیت میں مبتلا کر کے ناک میں دم کر دے گی تو
ان کو ایک منادی ندا کرے گا جس کو سب سنیں گے، یہ کہے گا کیا تم جانتے ہو یہ بد بو
کیسی ہے جس نے تمہیں ایذا میں مبتلا کیا؟

وہ کہیں گے قسم بخدا ہم تو نہیں جانتے مگر اس نے ہمیں تکلیف دینے میں کوئی
کسر نہیں چھوڑی۔

تو ان کو بتایا جائے گا کہ یہ زنا کاروں کی شرمگاہوں کی بد بو ہے جو اللہ تعالیٰ کے
سامنے اس حالت میں پیش ہوئے ہیں جب کہ انہوں نے اس جرم سے توبہ نہیں کی
تھی۔ (یا اس جرم کی سزا نہیں بھگتی تھی)۔

اشہار قیامت کے هولناک مناظر صفحات 480

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی احوال قیامت کے متعلق جامع تصنیف
البدور السافرة فی امور الآخرة کا اردو ترجمہ دنیا کی تباہی میدان
محشر اعمال کی شکلیں، وزن اعمال، شفاعت، حوض، پل صراط، نیک مسلمان
، گناہگاروں اور کافروں، منافقوں کے تفصیلی حالات، قیامت کی
ہولناکیاں، قیامت کے انعامات، حساب، بخشش، رحمت، عذاب، انتقام
وغیرہ کی تفصیل پر سب سے زیادہ مستند مجموعہ احادیث۔

باب 27

لواطت کی خطرناکیاں

لوطی ملعون ہے

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لعن الله من عمل عمل قوم لوط ولعن الله من عمل عمل قوم لوط
ولعن الله من عمل عمل قوم لوط. (۶۸)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم والا کام (لڑکوں اور مردوں سے بد فعلی) کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم والا کام (لڑکوں اور مردوں

(۶۸) حدیث صحیح، وإسناده حسن لغيره۔ رواه من طريق محمد بن إسحاق به: الإمام أحمد في المسند (۱۸۷۸-۲۹۰۹)۔ وأشار إليه الترمذي في سننه عقب حديث رقم (۱۴۵۶)، حيث قال: "وروى محمد بن إسحاق هذا الحديث عن عمرو بن أبي عمرو، ... ولم يذكر فيه القتل، وذكر فيه: ملعون من أتى بهيمة۔ ذكره بعدما ذكر حديثاً من طريق عبد العزيز بن محمد، عن عمرو بن أبي عمرو؛ عن عكرمة، عن ابن عباس مرفوعاً: "من وحدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به"۔ وهذا الإسناد ضعيف لأجل محمد بن إسحاق؛ صدوق مدليس، وقد عنعنه، ولكن لم يتفرد به، بل تابعه غير واحد يرتقي بذلك إلى الحسن لغيره۔ ومن تابعه: - زهير بن معاوية، عن عمرو، كما سيذكره المصنف في =

سے بد فعلی) کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم والا کام (لڑکوں اور مردوں سے بد فعلی) کا ارتکاب کرتا ہے۔

حضور کا خوف

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط. (۶۹)
(ترجمہ) سب سے زیادہ خطرہ کی بات جس کے بارہ میں اپنی امت کے متعلق ڈرتا ہوں قوم لوط کا عمل ہے (کہ یہ لواطت میں مبتلا ہو کر خدا کے سخت ترین عذاب میں نہ مبتلا ہو جائیں)۔

اللہ نظر رحمت نہیں فرمائیں گے

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ

= الحدیث الآتی، وقد رواه الإمام أحمد في مسنده (۲۸۱۲) والحاكم في المستدرک (۳۵۶/۴) وزهير: ثقة ثبت - عبد الرحمن بن أبي الزناد، رواه أحمد (۲۹۰۸)، وعبد الرحمن: صدوق تغير حفظه لما قدم بغداد - سليمان بن بلال، عند أحمد (۲۹۱۰)، وهو ثقة، لكن الراوي عنه أبو سعيد عبد الرحمن بن عبد الله البصري: صدوق ربما أخطأ - فالحدیث من طریق زهير بن معاوية صحيح لذاته، وبقيّة الأسانید حسنة لغيرها، لما فيها من الضعف -

(۶۹) حدیث حسن بشواہدہ۔ رواہ الترمذی (۱۴۵۷)، وابن ماجہ (۲۵۶۳)، وأحمد في المسند (۲۷۵۱۸)، والحاكم في المستدرک ۳۵۷/۴۔ وقال الترمذی عقبه: "هذا حدیث حسن غریب"۔ وقال الحاكم: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبي۔ وفي إسناده عبد الله بن محمد بن عقيل: صدوق في حديثه لين، ويُقال: تغير بآخره، لكن يشهد له حديث ابن عباس السابق۔

نے ارشاد فرمایا:

لا ينظر الله الى رجل اتى رجلا او امرأة في دبرها. (۷۰)
(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائیں گے جس
نے مرد سے یا عورت سے پاخانہ کی جگہ میں بد فعلی کی ہوگی۔

لوٹی پر مخلوقات کا غصہ

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ
نے ارشاد فرمایا:

لم يعمل فحل فحلا حتى كان من قوم لوط، فاذا علا الفحل
الفحل ارتج او اهتز عرش الرحمن عز وجل، فاطلعت الملائكة
تعظيما لفعلهما فقالوا يا رب الاتامر الارض ان تعزرها وتامر
السماء ان تحصبهما؟ فقال اني حلیم لا يفوتني شيء. (۷۱)

(ترجمہ) جب کوئی مذکر مذکر سے بد فعلی کرتا ہے تو وہ قوم لوط (میں لکھا جا
ہے اور قوم لوط جیسا بن جاتا ہے) اور جب مذکر مذکر سے بد فعلی کرتا ہے
تو اللہ کا عرش کانپ اٹھتا ہے جس سے فرشتوں کو فاعل و مفعول کے گھناؤنے
جرم کرنے کا پتہ چل جاتا ہے تو یہ کہتے ہیں اے باری تعالیٰ! کیا آپ زمین کو
حکم نہیں دیتے جو ان کو سزا دے (یعنی دھنسا دے) اور آسمان کو حکم نہیں
دیتے جو ان پر کنکر برسائے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بار بار ہوں مجھ
سے کوئی چیز چھوٹ نہیں سکتی۔

(۷۰) إسناده ضعيف - رواه الترمذي (۱۱۶۵) - وقال: "حديث حسن غريب

"- لكن في إسناده: أبو خالد الأحمر، واسمه سليمان بن حبان الأسدي
الكوفي: صدوق يخطئ، والضحاك بن عثمان: صدوق يهيم-

(۷۱) حديث ضعيف - فيه: إبراهيم بن يحيى الشُّحْرِي: لَيْسَ الحديث - التقريب

(۲۶۸) - وأبو زيد محمد بن حسان، لم أجد ترجمته-

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مرد مرد سے بد فعلی کرتا ہے تو زمین ان کے نیچے سے، آسمان ان کے اوپر سے اور گھر اور چھت سب پکار اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں اے پروردگار!

آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ایک دوسرے سے مل جائیں (اور ان کو درمیان میں پس کر رکھ دیں) اور ان کیلئے عذاب اور عبرت بن جائیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا صبر ان (کے اس کرتوت) سے زیادہ وسیع ہے جو مجھ سے چھوٹ نہیں سکتا۔

عورت کی عورت سے بد فعلی

جان لیں عورت کا عورت سے بد فعلی کرنا ویسے ہی سخت گناہ ہے جیسا کہ مرد کا مرد سے بد فعلی کرنا سخت گناہ ہے۔

(حدیث) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سحاق النساء زنا بینھن۔ (۷۲)

(ترجمہ) عورت کا عورت سے گناہ کرنا ان کا آپس میں (زنا کرنے کی طرح) ہے۔

گناہ کے اعتبار سے، اور سزا میں ایسی عورتوں کو تعزیر کی سزا ہوگی زنا کی حد نہیں لگے گی۔

(۷۲) حدیث موضوع۔ عزراہ الہیثمی فی مجمع الزوائد ۶/۲۵۶: للطبرانی فی الکبیر [۶۳/۲۲]، ولأبی یعلیٰ - بإسناد المصنف -، ثم قال: "ورجالة ثقات"۔ کذا قال رحمہ اللہ، ولکن فیہ: - عثمان بن عبدالرحمن بن مسلم الحرانی: صدوق، اکثر الروایۃ عن الضعفاء والمجاهیل، فضعیف بسبب ذلك، حتی نسبہ ابن نمیر إلی الکذب، وقد وثقه ابن معین، التقریب (۴۴۹۴)۔ عنبسة بن عبدالرحمن بن عنبسة الأموي القرشي: متروک، رماہ أبو حاتم بالوضع۔ التقریب (۵۲۰۶)۔

باب 28

لواطت کی سزا دنیا میں

اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا عمل بد اور ان کے میلان کو اور ان کو جو عذاب دنیا میں دیا تھا اس کو ہمارے سامنے قرآن پاک میں کئی جگہ پر ذکر فرمایا ہے حالانکہ ان کے کفر کا ذکر اتنا کثرت سے نہیں کیا، حالانکہ یہ معلوم ہے کہ کفر اس بدکاری سے بھی بڑا گناہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں اس گھناؤنے جرم سے بچانا چاہتے ہیں۔ ہم نے قرآن پاک میں یہ بھی پڑھ رکھا ہے کہ ان پر دنیا میں پتھر برسائے گئے تھے۔

قتل کیا جائے

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے قوم لوط کا عمل کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ فاعل (بدکاری کرنے والا) مفعول (۷۳) (کرانے والا) دونوں کو قتل کر دیا جائے۔

(۷۳) حدیث صحیح۔ رواہ أبو داود (۴۴۶۲)، والترمذی (۱۴۵۶)، وابن ماجہ (۲۵۶۱)، وأحمد فی المسند (۲۷۲۷)۔ کلہم من طریق عبد العزیز الدر اور دی بہ، وهو صدوق كان یحدث من کتب غیرہ فیحطی۔ ولکن لم یتفرد بہ بل تابعہ علیہ غیر واحد: فتابعہ: عبد اللہ بن جعفر المخرمی، عند الحاکم فی المستدرک ۳۵۵/۴، وفي آخره: "ومن وجدتموه یأتی بہیمۃ فاقتلوه، وافتلوا بہیمۃ معہ"۔ قال الحاکم: "هذا حدیث صحیح الأسناد ولم یخرجاه"۔ ووافقه الذہبی، وعبد اللہ المخرمی، لیس بہ بأس، کما ذکر الحافظ فی التقریب (۳۲۵۲)۔ وتابعہ أيضًا: سلیمان بن بلال، عند الحاکم ۳۵۵/۴، وسليمان: ثقة۔ التقریب =

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من وجدتموه يعمل بعمل قوم لوط فارجموا الاعلى والاسفل. (۷۴)

(ترجمہ) جس شخص کو تم قوم لوط والا گناہ کرتے دیکھو تو اوپر اور نیچے والے (دونوں) کو سنگسار کر دو۔

صحابہ کرام کا فیصلہ --- لوطی آگ میں جلایا جائے

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط روانہ کیا کہ ایک علاقہ میں ایک شخص ایسا ملا ہے جس نے مرد سے نکاح کر رکھا ہے بالکل ایسے ہی جیسا کہ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے فیصلہ کے لئے صحابہ کرامؓ کو جمع کیا ان میں

= (۲۵۳۹)۔ وقد ورد الحديث من غير طريق عمرو بن أبي عمرو، وهو ثقة ربما وهم، حيث ذكره المصنف في الحديث الآتي من طريق ابن أبي حبيبة وداود بن الحصين، عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعاً به۔ رواه أحمد في المسند (۲۷۲۲) وأشار إليه أبو داود في سننه عقب حديث (۴۴۶۲) فقال: "ورواه ابن جريح، عن إبراهيم، عن داود بن الحصين، عن عكرمة، عن ابن عباس رفعه"۔ والطبرانی في الكبير (۱۱۵۲۷-۱۱۵۶۸-۱۱۵۶۹)۔ وابن أبي حبيبة: اسمه إبراهيم بن إسماعيل: ضعيف۔ داود بن الحصين: ثقة إلا في عكرمة۔ والحديث عنه، فليس بثقة فيه، ولكن يشد أزره من تابعه عن عكرمة۔ وتابعه أيضاً عباد بن منصور، عند المصنف (۵۸۳) وأحمد وأبو داود۔ انظر هامش الحديث (۵۸۳)۔ فالحديث بهذه بالمتابعات يتقوى ويصح۔ وله شواهد من حديث جابر وأبي هريرة۔ كما سيأتي عند المنصف۔ ولكن لا تغني ولا تُسجن من جوع۔

(۷۴) رواه الحاكم في مستدرکه ۳۵۵/۴، وسكت عليه، وقال الذهبي: =

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یہ ایسا گناہ ہے جس کو سوائے ایک امت کے کسی اور امت نے نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا جو حشر کیا اس کو آپ حضرات جانتے ہیں، میری رائے یہ ہے اس شخص کو آگ میں جلا دیا جائے۔ تو تمام صحابہ کرامؓ کی رائے مبارک نے اس پر اتفاق کیا کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم جاری کر دیا کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے۔ (۷۵)

(اسی طرح دو واقعوں میں) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ہشام بن عبدالملک نے بھی ایسے لوگوں کو آگ میں جلا دیا تھا۔

حضرت علیؓ کا عمل

یزید بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت علی نے ایک لوطی کو (جلانے کی بجائے) سنگسار بھی کرا دیا تھا۔

حضرت عمرؓ کا ارشاد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت لوط علیہ السلام کی قوم والا عمل کرے اس کو قتل کر دو۔

حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لوطی کی سزا کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ

= "عبد الرحمن : ساقط"۔ قلت: عبد الرحمن هو ابن عبد الله بن عمر بن حفص العُمَرِي، أبو القاسم المدني؛ نزيل بغداد؛ متروك۔ التقريب (۳۹۲۲)۔

(۷۵) ذکر هذه القصة ابن القيم في الجواب الكافي ص ۲۴۸۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا آبادی میں کوئی اونچا گھر تلاش کیا جائے پھر لوطی کو منہ کے بل پھینکا جائے پھر اس پر پتھروں کی بارش کر دی جائے۔ (۷۶)

ائمہ اسلام کی آراء

(۱) امام شعبہؒ اور حضرت سعید بن المسیبؒ، جابر بن زیدؒ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن معمرؒ، امام مالکؒ، ربیعہؒ، ابن ہرمر، امام شعبی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں لوطی کو سنگسار کیا جائے وہ شادی شدہ ہو یا کنوارہ۔

(۲) حضرت ابراہیم (نخعی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت قتادہؒ، حضرت عطاءؒ، حضرت حسن بصریؒ، فرماتے ہیں جو سزا زانی کی ہے وہی اس لوطی کی ہے (یعنی شادی شدہ ہو تو پتھر مار مار کر قتل کر دو اگر شادی شدہ نہ ہو تو سو کوڑے مارو)۔

(۳) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ سے اس مسئلہ میں دو روایتیں ہیں (۱) لوطی چاہے شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ دونوں صورتوں میں اس کو سنگسار کیا جائے۔ اس رائے میں امام اسحاق بن راہویہ بھی ان کے موافق ہیں (۲) لوطی کی سزا زانی کی طرح ہے اگر کنوارہ ہے تو کوڑے، اگر شادی شدہ ہے تو سنگسار، اس رائے میں امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی امام احمد اور امام شافعی کے موافق ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ کا مذہب

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ لوطی پر تعزیر ہے۔
(فائدہ) یعنی کوئی سزا مقرر نہیں ہے حاکم وقت جو سزا مناسب سمجھے دے سکتا ہے کیونکہ آپ نے اوپر کے ارشادات کو ملاحظہ کیا ہوگا اس جرم کی سزا میں علمائے اسلام

(۷۶) وهذا أخذاً من قوله تعالى عن قوم لوط: ﴿فلما جاء أمرنا جعلنا عاليها سافلها وأمطرنا عليها حجارة من سجيل﴾ [هود: ۸۲]۔

کے اقوال مختلف ہیں حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ کے اقوال بھی اس میں مختلف ہیں یہ مسئلہ اجتہادی اور بہت اختلافی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ سے اس کی سزا کی کوئی حد مقرر نہیں ہے ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اس کو سزا دینے میں اختلاف نہ فرماتے۔ لیکن ان مختلف اقوال سے یہ ضروری ثابت ہوتا ہے کہ اس گناہ نے کثرت سے معاشرہ کو پاک رکھنے کے لئے حاکم جو بھی کڑی سے کڑی سزا دیدے اس کی صوابدید پر ہے، ہاں اگر لوٹی نے یہ کام دوسری بار بھی کر ڈالا تو پھر اس کو قتل کر دیا جائے صرف پہلی بار کی لواطت پر تعزیر ہے جس سے وہ اس گناہ سے باز رہے اگر دوبارہ ملوث ہو تو قتل کر دیا جائے جیسا کہ فتاویٰ شامی میں تحریر ہے۔

ان تمام اقوال و مذاہب میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب قرآن و سنت اور اقوال صحابہ کرامؓ کے زیادہ قریب ہے تحقیق کے لئے احقر امداد اللہ انور عفی عنہ کا مضمون بہت سی کتب مذاہب اربعہ کو سامنے رکھ کر قرآن و حدیث کے دلائل کو غور سے دیکھنے اور جمع کرنے کے بعد تحریر کیا گیا ہے اس میں امام مالکؒ اور امام احمدؒ و شافعیؒ اور صاحبین کے مذاہب کا جواب بھی کافی تفصیل سے لکھا گیا ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے مذہب تعزیر کو قرآن پاک کی کئی آیات اور احادیث سے ثابت کیا ہے بہت ہی عجیب تحقیق ہے قابل دید ہے۔

(امداد اللہ انور)

لوٹی کا حج قبول نہ ہونے کی حکایت

حضرت یونس بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حج کی نیت میں مکہ حاضر ہوا جب عرفات کی رات آئی تو جو امام صاحب ہمارے ساتھ حج کر رہے تھے انہوں نے ایک خواب دیکھا۔ پھر جب ہم مکہ واپس لوٹ گئے تو ہم نے ایک منادی کی ندا سنی جو پتھر کے اوپر سے پکار رہا تھا اے گروہ حجاج خاموش ہو جاؤ تو تمام لوگ خاموش ہو گئے۔ پھر اس نے کہا کہ اے گروہ حجاج تمہارے امام نے یہ خواب دیکھا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ان تمام لوگوں کی مغفرت فرمادی ہے جنہوں نے اس سال بیت اللہ شریف کی حاضری دی ہے صرف ایک آدمی کو نہیں معاف کیا کیونکہ اس نے ایک لڑکے سے بدکاری کی ہے۔

شریعت کی سزائیں دینا عوام کا کام نہیں ہے

جو لوگ زنا، چوری، لواطت وغیرہ میں پکڑے جائیں یا سنے جائیں تو اس کی سزا کے لئے اسلامی عدالت میں مقدمہ دائر کیا جائے جب پوری تحقیق ہو اور وہ شخص مجرم ثابت ہو جائے تو عدالت کے ذمہ ہے کہ وہ اس پر سزا کو نافذ کرے، اگر اس ملزم پر جرم ثابت نہ ہو تو باعزت طور پر رہا کر دے۔ یہ سزائیں دینا عوام کا کام نہیں جیسا کہ بہت سے علاقوں میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ عوام اشتعال میں آ کر کسی شخص کو سزا دینا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ان کو نہ تو اس کے جرم کی کیفیت کا پتہ ہوتا ہے نہ اس کے ثبوت کے طریقہ کار کا پتہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس کام کی شرعی حد کا علم ہوتا ہے وہ مجرم کو ملزم اور ملزم کو مجرم قرار دیتے ہیں اور پھر عوام میں بھی سب ایک جیسے نہیں ہوتے اور عوام کا لالعام ہوتے ہیں لہذا اس طریقہ سے خوب بچنا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی خبر کرنی ضروری ہے تاکہ جہالت کی وجہ سے حدود شریعت کی خلاف ورزی نہ ہو۔

(امداد اللہ انور)

اشہار صحابہ کرام کی دعائیں صفحات 260

کتب حدیث، تفسیر اور سیرت و تاریخ میں موجود صحابہ کرام کی متفرق دعاؤں کا پہلا مجموعہ جس میں ان کی عبادات اور دیگر ضروریات کی دعائیں اور ان کے الفاظ میں دعاؤں کا بااعراب، باحوالہ اور باترجمہ شاندار جامع ذخیرہ۔

باب 29

لوٹی کی قیامت اور دوزخ کی سزائیں

دوزخ میں آگ کے تابوت ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے اس خطبہ میں فرمایا:

من نکح امرأة فی دبرها او غلاما اور جلا حشر يوم القيامة انتن من الجيفة ينادى به الناس حتى يدخله الله نار جهنم ويحبط الله عمله ولا يقبل منه صرفا ولا عدلا ويجعل فی تابوت من النار ويسمر عليه بمسامير من حديد من نار فتستل تلك المسامير فی وجهه وفي جسده. (۷۷)

(ترجمہ) جو شخص کسی عورت کے یا کسی لڑکے کے یا کسی آدمی کے جائے پاخانہ میں برائی کرے گا وہ قیامت کے دن سڑے ہوئے مردار سے زیادہ بدبودار اٹھایا جائے گا۔ (قیامت کے دن) لوگوں کے سامنے اس کی اس بے حیائی کا چرچا کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ میں داخل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اعمال ضائع کر دیں گے نہ تو اس سے کوئی مستحب قبول ہو گا نہ فرض عبادت

(۷۷) حدیث موضوع، فیہ داود بن المحبّر بن قحّظم الثقفی، متروک، ورماء البعض بالوضع والكذب۔ وقد تقدمت ترجمة ضافية له أول الكتاب۔

بلکہ اس کو آگ کے ایک تابوت میں بند کیا جائے گا اور آگ کے لوہے کی اس پر میخیں ٹھوک دی جائیں گی اور وہ میخیں اس (لوٹی) کے منہ اور جسم میں گھس جائیں گی۔ (نعوذ باللہ منہ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سزا اس لوٹی کو دی جائے گی جو بغیر توبہ کئے مر گیا تھا۔

سب سے پہلے دوزخ میں جانے والے

(حدیث) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سبعة لا ينظر الله اليهم يوم القيامة ولا يزيكهم ولا يجمعهم مع العالمين يدخلون النار اول الداخلين الا ان يتوبوا فمن تاب تاب الله عليه الناكح يده و الفاعل والمفعول به ومد من خمر و الضارب ابويه حتى يستغيثا، والموذى جبر انه حتى يلعنوه والناكح حليلة جاره. (۷۸)

(ترجمہ) سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی طرف نہ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا (یعنی دوزخ میں ان کے گناہوں کی سزا دے کر جنت میں جانے کے قابل نہ بنائے گا)، اور نہ ان لوگوں کو (میدان حشر میں) باقی مخلوقات کے ساتھ جمع کرے گا (یعنی قبروں سے نکلتے ہی پہلے ہی پہل دوزخ میں ڈال دے گا مخلوقات کے ساتھ جمع ہونے کی نوبت ہی نہیں آئے گی جیسا کہ اگلے جملہ میں آتا ہے کہ) وہ دوزخ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے ہوں گے ہاں اگر انہوں نے توبہ کر لی تو جو توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتے ہیں (وہ سات قسم

(۷۸) إسناده فيه: علي بن ثابت الحزري: صدوق ريباً أخطأ. التقريب

(۴۶۹۶)۔ مسلم بن جعفر، وحسان بن حميد لم أجد ترجمتهما۔

کے لوگ یہ ہیں (۱) مشیت زنی کرنے والا (۲) فاعل لواطت کرنے والا (۳) (مفعول) جو لواطت کرائے گا (۴) شراب کا عادی (۵) والدین کو پینے والا یہاں تک کہ وہ فریاد کرنے لگیں (۶) اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دینے والا حتیٰ کہ لعنت کرنے لگیں (۷) اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا۔

(فائدہ) اندازہ فرمائیں یہ سات کام کتنے بڑے گناہ کے ہیں کہ اتنی سخت سزا ان کو دی جائے گی لیکن دوزخ میں طویل عرصہ سزا بھگتنے کے بعد مؤمنین کو جنت میں داخل کیا جائے گا لیکن یہ معلوم نہیں کہ دوزخ میں رہنے کا طویل عرصہ لاکھوں سال کا ہے یا کروڑوں سال کا۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی امان میں رکھے دنیا میں اگر چھپر بھی کاٹ لے تو سخت تکلیف محسوس کرتے ہیں پتہ نہیں سخت ترین عذاب خداوندی کے سہنے کی لوگوں میں کہاں سے جرات آجاتی ہے یہ شیطان کا دھوکہ ہے کبھی یوں دھوکہ دیتا ہے کہ آخرت کس نے دیکھی ہے یہ دھوکہ تو کفر ہے۔ کبھی یوں دھوکہ دیتا ہے کہ اللہ بڑا مہربان ہے یہ گناہ بھی معاف نہ کرے گا؟ لیکن انسان کو اس کا اندازہ نہیں ہوتا کہ میں جس گناہ کو معمولی سمجھ رہا ہوں وہ کتنا بڑا ہے اللہ کے نزدیک بھی اور دوزخ میں سزا کاٹنے کے اعتبار سے بھی اور دوزخ بھی کتنی خطرناک ہے۔ جو حضرات دوزخ کے حالات تفصیل سے پڑھنا چاہیں وہ احقر مترجم کی کتاب ”جہنم کے خوفناک مناظر“ ضرور ملاحظہ کریں۔ (امداد اللہ)

لوٹی بغیر توبہ کے کسی صورت میں پاک نہیں ہو سکتا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللوطیان لو اغتسلا بماء البحر لم یجزہما الا ان یتوبا۔ (۷۹)

(ترجمہ) اگر لواطت کرنے اور کرانے والے سمندر کے تمام پانی سے غسل کریں تب بھی وہ ان کو پاک نہیں کر سکے گا ہاں یہ کہ وہ توبہ کر لیں (تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمادیں گے)۔

لوطی قوم لوط میں شامل کر دیا جاتا ہے

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من مات من امتی يعمل عمل قوم لوط نقله الله اليهم حتى يحشر معهم. (۸۰)

(ترجمہ) جو آدمی میری امت میں قوم لوط والا گناہ کرتا تھا وہ مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قوم لوط میں منتقل کر دیتے ہیں اور قیامت کے دن بھی انہیں کے ساتھ کھڑا کریں گے۔

لوطی بندروں اور خنزیریوں کی شکل میں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن لوطیوں کو بندروں اور خنزیریوں کی شکل میں کھڑا کیا جائے گا۔

= وقال الجوزجاني: متروك، وكذا قال أبو داود، وقال ابن معين: لا يُكتب حديثه، وقال مرة: ليس بثقة، وقال مرة: ضعيف۔ ميزان الاعتدال ۶۱/۲۔
(۸۰) حديث منكر، فيه: - مسلم بن عيسى بن مسلم الصقار: قال الدارقطني: متروك۔ ميزان الاعتدال ۱۰۶/۴ - أبوه: عيسى بن مسلم الصقار: منكر الحديث، وذكره أحمد، وذكر قوله في الإرجاء، فقال: ذاك خبيث القول۔
الميزان ۳۲۳/۳۔

لوٹی کی بدترین حالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص جس حالت میں فوت ہوتا ہے اسی حالت میں قبر سے نکالا جائے گا حتیٰ کہ لوٹی کو جب نکالا جائے گا تو اس نے اپنا آلہ تناسل اپنے دوست کی جائے پاخانہ پر رکھا ہوگا یہ دونوں قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بے حد شرمندہ ہو رہے ہوں گے۔

(فائدہ) قیامت میں ہر شخص اپنے اپنے حال میں مستغرق ہوگا کسی کی کسی حالت سے کوئی شہوت نہ ہوگی بلکہ اپنے انجام کی فکر ہوگی۔

اشہار فتاویٰ جدید فقہی مسائل صفحات 624

ایمان و کفر، طہارت، نماز، مساجد، قرآن، روزہ، زکوٰۃ، حج، ذبح، طعام، تعلیم و تربیت، تبلیغ دین، نکاح، تجارت، کرایہ، ٹیکس، سود، پریس، تصویر، تفریح، سیاست، حدود و قصاص، تعویذات، رسوم و رواج، بدعات، خواتین، لباس، حجامت اور سائنس وغیرہ کے متعلق 603 جدید فقہی مسائل کے حل پر مشتمل مفتی محمود گنگوہیؒ کے فتاویٰ محمودیہ کی '۱۸' جلدوں میں منتشر فتاویٰ نئی اور جامع ترتیب کے ساتھ مکمل ایک جلد میں محفوظ۔

باب 30

گناہوں کی سزاؤں سے بچنے کی ضرورت

یہ جاننا چاہئے کہ گناہوں کی سزائیں مختلف ہوتی رہتی ہیں کبھی تو آدمی ان میں فوراً پھنس کر گرفتار ہو جاتا ہے اور کبھی دیر سے، کبھی ان کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے کبھی دیر تک مخفی رہتا ہے۔

سب سے ہلکی سزا وہ ہے جس کو سزا پانے والا محسوس نہ کر سکے اور سب سے خطرناک سزا یہ ہے کہ بندہ سے ایمان و معرفت خداوندی چھن جائے اور اس سے کم درجہ کی سزا یہ ہے کہ دل مردہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے مناجات کی لذت نہ ہوتی ہو، اور بندہ کا حرص گناہ پر تیز ہو جائے۔ قرآن بھول جائے، استغفار کو کوئی اہمیت نہ دے۔

کبھی تو باطن کی سزا آہستہ سے تاریکی پھیلاتی ہے حتیٰ کہ دل کے افق تک چھا جاتی ہے اور اس کی بصیرت اندھی ہو جاتی ہے۔

اور سب سے ہلکی سزا وہ ہے جو دنیا میں بدن پر پڑے۔ چنانچہ کبھی بدنگاہی کی سزا نظر پر بھی پڑتی ہے۔ پس جو شخص اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنے نفس کو عذاب خداوندی کا مستحق جاننے لگے اس پر ضروری ہے کہ وہ عذاب کے نازل ہونے سے پہلے سچی توبہ کر لے تاکہ اس کی یہ توبہ آنے والے عذاب کو ٹال لے۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

(حدیث) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

البر لا یبلی والاثم لا ینسی والدیان لا ینام فکن کما شئت کما تدین تدان. (۸۱)

(ترجمہ) نیکی کبھی بوسیدہ نہیں ہوتی، گناہ کبھی نہیں بھلایا جاتا، بدلہ دینے والا (اللہ تعالیٰ) کبھی نہیں سوتا تو جو چاہے کر لے (دنیا میں تجھے اچھایا برا سب کرنے کا اختیار ہے) جیسا (عمل) کرے گا ویسا بدلہ دیا جائے گا (اگر نیک عمل کئے تو نیک اجر ملے گا اگر برے عمل کئے تو خطرناک سزا ملے گی)۔

ایک گناہ پر چالیس سال کے بعد بھی غم

حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بہت غمگین ہوئے تو ان سے عرض کیا گیا کہ اے ابو بکر یہ غم کس بات کا ہے؟ فرمایا:

یہ غم اس گناہ کا ہے جو میں نے آج سے چالیس سال پہلے کیا تھا۔

ہم اس شخص کا واقعہ پہلے ذکر کر آئے ہیں جس نے ایک لڑکے کی طرف نظر گناہ سے دیکھا تھا تو اس کا حفظ شدہ قرآن پاک چالیس سال کے بعد بھول گیا تھا۔

عورت کی کلائی سے مرد کی کلائی چپک گئی

حضرت علقمہ بن مرثد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا کہ اس کو عورت کی کلائی چمکتی ہوئی نظر آئی تو اس نے لذت لینے کیلئے اپنی کلائی اس کی کلائی پر رکھ دی اور ان دونوں کی کلائیاں آپس میں چپک گئیں۔ تو وہ شخص ایک بزرگ کے پاس گیا (اور اپنا واقعہ بتایا) تو بزرگ نے فرمایا تم

(۸۱) حدیث مرسل، أبو قلابۃ - بکسر القاف - واسمہ عبد اللہ بن زید، تابعی

ثقة فاضل، کثیر الإرسال - التقریب (۳۳۳)، والمرسل، ضعیف۔

واپس اسی جگہ پر جاؤ جہاں پر تم نے یہ گناہ کیا ہے اور رب البیت سے وعدہ کرو کہ تم دوبارہ یہ حرکت نہ کرو گے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور اس کو نجات مل گئی۔

شکلیں بدل گئیں

حضرت ابن ابی نجیح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اساف اور نائلہ ایک مرد اور عورت تھے یہ شام سے بیت اللہ شریف کا حج کرنے کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے دوران طواف ایک دوسرے کا بوسہ لے لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلیں بگاڑ کر پتھر کر دیئے اور یہ مسجد حرام ہی میں رہے حتیٰ کہ اسلام ظاہر ہوا اور ان کو نکال باہر کیا گیا۔

باب 31

توبہ اور استغفار کی ترغیب

حضور روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتے تھے

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يا ايها الناس توبوا الى ربكم فاني اتوب اليه في اليوم مائة مرة. (۸۲)

(ترجمہ) اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو کیونکہ میں اس کے سامنے روزانہ (گناہوں سے معصوم ہونے کے باوجود) سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

سید الاستغفار اور اس کی فضیلت

(حدیث) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللهم انت ربى لا اله الا انت خلقتنى وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت، ابوء لك بنعمتك على وابوء لك بذنبي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت.

(ترجمہ) اے اللہ آپ میرے پروردگار ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جتنا مجھ میں ہمت ہے، میں نے جو کیا ہے اس کے شر سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں، آپ کی جو مجھ پر نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، آپ مجھے بخش دیں کیونکہ آپ کے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات سید الاستغفار ہیں جو شخص ان کو صبح ہونے کے بعد ایمان و یقین کے ساتھ پڑھے گا اور اس دن میں فوت ہوگا تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔ اور جو شخص ان کو شام ہونے کے بعد ایمان و یقین کے ساتھ پڑھے گا اور اس رات میں اس کا انتقال ہوگا تو بھی وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔ (بخاری شریف)۔ (۸۳)

ابلیس کا چیلنج اور اللہ تعالیٰ کا جواب

(حدیث) حضرت عمرو بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

ان ابلیس قال لربہ عز وجل : بعزتک وجلالک لا ابرح اغوی بنی آدم مادامت الارواح فیہم، فقال لہ ربہ عز وجل فبعزتک وجلالی لا ابرح اغفرلہم ما استغفرونی۔ (۸۴)

(ترجمہ) ابلیس نے رب العزت سے عرض کیا مجھے تیرے غلبہ اور جلال

(۸۳) رواہ البخاری (۶۳۰۶) و (۶۳۲۳)، والترمذی (۳۳۹۳)، والنسائی (۵۵۲۲)، وأحمد فی المسند (۱۶۶۶۲-۱۶۶۸۱)۔

(۸۴) حدیث صحیح رواہ کلہم ثقات۔ رواہ أحمد (۱۰۸۵۱-۱۰۹۷۴)۔ (۲۷۲۶۲۷)۔

کی قسم! میں انسانوں کو اس وقت تک گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحمیں ان کے اجسام میں موجود رہیں گی۔ تو اللہ جل شانہ نے جواب ارشاد فرمایا مجھے بھی اپنے غلبہ اور جلال کی قسم! میں بھی ان کی بخشش کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔

سیاہ و سفید اعمالنامہ

حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کے اعمال (آسمانوں پر) اٹھائے جاتے ہیں۔ جب ایسا کوئی اعمالنامہ اٹھایا جاتا ہے جس میں استغفار بھی شامل ہو تو وہ سفید شکل میں اٹھتا ہے۔ اور جب وہ اعمالنامہ اٹھایا جاتا ہے جس میں استغفار موجود نہیں ہوتا تو وہ سیاہ شکل میں اٹھتا ہے۔

رونے کا گناہوں پر اثر

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گناہ پر رونا گناہوں کو اس طرح سے جھاڑ دیتا ہے جس طرح سے ہوا خشک پتوں کو (درختوں سے) جھاڑ دیتی ہے۔

رونے والے کے گناہوں کو محافظ فرشتے بھول جاتے ہیں

حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں پر روتا ہے تو اس کے (پاس رہنے والے، اس کی حفاظت کرنے والے، اس کے اعمال لکھنے والے) فرشتے اس کے گناہ کو بھول جاتے ہیں۔

تیس سال تک گناہوں پر روتے رہے

حضرت مضر بن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو الحجاج جر جانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک دن حاضر ہوا اور ان سے بات کرنا چاہی مگر انہوں نے مجھ

سے بات نہ کی۔ میں نے ان سے عرض کیا آپ کو کیا حرج ہوگا اگر آپ کے پاس کوئی علم کی بات ہو اور مجھے بتا دیں تو؟ انہوں نے مجھے فرمایا:
تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے؟
میں نے کہا جی ہاں۔

فرمایا:

اس کو تیرے اعمال نامہ میں لکھ کر اللہ جل شانہ کے حضور پیش کیا گیا ہے؟
میں نے عرض کیا جی ہاں (پیش کیا گیا)۔

فرمایا:

کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ نے اس کو معاف کر دیا ہے؟
میں نے عرض کیا (مجھے علم) نہیں ہے۔

تو فرمایا پھر یہاں کیوں (آرام سے) بیٹھے ہو اور کیوں خاموش ہو روتے کیوں نہیں؟ جاؤ اپنی زندگی کے تمام دن اپنے نفس پر رونے میں گزار دو حتیٰ کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیرے گناہ کا کیا حال ہے (کیا وہ بخش دیا گیا ہے یا نہیں) حضرت عبداللہ بن سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت مضر رحمۃ اللہ علیہ خوف کے مارے تیس سال تک روتے رہے حتیٰ کہ ان کا انتقال ہو گیا (رحمۃ اللہ علیہ و قدس اللہ اسرارہ)۔

اشتہار **شرح و خواص اسماء حسنیٰ** صفحات 240

قرآن کریم میں موجود اللہ تعالیٰ کے تقریباً چار سو اسماء حسنیٰ کا مجموعہ، ترجمہ، تشریحات، فوائد، خواص، حل مشکلات میں ان کی تاثیر، اکابر کے مجرب طریقوں کے مطابق ان کے وظائف، اپنے خاص مضامین کے ساتھ پہلی بار اردو زبان میں۔

باب 32

خدا یاد آنے سے گناہ سے
کنارہ کش ہونے والوں کا ثواب

آخرت کا ثواب

ارشاد خداوندی:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ ۖ

(ترجمہ) جو شخص اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے
خوفزدہ ہو گیا اس کے لئے دو جنتیں ہوں گی۔ (الرحمن: ۴۶)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ دو جنتیں اس شخص
کو عطاء فرمائی جائیں گی جس نے گناہ کا ارادہ کیا پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے
کے خوف سے گناہ کرنے سے رک گیا۔

اور حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے والد مذکورہ آیت کی تفسیر میں
فرماتے ہیں کہ گناہوں سے بچنے میں سبقت کرنے والوں کے لئے سونے کی دو
جنتیں ہوں گے اور گناہوں سے بچنے والوں کی اقتداء میں گناہوں سے بچنے والوں
کے لئے چاندی کی دو جنتیں ہوں گی۔

اللہ کے عرش کے سایہ میں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سبعة يظلهم الله عز وجل في ظله يوم لا ظل الا ظله: الامام العادل، وشاب نشأ في عبادة الله عز وجل، ورجل قلبه معلق بالمساجد، ورجلان تحابفا في الله عز وجل اجتمعا عليه و تفرقا عليه، ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه، ورجل ذكر الله عز وجل خاليا ففاضت عيناه، ورجل دعت امرأه ذات منصب وجمال الى نفسها فقال اني اخاف الله (بخاری، مسلم)۔ (۸۵)

(ترجمہ) سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سایہ میں اس دن جگہ دیں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ (۱) عادل حکمران (۲) وہ جوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد سے وابستہ ہو (۴) وہ دو آدمی جو آپس میں صرف اللہ کی خاطر محبت رکھتے ہوں اسی کی محبت حاصل کرنے کو جمع ہوں اور اس کی محبت میں الگ ہوں (۵) وہ آدمی جو چھپا کر صدقہ کرے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا اور کتنا خرچ کیا (۶) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے (۷) وہ آدمی جس کو کسی منصب و جمال والی عورت نے اپنے پاس بلایا تو اس نے کہا میں (اس بارہ میں) اللہ جل شانہ سے ڈرتا ہوں۔

(۸۵) رواہ البخاری (۶۶۰) و (۱۴۲۳)، و مسلم (۱۰۳۱)، و الترمذی (۲۳۹۱)، و النسائی (۵۳۸۰)، و مالک فی الموطأ (۱۷۷۷)، و أحمد فی المسند (۹۳۷۳)۔

پاکدامنی کا انعام

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے کے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

ومن قدر علی امرأة او جارية حراما فترکھا مخافة منه، امنه الله

يوم الفزع الاکبر و حرمه علی النار و ادخله الجنة. (۸۶)

(ترجمہ) جس شخص نے کسی عورت یا لونڈی پر گناہ کی قدرت پائی اور اس کو خدا کے خوف سے چھوڑ دیا (یعنی گناہ کرنے سے باز آ گیا) تو اس کو اللہ تعالیٰ بڑی گھبراہٹ کے دن میں امن نصیب کریں گے۔ اس پر دوزخ کو حرام کر دیں گے اور جنت میں داخل فرما دیں گے۔

دوسرا انعام

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنات النعیم، جنات الفردوس اور جنات عدن کے درمیان ہیں ان میں خوبصورت لڑکیاں ہیں جو جنت کے گلاب سے پیدا کی گئی ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا ان جنات النعیم میں کون لوگ رہیں گے؟ فرمایا:

وہ لوگ جنہوں نے گناہ کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے میری (یعنی اللہ کی) عظمت کا لحاظ کیا (اور گناہ نہ کیا) اور وہ لوگ جن کی کمر اللہ کے خوف سے دوہری ہو گئی۔

مجھے اپنے غلبہ قدرت و فہم بے میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں جب اپنی وجہ سے بھوکوں پیاسوں کو دیکھتا ہوں تو ان سے عذاب ہٹا لیتا ہوں۔

(۸۶) حدیث موضوع۔ فیہ: داود بن المحبر، ومیسرة بن عبد ربہ، وکلاهما ممن رُمی بوضع الحدیث۔

اللہ تعالیٰ کا افضل ذکر

حضرت میمون (بن مہران رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کا زبان سے ذکر کرنا تو خوب ہے مگر (۲) اس سے افضل ذکر یہ ہے کہ انسان اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے گناہ کرنے سے رک جائے جب وہ گناہ میں مبتلا ہونے لگا ہو۔

صدق ایمان کی نشانی

حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ آدمی کے ایمان کی سچائی اور قبولیت میں سے ہے کہ آدمی کو کسی خوبصورت عورت کے ساتھ تنہائی کا موقع ملے اور وہ محض اللہ تعالیٰ سے خوف کی وجہ سے رک جائے (گناہ نہ کرے)۔

باب 33

بدکاری پر قدرت کے باوجود باز رہنے والوں کی حکایات

عظیم حکایت:

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ

تین آدمی سفر کر رہے تھے ان کو بارش نے گھیر لیا اور وہ پہاڑ کی ایک غار میں پناہ گزین ہوئے اور ان کی غار کے دھانے پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور ان کا راستہ بند کر دیا۔ تو انہوں نے آپس میں کہا تم اپنے نیک اعمال میں غور کر جو تم نے خالص اللہ کو راضی کرنے کے لئے کئے شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کی بدولت اس چٹان کو ہم سے ہٹا دے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا

اے اللہ! میرے دو بوڑھے والدین تھے اور ایک ننھی سی بیٹی تھی میں ان کی دیکھ بھال اور ضروریات کی کفالت کرتا تھا جب میں ان کے پاس پہنچتا اور دودھ دوہتا تو اپنی بیٹی سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن وہ درخت دور تھا (جہاں میں بکریاں چرانے کے لئے گیا تھا) تو میں شام ڈھلے وہاں پہنچا تو والدین کو سوتا ہوا پایا۔ تو میں نے اسی طرح سے دودھ دوہا جیسا کہ پہلے دوہا کرتا تھا پھر اس کو لے کر اپنے والدین کے سر ہانے

کھڑا رہا، میں اس بات کو پسند نہیں کرتا تھا کہ ان کو بیدار کروں اور یہ بھی پسند نہیں کرتا تھا کہ ان سے پہلے بچی کو دیدوں جبکہ میری بچی میرے قدموں میں لوٹ پوٹ ہو رہی تھی لیکن میں اپنے اسی حال میں بدستور (انتظار میں) کھڑا رہا (کہ بیدار ہوں گے سب سے پہلے ان کو دودھ پیش کروں گا) یہاں تک کہ اسی انتظار میں صبح ہو گئی۔

اے اللہ! اگر آپ کو معلوم ہے کہ یہ میں نے صرف تیری رضا کے لئے ایسا کیا تھا تو ہمارے لئے اتنا چٹان ہٹا دے۔ جس سے ہم آسمان کو تو دیکھ سکیں۔
تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کچھ کشادگی کر دی جس سے ان کو آسمان نظر آنے لگ گیا۔ پھر دوسرے شخص نے کہا کہ

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جسے میں اتنا زیادہ چاہتا تھا جتنا کہ مرد عورتوں کو زیادہ سے زیادہ چاہتے ہیں۔ میں نے اس سے ایک دن مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کے پاس سودینار (سونے کی سواشر فیاں) لے جاؤں تو میں نے کوشش کر کے سودینار جمع کئے اور ان کو لے کر اس کے پاس گیا۔ جب میں اس کے پاس بیٹھا تو اس نے کہا اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈراںگوٹھی کو اس کے حق کے بغیر نہ کھول۔ تو میں (یہ جواب سن کر) اٹھ گیا۔

اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ کام صرف آپ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا ہے تو آپ اس کو ہم سے کشادہ کریں۔ چنانچہ وہ ان سے کشادہ ہو گیا (لیکن ابھی وہ اس سے باہر نہیں جاسکتے تھے)۔
تیسرے نے کہا

میں نے درخت لگانے کے لئے ایک مزدور رکھا جب اس نے اپنا کام پورا کیا تو کہا میرا حق مجھے دیدو تو میں نے اس کی مزدوری اس کو دینی چاہی تو اس نے اس کو وصول نہ کیا بلکہ چلا گیا۔ مگر میں اس کی مزدوری کو بڑھاتا تھا (یعنی اس کی اجرت کے پیسوں کو کاروبار میں لگا دیا) حتیٰ کہ میں نے اس کے پیسوں سے ایک گائے اور چرواہے کو دستیاب کیا۔ پھر وہ (ایک عرصہ کے بعد) میرے پاس آیا اور کہا تم اللہ سے ڈرو مجھ پر ظلم نہ کرو مجھے میرا حق دیدو؟ تو میں نے کہا جاؤ اس گائے اور اس کے چرواہے کو لے جاؤ۔ اس نے کہا (اللہ سے ڈرو) مجھ سے مذاق مت کرو، میں نے کہا میں تم سے مذاق نہیں کر رہا یہ گائے اور اس کا چرواہا تم لے جاؤ تو اس نے اس کو پکڑا اور چلتا بنا۔

اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ کام آپ کی خاطر کیا ہے تو (جتنا حصہ چٹان کا ابھی غار کے منہ پر ہے) سب ہٹا دے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے سے وہ تمام چٹان ہٹا دی۔ (۸۷)

(۸۷) قلت: لقد ورد الحديث عن ابن عمر من طرق: - فرواه من طريق موسى بن عقیبة، عن نافع عن ابن عمر نحوه: البخاري (۲۲۱۵) و (۲۳۳۳)، ومسلم (۲۷۴۳)، والنسائي في كتاب الرقائق، من سننه الكبرى، كما في تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف ۲۳۶/۶ للمحافظ المزني - ورواه من طرق إسماعيل بن إبراهيم بن عقیبة، عن نافع، عن ابن عمر نحوه: البخاري (۵۹۷۴) - قلت: وسيأتي من كلام المصنف عزوه للحديث من هذا الطريق لمسلم، ولم أحده عنده، فعمل ذلك كان في نسخته من الصحيح، والله أعلم - ورواه من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر نحوه: البخاري (۳۴۶۵)، ومسلم (۲۷۴۳) - ورواه من طريق محمد بن مسلم بن شهاب الزهري، عن سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه عبد الله بن عمر نحوه: البخاري (۲۲۷۲)، ومسلم (۲۷۴۳) - وانظر روايات =

حکایت نمبر ۲:

- حدیث -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے ایک دو مرتبہ نہیں سنی بلکہ سات بار سے بھی زیادہ دفعہ سنی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل کی قوم میں ایک کفل نامی شخص تھا وہ کسی گناہ سے نہ چوکتا تھا (یعنی ہر گناہ کر گزرتا تھا ایک مرتبہ اس کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے اس کو ساٹھ دینار گناہ کرانے کے دیئے۔ پھر جب یہ اس طرح سے بیٹھا جیسے مرد عورت کے پاس بیٹھتا ہے تو عورت کی چیخ نکل گئی اور رونے لگی۔ اس جوان نے پوچھا تمہیں کس چیز نے رلایا ہے؟ کیا میں نے تمہیں اس پر مجبور کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں یہ بات نہیں بلکہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جو میں نے کبھی بھی نہیں کیا مگر (آج) اس پر مجھے ایک مجبوری نے مجبور کیا ہے۔ تو اس جوان نے کہا کیا تو یہ کام کر رہی ہے جبکہ تو نے ایسا پہلے کبھی نہیں کیا۔ پھر وہ شخص ہٹ گیا اور کہا تم چلی جاؤ اور یہ دینار بھی تجھے بخشے۔ پھر اس شخص نے کہا اللہ کی قسم اب کفل کبھی بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ پھر یہ شخص اسی رات کو فوت ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو اس کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا (قد غفر الله للكفل) (۸۸) اللہ نے کفل کی مغفرت کر دی (امام ترمذی فرماتے کہ یہ حدیث حسن ہے)۔

=آخری لهذا الحديث وفوائده في فتح الباري ۵۰۹/۶ - ۵۱۰۔

(۸۸) حدیث ضعیف۔ رواہ الترمذی (۲۴۹۶)، والحاکم فی المستدرک ۲۵۴/۴ - ۱۲۵۵، وابن حبان فی صحیحہ، موارد الظمان (۲۴۵۳)، و ذکرہ ابن قدامة المقدسی فی کتاب التوابین ص ۱۰۸، طبع دار الکتاب العربی، وقال الترمذی: "هذا حديث حسن"، وقال الحاکم: "هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه" ووافقه الذهبي، قلت: بل فيه سعد مولى طلحة، ويقال: سعيد، ويقال: طلحة مولى سعد: مجهول۔ كما قال الحافظ ابن حجر في التقریب ۲۹۰/۱۔ فالإسناد ضعيف۔

حکایت نمبر ۳۳:

فاحشہ نے کیسے توبہ کی؟

حضرت حسن (بصری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ایک فاحشہ عورت تھی دنیا کا تہائی حسن اس کے پاس تھا وہ گناہ کا سودینار لیتی تھی۔ اس کو ایک عابد نے دیکھا تو حیران ہو گیا اور اپنے ہاتھ سے محنت کر کے سودینار جمع کئے۔ اور اس فاحشہ عورت کے پاس آ کر کہا تمہارے حسن نے مجھے دیوانہ کر دیا ہے میں نے اپنے ہاتھ سے محنت کی ہے اور سودینار جمع کئے ہیں۔ فاحشہ نے کہا یہ میرے وکیل کو دیدوتا کہ وہ ان کو پرکھ لے اور ان کا وزن کر لے۔ چنانچہ عابد نے وہ دینار اس کے وکیل کو دیئے پھر فاحشہ عورت نے اپنے وکیل سے پوچھا کیا تم نے اس سے دینار اچھی طرح سے دیکھ بھال کر وصول کر لئے۔ اس نے کہا جی ہاں تو فاحشہ نے عابد کو کہا اندر آ جاؤ۔ اس عورت کا حسن و جمال اتنا زیادہ تھا جس کو اللہ ہی جانتا ہے۔ اس فاحشہ کا گھر بڑا دلکش تھا اور اس کا پلنگ سونے کا بنا ہوا تھا۔ جب فاحشہ نے قریب بلایا اور وہ خیانت کی جگہ پر بیٹھا تو اللہ کے سامنے پیشی کا خوف آ گیا اور اس سے کانپ کانپ گیا۔ اس کی شہوت مرگئی اور کہا مجھے چھوڑ دے میں واپس جاؤں گا یہ دینار بھی تیرے (میں یہ واپس نہیں لوں گا) اس رنڈی نے کہا تمہیں کیا ہوا تو نے مجھے دیکھا، میں تجھے اچھی لگی پھر تو نے بڑی محنت مشقت سے سودینار جمع کئے پھر جب قادر ہوا تو یہ کیا کیا؟

اس عابد نے کہا کہ میں اللہ کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا ہوں اس لئے میرا عیش کڑوا ہو گیا ہے تو اس فاحشہ نے کہا کہ اگر تو اس بات میں سچا ہے تو میرا خاوند تیرے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

عابد نے کہا مجھے چھوڑ دے میں جانا چاہتا ہوں۔ عورت نے کہا میں آپ کو نہیں جانے دوں گی مگر اس شرط پر کہ آپ میرے ساتھ شادی کر لیں۔ عابد نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں یہاں سے نکل نہ جاؤں۔

عورت نے کہا کہ تو پھر آپ کے ذمہ رہا کہ اگر میں آپ کے پاس آؤں تو آپ میرے ساتھ شادی کر لیں گے۔ عابد نے کہا ٹھیک ہے۔

پھر اس عابد نے منہ چھپایا اور اپنے شہر کو نکل کھڑا ہوا۔ اور وہ فاحشہ بھی دنیا کی بدکاریوں سے شرمندہ ہو کر اس کے پیچھے پیچھے نکل کھڑی ہوئی حتیٰ کہ وہ بھی اس عابد کے شہر میں جا پہنچی اور عابد کے نام اور گھر کا پتہ معلوم کیا جو اس کو بتلادیا گیا (تو جب یہ عابد تک پہنچی) اور وہ کو (اس عورت کے بارہ میں بتلایا گیا کہ) شہزادی آئی ہے اور آپ کا پوچھتی ہے۔ تو جب عابد نے اس کو دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا۔

اور اس کی بانہوں میں گر پڑا۔ تو عورت نے کہا کہ یہ تو ہاتھوں سے گیا کوئی اس کا قریبی رشتہ دار ہے؟ تو اس کو بتایا گیا کہ اس کا ایک بھائی ہے جو فقیر آدمی ہے تو عورت نے اس سے کہا کہ تم سے شادی کروں گی تمہارے بھائی سے محبت ہونے کی وجہ سے۔ چنانچہ اس نے اس سے شادی کر لی اور اس کے سات بیٹے پیدا ہوئے (اور سب کے سب نیک صالح ہوئے)۔

حکایت نمبر ۲:

زنا کے لئے نکلنے والے پاؤں کی عبرت ناک سزا

ایک راہب اپنے عبادت خانہ میں عبادت کیا کرتا تھا۔ اس نے ایک مرتبہ اس سے جھانک کر دیکھا تو اس کو ایک عورت نظر آئی اور اس کے عشق میں مبتلا ہو گیا اور اپنا ایک پاؤں اپنے عبادت خانہ سے نکالا تھا کہ اس کے پاس جائے۔ لیکن جب ہی اس نے اپنا پاؤں نکالا اس پر عصمت غالب آگئی اور سعادت نے ہاتھوں میں لے لیا تو راہب نے کہا اے نفس یہ پاؤں عبادت خانہ سے اس لئے نکلا ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے اور عورت کے پاس جائے پھر وہ میرے ساتھ میرے عبادت خانہ میں بھی رہے اللہ کی قسم یہ کبھی نہیں ہوگا۔ پھر اس نے اس پاؤں کو عبادت خانہ سے باہر ہی رکھا جس پر برف باری بھی ہوتی تھی اور بارشیں بھی، دھوپ بھی لگتی تھی اور

ہوا نہیں بھی حتیٰ کہ وہ پاؤں ٹوٹ گیا اور جسم سے جھڑ کر گر گیا۔
تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کی تعریف اپنی کسی کتاب
میں نازل فرمائی۔ (۸۹)

حکایت نصیرؑ

ہاتھ جلا ڈالے مگر زنا نہ کیا

بنی اسرائیل کا ایک عابد اپنے عبادت خانہ میں عبادت کیا کرتا تھا۔ تو ایک
گمراہوں کا ٹولہ ایک کنجری کے پاس آیا اور اس سے کہا تم کسی نہ کسی طریقہ سے اس
عابد کو بھٹکا دو۔ چنانچہ وہ فاحشہ عورت عابد کے پاس بارش والی اندھیری رات میں
آئی اور اس کو پکارا تو عابد نے اس کو جھانک کر دیکھا تو عورت نے کہا اے خدا کے
بندے مجھے اپنے پاس پناہ دے۔ لیکن عابد نے اس کی پرواہ نہ کی اور اپنی نماز میں
مصروف ہو گیا۔ جب کہ اس کا دیا جل رہا تھا۔ اس لونڈی نے پھر کہا اے اللہ کے
بندے مجھے اپنے پاس پناہ دیدے تم بارش اور اندھیری رات کو نہیں دیکھتے وہ یہی کہتی
رہی حتیٰ کہ عابد نے اس کو پناہ دیدی اور اس طرح سے وہ عابد کے قریب ہی لیٹ گئی
اور اپنے بدن کی خوبصورتیاں دکھانے لگ گئی یہاں تک کہ عابد کا نفس اس کی طرف
مائل ہو گیا۔ تو عابد نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ یہ دیکھ لے کہ آگ پر کتنا
صبر کر سکتا ہے۔ پھر وہ چراغ یا لائٹن کی طرف گیا اور اپنی انگلی اس پر رکھ دی حتیٰ کہ وہ
جل گئی۔ پھر وہ اپنی نماز کی طرف لوٹ آیا لیکن اس کے نفس نے پھر پکارا تو یہ پھر
چراغ کی طرف گیا اور ایک انگلی رکھ کر جلا ڈالی پھر اسی طرح سے اس کا نفس اس کی
خواہش کرتا رہا اور وہ چراغ کی طرف لوٹتا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنی ساری انگلیاں جلا
ڈالیں جس کو وہ عورت دیکھ رہی تھی پھر اس نے ایک چیخ ماری اور مر گئی۔ (یہ واقعہ

ہماری کتاب ”آنسوؤں کا سمندر“ صفحہ نمبر ۲۰۳ پر تفصیل سے ملاحظہ کریں۔

شہزادی کی دعوت گناہ سے بچنے والے کی شان

روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک جوان تھے جن کے حسن کا ہم پلہ اس زمانہ میں کوئی نہ تھا یہ پٹاریاں بیچا کرتے تھے۔ ایک دن وہ پٹاریاں لئے گھوم رہے تھے کہ ایک عورت کسی بادشاہ کے یہاں سے نکلی جب اسے دیکھا تو دوڑی ہوئی اندر گئی اور بادشاہ زادی سے کہا کہ میں نے ایک جوان کو پٹاریاں بیچتے ہوئے دروازہ پر دیکھا ہے ایسا خوبصورت آدمی کبھی نظر نہیں آیا۔ شہزادی نے کہا اسے بلا لاؤ اس نے باہر نکل کر اس جوان سے کہا اے جوان اندر آؤ ہم بھی خریدیں گے۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو اس نے دروازہ بند کر لیا۔ پھر وہ دوسرے دروازہ میں داخل ہوا۔ اسی طرح تین دروازوں میں داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر لیا۔ پھر شہزادی سینہ اور چہرہ کھولے ہوئے اس کے سامنے آئی۔ اس جوان نے کہا کہ اپنی ضرورت کی چیز خرید لو تو میں جاؤں اس نے کہا ہم نے اس کے خریدنے کو نہیں بلایا ہے بلکہ اپنے نفس کی حاجت پوری کرنے کو بلایا ہے اس نے کہا خدا سے ڈر۔ اس نے کہا اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو بادشاہ سے کہوں گی کہ تو بدکاری کے ارادہ سے میرے گھر میں گھس آیا تھا۔ اس نے اسے نصیحت کی مگر وہ نہ مانا، پھر اس نے کہا میرے واسطے وضو کے لئے پانی چاہئے۔ کہنے لگی مجھ سے بہانہ نہ کر اور لونڈی سے کہا اس کے واسطے چھت پر وضو کا پانی رکھ دو جہاں سے یہ کسی طرح بھاگ نہ سکے۔ وہ چھت زمین سے چالیس گز اونچی تھی۔ جب اوپر پہنچا تو کہنے لگا

اے اللہ مجھے برے کام پر مجبور کیا جاتا ہے لیکن میں اپنے آپ کو
یہاں سے گرا دینا ارتکاب گناہ سے اچھا جانتا ہوں۔ پھر بسم اللہ
کہہ کر چھت سے کود پڑا

اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جس نے اس کو بازو پکڑ کر زمین پر کھڑا کر دیا اسے کچھ تکلیف نہ ہونے پائی، پھر دعا کی اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بغیر اس تجارت کے بھی روزی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس سونے کی ایک تھیلی بھیجی۔ اس نے اس میں سے بتنا اس کے کپڑے میں سمایا لے لیا۔ پھر کہا الہی اگر یہ میری دنیا کی روزی ہے تو اس میں مجھے برکت دے۔ اور اگر اس کے بدلے میں میرا اخروی ثواب کم ہو جائے گا تو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آواز دی گئی کہ یہ ایک جز ہے اس صبر کا جس کو تو نے چھت پر سے گرتے وقت اختیار کیا تھا۔

تو اس نے کہا اے اللہ میرا اخروی ثواب گھٹانے والی چیز مجھے بالکل درکار نہیں ہے۔ چنانچہ وہ سونا اس سے پھیر لیا گیا اور شیطان سے کہا گیا کہ تو نے اسے چھت پر سے گرتے وقت کیوں نہ بہکایا۔ کہنے لگا میں ایسے شخص کو کیونکر بہکاتا جس نے اللہ کے واسطے اپنی جان خرچ کر دی۔ خدا ان پر رحم کرے اور ہمیں ان کی برکت سے مستفیض کرے۔

حکایت نمبر ۷:

بڑھیا اور عورت کا مکر اور اللہ کی حفاظت

حضرت حسین بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ قصہ پہنچا ہے کہ مدینہ میں ایک جوان تمام نمازوں میں حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ شریک ہوتا تھا جب یہ شخص غائب ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو تلاش کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کی ایک عورت اس پر عاشق ہو گئی اس نے اپنی کسی عورت سے اس کا ذکر کیا تو اس نے کہا کیا میں تیرے اس جوان کو تمہارے پاس لے آنے کا کوئی حیلہ نہ کروں؟ اس نے کہا کیوں نہیں۔

پھر عورت جوان کے راستہ پر بیٹھ گئی جب وہ پاس سے گزرا تو عورت نے کہا میں بڑھی ہوں میری ایک بکری ہے میں اس کو وہ نہیں سکتی تم ثواب کمادو اور اندر

چل کر مجھے دودھ دودھ دو؟ جب وہ جوان داخل ہوا تو وہاں اس کو کوئی بکری نظر نہ آئی تو بڑھیا نے کہا تم گھر میں بیٹھو میں بکری کو ابھی لاتی ہوں جب وہ اندر داخل ہوا تو وہاں دروازہ کے پیچھے ایک عورت کھڑی تھی اس نے پیچھے سے دروازے بند کر دیئے۔ جب جوان نے یہ دیکھا تو گھر میں محراب کی جگہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ عورت نے اس سے گناہ کا تقاضا کیا مگر جوان نے انکار کیا اور کہا اے عورت! اللہ سے ڈرو پھر بھی عورت باز نہ آئی اور اس کی بات کی طرف متوجہ نہ ہوئی جب اس نے پکا انکار کر دیا تو عورت نے چلانا شروع کر دیا تو لوگ جمع ہو گئے عورت نے ان سے کہا یہ شخص میرے گھر کے اندر گھس آیا اور مجھ سے ناجائز خواہش کرتا ہے تو لوگ اس پر چڑھ گئے اور اس کو مار مار کر باندھ دیا۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھی تو اس جوان کو نہ پایا ابھی وہ اسی کی فکر میں تھے کہ لوگ اس کو باندھ کر آپ کے پاس لائے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو (اس حالت میں) دیکھا تو کہا اے اللہ! میرا درست گمان اس کے حق میں غلط نہ کرنا۔

پھر ان سے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے (اس کو کیوں باندھ کر لائے ہو؟) انہوں نے بتایا کہ ایک عورت نے رات کے وقت فریاد کی جب ہم اس کے پاس پہنچے تو اس جوان کو اس کے پاس دیکھا تو ہم نے اس کو مارا بھی ہے اور باندھا بھی ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جوان سے فرمایا تم مجھ سے اپنی بات درست درست بیان کرو تو اس نے اپنا قصہ بیان کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ اس کو بڑھیا کیا کہہ کر لے گئی تھی۔ تو حضرت عمرؓ نے اس سے فرمایا کیا تم اس بڑھیا کو جانتے ہو؟ رض کیا اگر وہ سامنے آجائے تو جان لوں گا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی پڑوسیوں کی عورتوں اور بوڑھیوں کی حکم روانہ کیا جب وہ سب آگئیں تو ان کو اس جوان کے سامنے پیش کیا وہ جوان ی کو نہیں پہچان رہا تھا حتیٰ کہ وہ بڑھیا پاس سے گزرنے لگی تو جوان نے پکار کر کہا

یہی بڑھیا ہے اے امیر المومنین۔ تو حضرت مہر رضی اللہ عنہ نے اس پر اپنا درہ اٹھا کر فرمایا میرے سامنے سچ بچ بول دو تو اس نے تمام قصہ اسی طرح سے سنایا جس طرح سے جوان نے سنایا تھا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الحمد لله الذي جعل فينا شبيه يوسف عليه السلام.
(ترجمہ) تمام تعریفات اسی اللہ کی ہیں جس نے ہم میں حضرت یوسف علیہ السلام کی شبیہ پیدا فرمائی۔

یعنی پاکدامن جوان پیدا کیا جو زلیخا کی طرح بھٹکانے والی عورت کے دام فریب سے محفوظ ہو گیا۔

حکایت نمبر ۸:

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت

حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ حج کرنے کے ارادہ سے مدینہ منورہ سے رخصت ہوئے ان کے ساتھ ان کے شاگرد بھی تھے۔ جب یہ مقام ”ابوا“ پر پہنچے تو ایک منزل پر اتر پڑے۔ پھر حضرت سلیمان اپنے ساتھیوں کو لے کر کسی کام کو تشریف لے گئے اور حضرت عطاء اس مکان میں اکیلے نماز پڑھنے میں لگ گئے۔

تو ان کے پاس دیہات کی ایک خوبصورت عورت داخل ہوئی جب حضرت عطاء نے اس کو دیکھا تو یہ سمجھے کہ شاید اسے کوئی کام ہے اس لئے جلدی سے نماز پوری کی اور پوچھا تمہیں کوئی کام ہے؟

کہنے لگی ہاں

فرمایا: کیا کام ہے؟

کہا اٹھ کر میرا تقاضا پورا کر دیں میں اس کے لئے ترس رہی ہوں میرا خاوند

نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا مجھ سے دور ہو جاؤ نہ مجھے دوزخ میں جلاؤ نہ خود کو، اور جب اس کے حسن کو دیکھا تو نفس تو ان کو آمادہ کرتا تھا مگر یہ انکار کر رہے تھے۔

پھر حضرت عطاءؒ نے رونا شروع کر دیا اور ساتھ ہی یہ کہتے جا رہے تھے تم مجھ سے دور ہو جاؤ تم مجھ سے دور ہو جاؤ پھر آپ زور زور سے رونے لگ گئے۔ جب عورت نے دیکھا کہ وہ خوف کے مارے اتنا زور زور سے رو رہے ہیں تو وہ بھی آپ کے سامنے رونے لگ گئی۔

یہ اسی طرح سے رو رہے تھے کہ حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آ گئے جب حضرت عطاءؒ کو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں اور ایک عورت بھی ان کے سامنے کونے میں بیٹھ کر رو رہی ہے تو ان کو دیکھ کر یہ بھی رونے لگ گئے مگر ان کو اس کا پتہ نہ تھا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں۔ پھر ان کے شاگرد اور ساتھیوں میں سے جو بھی آتا گیا ان کو روتا دیکھ کر رونے لگا۔ ان سے وہ یہ نہیں پوچھتا تھا کہ رونے کیا کیا سبب ہے یہاں تک کہ رونا بہت ہو گیا اور آواز بلند ہو گئی تو جب اس دیہاتن نے یہ دیکھا تو اٹھ کر (چپکے سے) نکل گئی اور ساتھی بھی ادھر ادھر ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت سلیمانؑ نے اپنے بھائی سے اس عورت کا قصہ کبھی نہ پوچھا ان کے مرتبہ اور ہیبت کی وجہ سے کیونکہ وہ حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سے عمر میں بھی بڑے تھے۔

پھر یہ کسی کام کو مصر تشریف لے گئے اور جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہاں رہے۔ اسی دوران میں حضرت عطاءؒ نے ایک نیند سے اٹھنے کے بعد رونا شروع کر دیا تب حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اے بھائی! آپ کیوں رو رہے ہو؟ فرمایا اس خواب کی وجہ سے جو میں نے اس رات کو دیکھا ہے۔ پوچھا وہ کیا خواب ہے؟

فرمایا کہ میں جب تک زندہ رہوں کسی کو نہ بتانا میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے۔ جو لوگ آپ کی زیارت کر رہے تھے میں بھی ان میں

آپ علیہ السلام کی زیارت کر رہا تھا۔ جب میں نے ان کے حسن کو ملاحظہ کیا تو رونے لگ گیا۔ جب آپ نے مجھے لوگوں میں دیکھا تو فرمایا اے جوان تم کیوں رو رہے ہو؟

میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے نبی میں نے عزیز مصر کی بیوی کو اور اس کے جس حادثہ میں آپ مبتلا ہوئے تھے، پھر جیل بھگتی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی جدائی برداشت کی۔ ان سب کو یاد کر کے رو رہا ہوں اور میں ان (صدموں کے سہنے) پر حیران ہو رہا ہوں۔

آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم مقام ابواء میں اس دیہاتی عورت سے بچنے والے شخص کے کارنامہ پر حیران نہیں ہوئے؟

تو میں سمجھ گیا جس کا آپ نے اشارہ فرمایا تھا تو یہ سن کر میں (خواب میں بھی) رونے لگ اور جب بیدار ہوا تب بھی رو رہا ہوں۔

تو حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اے بھائی اس عورت کا کیا قصہ ہے؟ تو حضرت عطاءؓ نے ان کے سامنے وہ قصہ ذکر کیا۔ اور حضرت سلیمانؓ نے اس کی کسی کو اطلاع نہ کی جب تک حضرت عطاءؓ حیات رہے۔ اس کے بعد صرف اپنے گھر کی ایک عورت کو اس کا ذکر کیا۔ پھر یہ واقعہ مدینہ منورہ میں حضرت سلیمان بن یسارؓ کی بھی موت کے بعد مشہور ہوا۔

(فائدہ) یہ قصہ ایک روایت میں حضرت عطاءؓ کی بجائے حضرت سلیمان بن یسارؓ کے بارہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

حکایت نمبر ۹:

عاشق اور معشوق قیامت میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے

قس نامی ایک شخص بہترین عبادت گزار اور نہایت پاکدامن تھا۔ وہ ایک دن قریش کے ایک آدمی کی سلامہ نامی لونڈی کے پاس سے گذرا یہ وہ لونڈی ہے جس کو

یزید بن عبد الملک (بادشاہ) نے اس سے خریدا تھا، اس قس نے اس لونڈی کا گانا سن لیا تو اس کے لئے رک گیا۔ تو اس لونڈی کے مالک نے قس کو دیکھ کر اور اس کے قریب جا کر کہا

”آپ اس کے پاس جا کر کے اس کا گانا نہیں سن لیتے؟“

تو قس نے اس سے انکار کیا لیکن وہ مالک بھی منت سماجت کرتا رہا تو اس نے اس شرط پر منظور کیا کہ تم مجھے ایسی جگہ پر بٹھاؤ جہاں سے نہ میں اس کو دیکھ سکوں اور نہ وہ مجھے دیکھ سکے۔ تو لونڈی کے مالک نے اس شرط کو پورا کیا اور وہ لونڈی آ کر گانے لگی اور قس کو حیران کر دیا۔ پھر اس کے مالک نے کہا کیا آپ اس کو پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو آپ کی ملکیت میں دیدوں؟ تو اس نے انکار کیا اور چل دیا۔ لیکن اس کا گانا سنتا رہا حتیٰ کہ اس کو لونڈی سے اور لونڈی کو اس سے عشق ہو گیا اور ان کے عشق کا تمام مکہ والوں میں چرچا ہو گیا۔

ایک دن لونڈی نے اس کو کہا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔ لونڈی نے کہا میں چاہتی ہوں کہ اپنا منہ تمہارے منہ پر رکھوں۔ اس نے بھی کہا کہ میں بھی اللہ کی قسم، یہی چاہتا ہوں لونڈی نے کہا میں چاہتی ہوں اپنا سینہ تمہارے سینے سے لگاؤں اور اپنا پیٹ تمہارے پیٹ کے ساتھ۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ لونڈی نے کہا پھر تمہیں کس نے روکا ہے؟ اللہ کی قسم یہی تو محبت کا موقع ہے تو قس نے جواب دیا میں نے اللہ تعالیٰ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں:

الْاِخْلَافُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِينَ ۝

(ترجمہ) متقی دوستوں کے علاوہ دنیا کے سب دوست

قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

(الزخرف: ۲۵)

میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ تمہاری اور میری دوستی قیامت کے دن دشمنی میں بدل جائے۔ لونڈی نے کہا ارے تم یہ نہیں جانتے کہ تیرا اور میرا رب ہمیں قبول نہ کرے گا جب ہم توبہ کر لیں گے۔ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن مجھے اس کا اطمینان نہیں ہے کہ مجھے اچانک موت نہ آجائے۔

پھر وہ اٹھ گیا جب کہ اس کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ اس کے بعد وہ کبھی بھی اس لونڈی کے پاس نہ گیا اور اپنی سابقہ عبادت کی حالت میں لوٹ آیا جیسا کہ وہ پہلے بہت زیادہ عبادت کیا کرتا تھا۔

حکایت نمبر ۱۰:

دو گناہگاروں کو رحمت خداوندی نے کیسے بچایا؟

قبیلہ مزینہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے عرب کی ایک خوبصورت باکمال لونڈی سے عشق کیا۔ میری ان دنوں میں یہ حالت تھی کہ میں جس گناہ کا ارادہ کرتا تھا اس کے کرنے میں گھبراتا نہیں تھا چنانچہ میں اس کے پاس پیغام بھیجتا رہا اور وہ میرے پاس پیغام بھیجتی رہی۔ جب بہت دن گزر گئے تو میں نے اس کو یہ پیغام روانہ کیا کہ اب ملاقات کے علاوہ کوئی چیز اہم نہیں ہے۔ تو اس نے وعدہ بھیجا اور میں نے بھی جواب میں ایک رات کو اور اس میں ملاقات کی جگہ کو طے کر دیا۔ جب وہ رات آئی تو میں بھی روانہ ہوا اور وہ بھی۔ پھر ہم نے ملاقات کی اور میں اس سے محبت کا اظہار کرنے لگا۔

ہم اسی طرح سے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بوڑھا ہمارے سامنے آکر رکا ہمیں سلام کیا اور پوچھا آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ میں نے کہا کہ کوئی کام ہے۔

اس نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟

میں نے کہا میرے گھر کی ہے۔

کہا سبحان اللہ! تم اس کو ایسے وقت میں (گھر سے باہر) نکال کر لاتے ہو؟

میں نے کہا کوئی مجبوری پیش آگئی تھی اس نے مجھے کہا ”ارے سن! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں:

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ
كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَعْيَاهُمْ وَ
مَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾ (الباقیہ: ۲۱)

(ترجمہ) یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جنہوں نے ایمان اور نیک عمل اختیار کیا کہ ان سب کا جینا اور مرنا ایک جیسا ہو جائے گا۔ یہ لوگ (بہت) برا حکم لگاتے ہیں۔

پھر اس بوڑھے نے کہا ارے میاں تم بدکاریوں کے ارتکاب سے باز آ جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر نفس سے اس کے عمل کے متعلق حساب لینے والا ہے۔ پس تو خود کو اس احتساب کے وقت شرمندہ ہونے سے بچالے جب تیرا کوئی عذر معذرت نہ چل سکے گا۔ پھر اس بوڑھے نے کہا تم دونوں اٹھ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں برکت دے (یعنی تمہیں گناہ سے بچائے)۔ تو ہم اٹھ گئے اور حیاء اور ہیبت کی شدت سے میں ایک قدم چلنے پر بھی قادر نہ ہو رہا تھا۔ جب میں منہ پھیر کر رخصت ہونے لگا تو اس نے کہا جو میں نے نصیحت کی ہے اس کا لحاظ رکھنا کیونکہ وہ ذات تمہارے ساتھ ہے اور تجھے دیکھ رہی ہے چاہے تم کہیں بھی ہو۔

پھر چلا گیا، میں نے اس سے سنا وہ یہ دعا دے رہا تھا

اللهم اعصمهما حتی لا يعصياک

(ترجمہ) اے اللہ ان دونوں کی حفاظت فرماتا رہ تا کہ یہ تیری نافرمانی نہ کر سکیں۔

اس کی اس دعا کی برکت سے ایسا ہوا کہ گویا کہ میرے دل میں جو خباثت تھی

سب دفعہ ہو چکی تھی اور میں نے اس سے مکمل طور پر قطع تعلق کرنے کا عہد کر لیا تھا۔ پھر جب اس کا قاصد میرے پاس سلام لے کر آیا تو میں نے اس کو کہا آج کے بعد تم میرے پاس کبھی نہ آنا۔ جب اس کے قاصد نے اس کا یہ پیغام پہنچایا تو اس لونڈی نے یہ شعر لکھ کر میرے پاس روانہ کئے۔

انی توہمت امرأ لا احققہ

وربما کان بعض الظن تغیرا

فان یکن ماظنت الیوم یا سکنی

حقا فقد طال تعذیبی و تفکیری

(ترجمہ)

(۱) مجھے ایک خدشہ ہے جس کو میں یقین کا درجہ نہیں دیتی کیونکہ کچھ بدگمانیاں دھوکا ہوتی ہیں۔

(۲) اے میری راحت! میں نے آج (تیرے فراق کا جو گمان کیا ہے اگر وہ درست ہے

تو جب میری مصیبت اور پریشانی طویل ہو گئی ہے۔

تو جب میں نے ان اشعار کو پڑھا تو اس کی طرف یہ شعر لکھ کر روانہ کر دیئے۔

یا من توہم انی مثل ما عہدت

لا تکذبی لست عند الظن والامل

انی اخاف عقاب اللہ یلحقنی

وان یقربنى حتفی من الاجل

فکذبی الظن فینا واسلکی سبلا

نقفک بعد الهوی منا علی العمل

(ترجمہ)

(۱) تم یہ نہ سمجھو کہ میں اسی حالت پر ہوں جس طرح سے عشق کے معاہدے ہوئے۔ اب تم (میری رغبت خداوندی) کو مت جھٹلاؤ میں گمان اور جھوٹی امیدوں کا شکار ہونے والا نہیں ہوں۔

(۲) میں اللہ کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو (کسی وقت بھی) مجھے گھیر سکتا ہے۔ اور اس سے بھی ڈرتا ہوں (کہ میری موت اجل سے قریب ہو چکی ہو) اور میں گناہ میں مبتلا ہو کر مروں اور خدا کو یہ منہ دکھاؤں تو میرا کیا حشر ہوگا۔

(۳) تم میرے حق میں اپنے گناہ کے گمان کو دفع کر دو اور کوئی اور راستہ ناپو، ہم عشق کرنے کے بعد نیک عمل کرنے کی خاطر تم سے دور ہو گئے ہیں۔

حکایت نصیرا:

دو عاشقوں کا حال خدا کے خوف میں یکساں ہونا چاہئے

رجاء ابن عمرو نخعی فرماتے ہیں کہ کوفہ میں ایک جوان نہایت حسین اور بہت عبادت مجاہدہ کرنے والا زاہد تھا۔ قبیلہ نخع میں ایک قوم کے پڑوس میں آیا۔ ان کی ایک لڑکی کو دیکھ کر عاشق ہو گیا۔ اور اس کی عقل زائل ہو گئی۔ اور اس لڑکی کا بھی وہی حال ہوا جو اس کا تھا۔ اس شخص نے اس کے باپ سے نکاح کا پیغام دیا۔ اس نے کہا کہ اس کی منگنی تو اس کے چچا زاد بھائی سے ہو چکی ہے۔ ان دونوں کو بوجہ عشق کے سخت تکلیف ہونے لگی۔ لڑکی نے اس کے پاس قاصد بھیجا۔ کہ میں نے تمہارے عشق کا حال اور مصیبت کی داستان سنی ہے۔ میں بھی تمہاری طرح محبت میں مبتلا ہوں۔ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس آ جاؤں یا تمہارے آنے کے اسباب بہم پہنچاؤں۔ اس نے قاصد سے کہا مجھے ان میں سے کوئی طریقہ پسند نہیں ہے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں کہ اگر اس کی نافرمانی کروں تو بڑے عذاب کا اندیشہ ہے۔ میں ایسی آگ سے ڈرتا ہوں کہ نہ اس کی تیزی کم ہوتی ہے نہ اس کے شعلے بجھتے ہیں۔ جب

قاصد نے لوٹ کر یہ واقعہ اس لڑکی کو سنایا تو وہ سن کر کہنے لگی باوجود اس حسن کے وہ پرہیزگار بھی ہے۔ قسم ہے اللہ کی خوف خدا ہم سب بندوں کو یکساں ہونا چاہئے۔ ایک دوسرے سے زیادہ مستحق نہیں۔ اس وقت اس نے دنیا چھوڑ دی اور سارے تعلق پس پشت ڈال دیئے اور ٹاٹ کر لباس پہن کر عبادت میں مصروف ہو گئی۔ لیکن اس جوان کی محبت میں پکھلتی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ اس کی محبت میں مر گئی۔ وہ شخص اس کی قبر پر جایا کرتا تھا۔ ایک بار اسے خواب میں دیکھا وہ بہت اچھی حالت میں تھی۔ پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا اور تیرا کیا حال ہے؟ اس نے یہ شعر سنایا۔

نعم المحبة يا سولي محبتكم

حب يقود الي خير و حسان

(ترجمہ)

اے دوست ہماری محبت اچھی محبت تھی ایسی محبت جو خیر و احسان کی طرف پہنچاتی ہے۔

پھر پوچھا اب تو کہاں پہنچی؟ اس نے یہ شعر پڑھا۔

الي نعيم وعيش لازوال له

في الجنة الخلد ملك ليس بالفانی

(ترجمہ)

ایسی نعمت اور عیش میں جس کو زوال ہی نہیں ہے۔ جنت خلد میں جو ایسا ملک ہے جسے فنا نہیں ہے۔

اس سے کہا مجھے وہاں یاد رکھنا میں بھی تجھے نہیں بھولتا ہوں۔ کہنے لگی واللہ میں بھی تجھے نہیں بھولتی ہوں۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ تو محنت و کوشش کر کے میری مدد کر۔ جب وہ مڑ کر جانے لگی تو کہا میں تجھے پھر کب دیکھوں گا۔ کہا

عنقریب تم میرے پاس آؤ گے۔ اس خواب کے بعد وہ شخص صرف سات روز تک زندہ رہا۔ (۹۰)

حکایت نمبر ۱۲:

عورت کالی سیاہ ہوگئی

حضرت ابو زرہ رضی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے میرے ساتھ فریب کر کے کہا اے ابو زرہ آپ ایک مصیبت زدہ کی عیادت کر کے اور اسے دیکھ کر عبرت حاصل نہیں کریں گے؟ تو میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو اس نے کہا گھر میں آجائیں۔

جب میں گھر میں داخل ہوا تو اس نے دروازہ بند کر دیا اور مجھے کوئی (مریض) نظر اور مجھے اس کی نیت معلوم ہوگئی تو میں نے (بددعا کرتے ہوئے) کہا اے اللہ اس کو کالا کر دے تو وہ (فورا) کالی سیاہ ہوگئی (جب اس نے خود کو اس عذاب خداوندی میں گرفتار) دیکھا تو دروازہ کھول دیا۔ اور میں باہر نکل آیا اور پھر میں نے یہ دعا کی اے اللہ اس کی اپنی سابقہ حالت میں لوٹا دے۔ چنانچہ وہ ویسی ہوگئی جیسا کہ پہلے تھی۔

حکایت نمبر ۱۳:

ایک ولی کو مبتلا کرنے کی کوشش اور اس کا عجیب اثر

حضرت عبداللہ بن مسلم عجل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ شریف میں ایک نہایت حسین عورت رہتی تھی۔ اس نے ایک شخص سے شادی کر رکھی تھی۔ اس عورت

(۹۰) انظر كتاب التوابين لابن قدامة ص ۲۷۳-۲۷۵، طبع دار الكتاب العربي۔

نے ایک روز اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھا تو اپنے خاوند سے کہا آپ کا کیا خیال ہے کوئی شخص ایسا ہے جو میرا یہ چہرہ دیکھ لے اور بدکاری کا ارادہ نہ کرے؟

خاوند نے کہا ہاں ایک شخص ہے۔

عورت نے کہا کہ وہ کون ہے؟

کہا حضرت عبید بن عمیرؓ۔

عورت نے کہا تو پھر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ان کو اپنا دیوانہ بناتی ہوں؟

خاوند نے کہا تجھے اجازت ہے۔

تو وہ عورت مسئلہ پوچھنے والی کے روپ میں ان کے پاس آئی تو آپ اس کو مسجد حرام کے ایک کونہ میں لے گئے۔ عورت نے اپنے چاند کے ٹکڑے جیسے چہرے سے پردہ ہٹا دیا۔ تو حضرت نے فرمایا اے خدا کی بندی! (یہ کیا کرتی ہو؟) عورت نے کہا کہ میں تم پر فریفتہ ہو گئی ہوں تم میرے بارہ میں غور کرو۔

آپ نے فرمایا میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اگر تم مجھے اس کا صحیح صحیح جواب دیدو گی تو میں تمہارے معاملہ میں غور کروں گا۔

عورت نے کہا آپ مجھ سے جس چیز کے بارہ میں سوال کریں گے میں صحیح صحیح جواب دوں گی۔

آپ نے فرمایا تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر ملک الموت تمہارے پاس تمہاری روح قبض کرنے کے لئے آئے تو کیا وہ تمہیں اس کی مہلت دیدے گا کہ میں تیری حاجت پوری کر دوں؟

عورت نے کہا کہ اللہ کی قسم! نہیں۔

آپ نے فرمایا تم نے درست کہا۔

پھر پوچھا اگر تجھے قبر میں دفن کر دیا جائے اور پھر سوال و جواب کے لئے بٹھایا جائے تو کیا تجھے اس کی ہمت ہوگی کہ میں تیری یہ حاجت پوری کر دوں؟ عورت نے کہا اللہ کی قسم! نہیں۔ آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

پھر پوچھا جس وقت لوگوں کو اعمالنا مے دیئے جا رہے ہوں اور تجھے معلوم نہ ہو کہ تیرا اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں میں؟ تو کیا تیرے لئے آسان ہوگا کہ میں تیری یہ حاجت پوری کر دوں!

عورت نے کہا اللہ کی قسم! نہیں۔

آپ نے فرمایا تم نے درست کہا۔

پھر آپ نے پوچھا اگر تجھے اللہ تعالیٰ کے سامنے سوال و جواب کے لئے پیش کیا جائے تو کیا تیرے لئے آسان ہوگا کہ میں تیری یہ حاجت پوری کروں؟

عورت نے کہا اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔

آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

پھر فرمایا اے اللہ کی بندی! اللہ سے ڈرو اللہ نے تم پر انعام کیا اور تجھے خوبصورت پیدا کیا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ وہ عورت جب اپنے خاوند کے پاس واپس آئی تو اس نے پوچھا تو نے کیا کیا؟

عورت نے جواب دیا کہ تم بھی آوارگی میں ہو اور ہم بھی (کہ اپنی قیمتی زندگی تو ضائع کرنے پر تلے ہیں) پھر وہ نماز، روزہ اور عبادت کرنے میں مصروف ہو گئی (اور اپنی زندگی کو اپنے لئے خدا کے سامنے قیمتی بنانا شروع کر دیا)۔ تو اس کا خاوند کہا کرتا تھا میں نے عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کا کیا قصور کیا ہے کہ اس نے میری بیوی کو میرے حق میں بے کار کر دیا ہے جو ہر رات میرے لئے دلہن بنا کرتی تھی اس نے اسے راہبہ (گوشہ نشین) بنا دیا ہے۔

حکایت نصیرؑ:

گناہ سے بچنے پر بادل نے سایہ کیا

ایک ہنسی بجانے والے کا ایک یڑوسی کی لونڈی یر دل آگیا اور لونڈی کے

مالک نے لونڈی کو اپنے کسی کام کے لئے دوسرے گاؤں میں بھیجا اور بنسری بجانے والا اس کے پیچھے چل پڑا اور اس کو گناہ کے بارہ میں بہلایا۔ تو لونڈی نے کہا جتنا تم مجھ سے محبت کرتے ہو میں تم سے اس سے زیادہ محبت کرتی ہوں لیکن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہوں لہذا تم بھی اس گناہ کے کرنے سے باز رہو۔ تو بنسری والے نے کہا تم تو خدا سے ڈرو میں کیوں نہ ڈروں۔ پھر وہ توبہ کر کے واپس لوٹ آیا۔

پھر اس کو راستہ میں اتنی سخت پیاس لاحق ہوئی (کہ پیاس کی خشکی سے) اس کی گردن ٹوٹنے کے قریب ہو گئی کہ اچانک بنی اسرائیل کی قوم کے ایک نبی اس کے سامنے تشریف لائے اور اس سے پوچھا تجھے کیا تکلیف ہے؟ عرض کیا پیاس نے تڑپایا ہے۔ انہوں نے فرمایا ادھر آؤ ہم دعا کریں تا کہ ہم پر بادل سایہ کرے اور ہم (اس کے سایہ میں) گاؤں تک پہنچ جائیں۔ جو ان نے کہا میرا تو کوئی عمل نہیں ہے کہ (اس کے بل بوتے پر) دعا کروں (اور وہ قبول ہو جائے)۔ تو اس نبی نے فرمایا تو پھر میں دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہو چنانچہ نبی علیہ السلام نے دعا فرمائی اور اس نے آمین کہی اور ان دونوں پر بادل نے سایہ شروع کر دیا یہاں تک بنسری والے نے اپنے گھر کا راستہ لیا تو بادل بھی اس کی طرف روانہ ہوا۔

تو وہ نبی اس شخص کی طرف پلٹے اور پوچھا کہ تم تو کہتے تھے کہ تیرا کوئی نیک عمل نہیں ہے اس لئے میں نے دعا کی اور تم نے آمین کہی پھر ہم پر بادل نے سایہ کیا پھر وہ تیرے اوپر سایہ کرنے لگا؟ تم مجھے اپنے معاملہ سے باخبر کرو۔ تو اس نے اپنا سب واقعہ سنایا تو اس رسول نے فرمایا کہ توبہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے درجہ پر ہے کہ وہ دوسرا کوئی اس وجہ میں نہیں ہوتا۔ (۹۱)

(فائدہ) • طالب یہ ہے کہ توبہ کرنے والے پر اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی بعض اوقات بطور قدر دانی کے اپنی کسی عجیب قدرت کا اس پر انعام فرما دیتے ہیں تا کہ دوسرے

گناہگاروں کو توبہ کا شوق ہو۔ لیکن یہ مطلب نہیں ہے کہ اس توبہ کرنے والے کی شان اس نبی سے بڑھ گئی تھی کہ بادل نے اس پر سایہ کیا نبی پر نہیں کیا۔ (امداد اللہ)

حکایت نمبر ۱۱:

تہمت لگانے والوں کو آگ نے جلا دیا

بنی اسرائیل میں دو شخص عابد تھے اور ایک سوسن نامی عبادت گزار لونڈی بھی تھی۔ یہ ایک باغ میں آیا کرتے تھے اور وہاں پر اللہ کے حضور میں قربانی پیش کیا کرتے تھے۔ یہ دونوں عابد سوسن کے عشق میں مبتلا ہو گئے لیکن ہر ایک نے دوسرے سے اس کو چھپایا اور ہر ایک درخت کے پیچھے چھپ کر اس کو دیکھنے لگا اس طرح سے ان کی خود ایک دوسرے پر نگاہ پر گئی اور ایک دوسرے سے پوچھا تم یہاں کیسے آئے؟ اس طرح سے ان کا مقصد فاش ہو گیا کہ دونوں ہی سوسن کی محبت میں یہاں آئے ہیں۔ پھر ان دونوں نے طے کیا کہ ہم مل کر اس کو بھٹکائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے سوسن سے کہا تجھے تو پتہ ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم ہماری بات پر کتنا یقین رکھتی ہے اگر تو ہمارا مقصد پورا نہیں کرے گی تو ہم صبح ہونے کے بعد لوگوں کو کہیں گے کہ ہم نے تمہارے ساتھ کسی شخص کو پکڑا ہے لیکن ہم سے وہ مرد تو بھاگ گیا ہے اور تجھے پکڑ لیا ہے تو سوسن نے کہا میں پھر بھی تمہیں ناپاک ارادہ پورا نہیں کرنے دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے اس کو پکڑا اور لوگوں کے سامنے نکال لائے اور کہنے لگے کہ ہم نے سوسن کو کسی شخص کے ساتھ پکڑا ہے اور وہ مرد ہمارے ہاتھ سے چھوٹ کر بھاگ گیا ہے۔

چنانچہ لوگوں نے سوسن کو چبوترہ پر کھڑا کیا۔ بنی اسرائیل کی یہ عادت تھی کہ وہ گناہگار کو تین دن تک اسی طرح سے کھڑا کرتے تھے پھر آسمان سے کوئی سی سزا نازل ہوتی تھی جو اس کو تباہ کر دیتی تھی۔

چنانچہ انہوں نے اس سوسن کو بھی کھڑا کیا تیسرا دن ہوا تو حضرت دانیال علیہ

السلام تشریف لائے جب کہ وہ تیرہ سال کی عمر میں تھے لوگوں نے ان کے لئے کرسی رکھی اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے اور حکم دیا کہ ان دونوں مردوں کو میرے سامنے پیش کرو تو وہ ہنستے مذاق کرتے ہوئے سامنے آئے۔ آپ نے ان میں سے ایک کو (الگ کر کے) پوچھا تو نے سون کو کس درخت کے پیچھے دیکھا تھا؟ تو اس نے کہا سب کے درخت کے پیچھے۔ پھر دوسرے سے پوچھا تم نے سون کو کس درخت کے پیچھے (گناہ میں) دیکھا تھا؟ تو ان دونوں کے بتلانے میں اختلاف ہو گیا۔ پھر آسمان سے آگ نازل ہوئی اور ان دونوں کو جلا کر راکھ کر دیا اور سون کو رہا کر دیا گیا۔

حکایت نمبر ۱۴:

اللہ کا دروازہ تو بند نہیں

بصرہ میں ایک شخص کا ایک کاشتکار تھا اس کی بیوی بہت خوبصورت بھرے ہوئے جسم کی مالک تھی۔ مالک کے دل میں شیطان آیا تو اس عورت کو سواری پر منگوا کر اپنے محل میں بلا لیا۔ پھر کاشتکار کو حکم دیا کہ تم ہمارے لئے تازہ کھجور اتار کر لاؤ اور ان کو تھیلوں میں بھردو۔ پھر کہا کہ اب جا کر فلاں فلاں آدمیوں کو بلا کر لاؤ تو وہ چلا گیا اور اس نے اس کی بیوی سے کہا محل کا دروازہ بند کر دو تو اس نے بند کر دیا پھر کہا محل کے تمام دروازے بند کر دو تو اس نے تمام دروازے بند کر دیئے۔

پھر مالک نے پوچھا کوئی ایسا دروازہ تو نہیں رہ گیا جس کو تو نے بند نہ کیا ہو؟ عورت نے کہا ہاں ایک دروازہ ایسا ہے جس کو میں نے بند نہیں کیا۔ مالک نے کہا کونسا دروازہ بند نہیں کیا؟

عورت نے کہا وہ دروازہ جو ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کھلا ہوا ہے۔ تو وہ شخص روپڑا اور پسینہ پسینہ ہو کر واپس چلا گیا اور گناہ سے بچ گیا۔

حکایت نمبر ۱۷:

خدا کے سامنے میں حلال نہیں کر سکتی تو حرام کا ارتکاب کیسے کروں؟

ایک دیہاتی اپنی قوم کی ایک لونڈی کے پاس علیحدگی میں ملا اور اس کو گناہ کی ترغیب دی تو لونڈی نے جواب دیا

تو تباہ ہو جائے اللہ کی قسم! جس کام کا تو کہہ رہا ہے اگر یہ نکاح کے بعد ہوتا تو بھی (میرے نزدیک) برا ہوتا۔

دیہاتی نے پوچھا وہ کیسے؟

کہا (اس لئے کہ) اللہ جو دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ وہ دیہاتی اس جواب کے سننے کے بعد اس مکروہ ارادہ سے باز آ گیا۔

حکایت نمبر ۱۸:

مجھے لذت گناہ لینے کی بجائے ہاتھ جلانا منظور ہے

ایک حسین ترین عابدہ زاہدہ عورت کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا تو اس کی بری خواہش بھڑک اٹھی تو وہ اس کے پاس گیا اور اس سے اپنے ارادہ کا اظہار کیا تو عورت نے انکار کیا اور کہا جو تو دیکھ رہا ہے اس کے دھوکہ میں نہ پڑ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ لیکن مرد بھی اپنی ضد پر ڈٹا رہا حتیٰ کہ عورت کو اپنے قابو میں کر لیا۔ اس عورت کے ایک طرف آگ کے انگارے پڑے ہوئے تھے اس نے ان پر اپنا ہاتھ رکھ دیا حتیٰ کہ اس کا ہاتھ جل گیا۔ جب مرد گناہ سے فارغ ہوا تو عورت سے پوچھا تو نے اپنا یہ ہاتھ کیوں جلایا ہے؟ عورت نے کہا جب تو نے زبردستی سے مجھ پر قابو پالیا تو میں ڈر گئی کہ لذت گناہ میں میں تیری شریک نہ بن جاؤں اور میں بھی تیری طرح گناہ گار نہ ٹھہروں میں نے یہ ہاتھ اسی لئے جلایا ہے۔

تو مرد نے کہا (اگر یہ بات ہے تو) اللہ کی قسم میں بھی اب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کبھی نہیں کروں گا۔ اور اس نے جو گناہ کیا تھا اس سے بھی توبہ تائب ہوا۔

حکایت نمبر ۱۹:

بادشاہ کے لئے عبرت

ایک عجمی بادشاہ شکار کھیلنے کے لئے نکلا اور اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا۔ اس کا ایک گاؤں سے گزر رہا تھا اور اس کو ایک خوبصورت عورت نظر آئی تو اس کو گناہ کی ترغیب دی۔ تو عورت نے جواب دیا کہ میں پاکی میں نہیں ہوں۔ غسل کر کے آتی ہوں۔ پھر وہ اپنے گھر میں گئی اور ایک کتاب نکال کر لے آئی اور کہا آپ اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں میں ابھی آتی ہوں۔ تو اس نے کتاب کا مطالعہ شروع کیا تو اس میں زنا کی سزا لکھی ہوئی تھی تو وہ عورت سے غافل ہو کر روانہ ہو گیا۔

پھر جب اس کا خاوند آیا تو عورت نے اس کو واقعہ سنایا۔ تو خاوند اس خوف سے کہ شاید بادشاہ کو اس کی ضرورت ہو بیوی کے پاس نہ گیا اور الگ رہنے لگا۔

تو عورت کے میکے والوں نے بادشاہ سے شکایت کی کہ ہماری زمین (یعنی عورت) اس آدمی کے قبضہ میں ہے نہ تو یہ اس کو آباد کرتا ہے نہ ہمیں واپس لوٹاتا ہے (یعنی اس کو طلاق بھی نہیں دیتا اور وظیفہ زوجیت بھی ادا نہیں کرتا) اس نے اپنی بیوی کو بے کار کر رکھا ہے۔ تو بادشاہ نے اس آدمی سے پوچھا کہ تم اپنی صفائی میں کیا کہنا چاہتے ہو؟ تو اس نے عرض کیا کہ میں نے اس زمین (عورت) میں شیر (بادشاہ) کا میلان دیکھا ہے اس لئے میں اس زمین میں داخل ہونے سے ڈرتا ہوں۔ تو بادشاہ سمجھ گیا (کہ اس کا اشارہ میری طرف ہے) اور اس آدمی سے کہا تم اپنی زمین (عورت) کو آباد کرو شیر اس میں داخل نہیں ہوگا تمہاری زمین بہت خوبصورت ہے۔

باب 34

شادی کی ترغیب و اہمیت

نکاح کا فائدہ

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کچھ نوجوان آنحضرت ﷺ کے پاس ایسے تھے جنہوں نے شادیاں نہیں کی تھیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْسَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاء. (۹۲)

(ترجمہ) اے گروہ نوجواناں! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کر لے کیونکہ یہ نظر کو (محرمات کے دیکھنے سے) جھکاتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جس جوان میں نکاح کی ہمت نہیں (یعنی بیوی کی ضروریات پوری نہیں کر سکتا) تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ روزے اس کے لئے (گناہ سے) دور رہنے کا (ذریعہ) ہیں۔

(۹۲) رواہ البخاری (۱۹۰۵) و (۵۰۶۶)، ومسلم (۱۴۰۰)، وأبوداؤد

(۲۰۴۶)، والترمذی (۱۰۹۱)، والنسائی ۵۷/۶، وابن ماجہ (۱۸۴۵)،

والدارمی (۲۱۶۵-۲۱۶۶)۔ وأحمد فی المسند (۳۵۸۹۱، ۴۰۱۳،

۴۲۵۹، ۴۱۰۱، ۴۰۲۵)۔

نوجوان کی شادی پر شیطان کا واویلا

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایما شاب تزوج فی حداثة سنہ عجب شیطانہ: یا ویلہ عصم منی دینہ. (۹۳)

(ترجمہ) جو نوجوان شروع جوانی میں شادی کر لیتا ہے تو شیطان اس پر واویلا کرتا ہے کہ ہائے اس پر افسوس اس نے مجھ سے اپنا دین محفوظ کر لیا۔

اولاد گناہ میں مبتلا ہو تو باپ بھی گناہگار ہوگا

(حدیث) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن بن لیبہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من ادرك له ولد وقد بلغ النکاح وعنده ما يزوجه فلم يزوجه فاحدث فالاثم بينهما.

(ترجمہ) جس کا بچہ پیدا ہوا اور وہ نکاح کی عمر کو پہنچ گیا اور باپ کے پاس ہمت اور رشتہ میسر تھا لیکن اس کی شادی نہ کی پس اسی دوران لڑکا گناہ میں ملوث ہو گیا تو اس گناہ میں دونوں (باپ بیٹا) شریک ہوں گے۔ (بیٹا گناہ کرنے کی وجہ سے اور باپ باوجود قدرت کے بیٹے کی شادی نہ کرنے کی وجہ

(۹۳) حدیث موضوع۔ عزاء السبوطی فی الجامع الصغیر ۱۴۱/۳ لأبی یعلیٰ، ورمز لضعفه۔ وعزاه الہیثمی فی مجمع الزوائد ۲۵۳/۴ لأبی یعلیٰ والطبرانی فی الأوسط، ثم قال: "وفیه: خالد بن إسماعیل المخزومی، وهو متروک"۔ وقال المناوی فی فیض القدیر ۱۴۱/۳ بعدما ذکر کلام الہیثمی: "قال ابن الجوزی: تفرد به خالد - یقصد: ابن إسماعیل المخزومی، وقال ابن عدي: یضع، وقال ابن حبان: لا یجوز الاحتجاج به بحال"۔

(سے)۔

منگیترا کو دیکھنا

جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ اس کو دیکھ سکتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

من اراد ان یتزوج امرأة فلینظر منها ما یدعوہ الی

نکاحھا فذلک احری ان یو دم بینھما۔

(ترجمہ) جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو وہ اس کا

وہ حصہ (چہرہ) دیکھ لے جو اس کی طلب کی دعوت دیتا ہے

کیونکہ یہ طریقہ ان کے مابین دائمی محبت کے لئے زیادہ

مناسب ہے (اور اگر بن دیکھے کسی عورت سے شادی کر لی اور

دیکھا تو پسند نہ آئی اور روز روز کے جھگڑے فساد کھڑے ہوئے

تو یہ بات درست نہیں)

حسن کے ساتھ منگیترا کا دیندار ہونا قابل ترجیح ہے

نیز اس بات کا بھی لحاظ رکھے کہ آدمی ایسی عورت کا انتخاب کرے جو حسین

ہونے کے ساتھ ساتھ دیندار بھی ہو جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

فاظفر بذات الدین تربت یداک۔ (۹۴)

(ترجمہ) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں دیندار عورت کا

انتخاب کر۔ (یہ خاک آلود ہونے کا جو لفظ آپؐ نے ارشاد فرمایا

(۹۴) رواہ البخاری (۵۰۹۰)، ومسلم (۱۴۶۶)، وأبو داود (۲۰۴۷)،

والنسائی (۳۲۳۰)، وابن ماجہ (۱۸۵۸)، والدارمی (۲۱۷۰)، وأحمد

فی المسند (۹۲۳۷)۔

ہے کہ بطور محبت اور اور بطور تنبیہ کے فرمایا ہے۔)

عاشق کس سے شادی کرے

جو شخص کسی کی محبت کا شکار ہو اور وہ شادی کا ارادہ کرے تو وہ اسی عورت سے شادی کی کوشش کرے جس کے عشق میں مبتلا ہے یہ شادی کرنا بھی جب جائز ہے جب اس عورت سے شادی کرنا جائز ہو (اگر وہ پہلے سے کسی کے نکاح میں موجود ہے یا وہ عورت محرمات میں سے ہے) تو پھر (اس کی بجائے) کسی ایسی عورت سے شادی کرے جس سے اس کے عشق کی آگ ٹھنڈی ہو کہ جب وہ اس کو دیکھے تو اس کو تسکین ہو۔

بغیر محبت کے شادی

حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا تھا کہ ہر شادی (جس میں شادی کرنے والے کی) محبت نہ ہو وہ قیامت کے دن حسرت اور ندامت ہوگی (کیونکہ جب میاں بیوی میں سے کسی ایک کو دوسرے سے محبت نہ ہوگی تو وہ دوسرے کے حقوق میں کوتاہی کرے گا جو قیامت کے دن حسرت بنے گا۔ ان میں سے جس کو دوسرے سے محبت ہوگی وہ اس کی ضروریات اور خواہشات کی تکمیل کرے گا اور قیامت کے دن سرخرو ہوگا ہاں اگر ناجائز خواہشات کی تکمیل کی تو پھر حسرت و ندامت ہوگی اور عذاب بھگتنا پڑے گا ہاں اگر اللہ تعالیٰ معاف کر دیں تو وہ غفور رحیم ہے مگر اس کی مغفرت کو دیکھ کر اترانا نہیں چاہئے۔..... (امداد اللہ)

باب 35

بیوی کو خاوند کے خلاف کرنے کی مذمت

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من خبب امرأة علی زوجها فلیس منا.
(ترجمہ) جو شخص کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف بھڑکائے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی اس نے مسلمانوں والا کام نہیں کیا)۔

حکایت نسبرا:

بادشاہ کی آنکھیں اندھی اور ہاتھ خشک ہو گئے

بنی اسرائیل میں ایک نیک آدمی تھا جو کپڑا بننے کا کام کرتا تھا۔ اس کی بیوی بنی اسرائیل کی تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت تھی۔ اس کے حسن کی شہرت بنی اسرائیل کے اس وقت کے ایک ظالم بادشاہ تک جا پہنچی تو اس بادشاہ نے اس عورت کے پاس ایک بڑھیا کو بھیجا اور کہا تم اس کو اس کے خاوند کے خلاف کردو اور کہو کیا تم اتنی خوبصورت ہونے کے باوجود ایک کپڑا بننے والے کے پاس پڑی ہو؟ اگر تم میرے پاس ہوتی تو میں تجھے سونے سے لاد دیتی۔ تجھے ریشم پہنائی اور نوکر چاکر تیری خدمت کو مقرر کرتی چنانچہ اس بڑھیا نے ایسا ہی جا کر کہا۔

یہ حسین و جمیل عورت اپنے خاوند کے لئے روزہ افطاری پیش کرتی تھی اور اس کا بستر سنواری تھی اس نے یہ خدمت چھوڑ دی اور خاوند کے حق میں بگڑ گئی۔ تو خاوند

نے پوچھا اے ہنات تجھے کیا ہو گیا ہے تمہاری ایسی بد خلقی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی؟ تو عورت نے کہا بس ٹھیک ہے جو میں نے کیا ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ تو اس نیک آدمی نے اس کو طلاق دیدی اور اس ظالم بادشاہ نے اس سے شادی کر لی۔

جب وہ جملہ عروسی میں گیا اور پردے چھوڑ دیئے تو بادشاہ بھی اندھا ہو گیا اور وہ عورت بھی اندھی ہو گئی۔ تو بادشاہ نے چاہا کہ چلو اس کو ہاتھ سے تو چھو لوں تو اس کا وہ ہاتھ بھی خشک ہو گیا۔ پھر اس عورت نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کو چھونا چاہا تو اس کا ہاتھ بھی خشک ہو گیا۔ اور یہ دونوں بہرے اور گونگے ہو گئے اور ان کی شہوت منادی گئی۔ جب صبح ہوئی اور پردے ہٹا گئے تو یہ بہرے، اندھے اور گونگے پائے گئے۔ تو ان کی خبر بنی اسرائیل کے ایک نبی کے سامنے عرض کی گئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا (کہ الہی یہ کیا ماجرا ہے؟) تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں ان کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ کیا یہ دونوں یہ سمجھتے تھے کہ جو کچھ انہوں نے اس کپڑا بننے والے سے کیا ہے میں اس کو نہیں دیکھتا تھا؟

حکایت نمبر ۲:

ابو مسلم خولانی کی بددعا نے اندھا کر دیا

حضرت عثمان بن عطاءؓ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ جب مسجد سے اپنے گھر تشریف لاتے تھے تو گھر کے دروازہ پر اللہ اکبر کہتے تھے تو آپ کی اہلیہ بھی اللہ اکبر کہتی تھیں، جب آپ گھر کے صحن میں داخل ہوتے تھے تو بھی اللہ اکبر کہتے تھے تو بھی ان کی بیوی ان کو جواب دیتی تھیں، پھر جب وہ کمرہ کے دروازہ پر پہنچتے تھے اس وقت بھی اللہ اکبر کہتے تھے اور آپ کی بیوی ان کو جواب دیتی تھیں۔

ایک رات وہ گھر واپس آئے اور گھر کے دروازہ پر تکبیر کہی تو ان کو کسی نے جواب نہ دیا، پھر جب صحن میں داخل ہوئے اور تکبیر کہی تو بھی ان کو کسی نے جواب نہ

دیا، پھر جب کمرے کے دروازہ پر پہنچے اور تکبیر کہی تو بھی آپ کو کسی نے جواب نہ دیا۔ حالانکہ ان کی عادت یہ تھی کہ جب آپ گھر میں وارد ہوتے تھے تو ان کی بیوی ان کی کمری اور جوتے اتارتی تھیں پھر ان کے پاس کھانا لاتی تھیں۔

کہتے ہیں کہ جب آپ (اس دن) گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں دیا تک نہیں جلایا گیا تھا اور ان کی بیوی گھر میں سر نیچا کئے ہوئے لکڑی سے زمین کو کرید رہی تھیں۔ آپ نے بیوی سے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ (آج تم بگڑی ہوئی کیوں ہو) تو انہوں نے کہا آپ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے (وہ آپ کی بہت عزت فرماتے ہیں) ہمارا کوئی نوکر نہیں ہے اگر آپ ان سے اس کا ذکر کرتے تو وہ غلام ہماری خدمت کرتے اور آپ کو غلام بھی مل جاتا۔
تو آپ نے یہ سن کر یہ دعا کی:

اللهم من افسد على امراتي فاعم بصره.
(ترجمہ) اے اللہ! جس نے میری بیوی کو میرے خلاف
بگاڑا ہے اس کو اندھا کر دیں

کہتے ہیں کہ آپ کی بیوی کے پاس ایک عورت آئی تھی اور وہ یہ کہہ گئی تھی کہ تیرے خاوند کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بڑا مقام و مرتبہ ہے اگر تم اس سے کہو کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے کسی خادم کا مطالبہ کرے وہ اس کو خادم دیدیں تو تم عیش سے رہو۔

کہتے ہیں اسی دوران میں کہ وہ عورت اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی اچانک اپنی بینائی کھونے پر کہنے لگی تمہارے دئے کو کیا ہو گیا وہ کیوں بجھ گیا ہے؟ گھر والوں نے کہا نہیں وہ کہاں بجھا ہے وہ تو جل رہا ہے۔ اس وقت اس عورت کو معلوم ہوا کہ میں نے کیا گناہ کیا ہے۔ پھر وہ حضرت ابو مسلم کی خدمت میں روتی ہوئی حاضر ہوئی اور آپ سے درخواست کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں وہ میری بینائی واپس

لوٹا دیں، تو حضرت ابو مسلمؒ نے اس پر ترس کھایا اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بینائی واپس کرنے کی دعا فرمائی تب اس کی بینائی لوٹ کر آئی۔

(فائدہ) یہ حضرت ابو مسلمؒ بہت بڑے مشہور تابعی اور صاحب کرامت ولی ہیں پہلے یہ ایک کافروں کے ملک میں رہا کرتے تھے جب یہ اسلام لائے تو ان کو بڑی بڑی سزائیں دی گئیں یہ پھر بھی اپنے ایمان و اسلام پر قائم رہے حتیٰ کہ آگ جلا کر ان کو اس میں ڈالا گیا تو آگ نے ان پر کوئی اثر نہ کیا نارنمود کی طرح بالکل ٹھنڈی اور معتدل رہی اور آپ اس سے زندہ سلامت نکل آئے تو اس ملک کے ظالم بادشاہ نے آپ کو ملک بدر کر دیا تھا۔..... (امداد اللہ)

(فائدہ-۲) مذکورہ حکایات سے قارئین اندازہ لگائیں کہ کسی کی بیوی کو خراب کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنا بڑا جرم ہے اس لئے جو لوگ تعویذ وغیرہ سے (یہ کام کرتے ہیں ان کو ان واقعات سے عبرت پکڑنی چاہئے اور دوسرے لوگوں کو اس کے بارہ میں نصیحت کرنی چاہئے۔..... (امداد اللہ)

اشہار	تذکرۃ الاولیاء	صفحات 400
<p>”طہقات الصوفیة“ امام ابو عبد الرحمن سلمی (م ۴۱۲ھ) کی شاندار تالیف، پہلی چار صدیوں کے ایک سو اکابر اولیاء کا سوانحی خاکہ، ارشادات، ولایت، عبادت، اخلاق اور زہد کے اعلیٰ مدارج کی تفصیلات ہر مسلمان کیلئے حصول ولایت و محبت، الہیہ کے رہنما اصول، سچے اولیاء کرام کی پہچان کے صحیح طریقے۔</p>		

باب 36

عشق کیا ہے؟

حکمائے زمانہ کے اقوال

افلاطون کہتا ہے کہ
”عشق“ بغیر فکر کے بے کار نفس کی ایک حرکت کا نام ہے

ارسطو طالیس

کہتا ہے کہ
”عشق“ محبوب کے عیبوں کے ادراک سے حس کا اندھا ہونا ہے۔

فیثا غورس

کہتا ہے کہ
عشق ایک ایسا لالچ ہے جو دل میں پیدا ہوتا، حرکت کرتا اور تمنا کرتا ہے پھر جب یہ بڑھ جاتا ہے تو اس میں حرص کا مواد جمع ہو جاتا ہے، پھر یہ جتنا بڑھتا جاتا ہے عاشق کا ہیجان اور منت و سماجت اور قوی ہو جاتا ہے طمع بھی طویل ہو جاتی ہے غلط خواہشات کی فکر میں ڈوب جاتا ہے، طلب کی حرص تیز ہو جاتی ہے حتیٰ کہ یہ تباہ کن غم تک پہنچا کر چھوڑتا ہے۔

سقراط

کہتا ہے
عشق دیوانگی ہے اس کی بھی کئی اقسام ہیں جس طرح سے جنون
کی کئی اقسام ہیں۔

ایک فلسفی

کہتا ہے کہ
میں نے عشق سے زیادہ حق کو باطل کے زیادہ مشابہ اور باطل کو حق کے زیادہ
مشابہ نہیں دیکھا۔ اس کی خرافات حقیقت ہیں اور اس کی حقیقتیں خرافات ہیں، اس کی
ابتداء کھیل تماشہ سے شروع ہوتی ہے اور انتہاء ہلاکت ہے۔

علمائے اسلام کے نزدیک

امیر المومنین (مامون الرشید) نے (قاضی) یحییٰ بن اکثم سے عشق کے متعلق
پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ

یہ ایک حادثہ ہے جو کسی انسان کو لاحق ہوتا ہے اس کا دل معشوق
کی فکر میں لگ جاتا ہے اور اپنی جان کو اس پر نچھاور کر دیتا ہے۔

تو ان کو ثمامہ نے کہا اے یحییٰ تم خاموش ہو جاؤ تمہارے ذمہ یہ ہے کہ تم
طلاق کے (مسائل میں) جواب دیا کرو محرم نے اگر ہر نی کا شکار کیا ہو یا چیونٹی کو مارا
ہو تو اس کا حکم شرعی بیان کرو۔ لیکن مسائل (عشق وغیرہ کے جو ہیں ان) کے متعلق
ہم سے پوچھا جائے۔

تو مامون نے کہا اے ثمامہ تم بتاؤ عشق کیا ہے؟
تو ثمامہ نے عرض کیا کہ عشق مفید ہم نشین ہے قابل الفت انیس ہے، اپنی ایک

حکومت رکھتا ہے۔ اس کے راستے لطیف ہیں اس کے مذاہب قابل طعنہ زنی ہیں۔ اس کے احکام ظالمانہ ہیں۔ یہ جسموں کا بھی مالک ہے اور ان کی ارواح کا بھی اور دلوں کا بھی اور ان کے خیالات کا بھی اور آنکھوں کا بھی اور ان کی نظر کا بھی، اور عقلوں کا بھی اور ان کی آراء کا بھی، اس کو طاعت کی باگ ڈور اور وفا شعار کی مالک بنایا گیا ہے۔ اس کے داخل ہونے کا راستہ آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور دلوں تک پہنچنے کا راستہ نظر میں نہیں آتا۔

تو مامون نے کہا اے ثمامہ اللہ کی قسم! تم نے بہت خوب بیان کیا۔ پھر اس نے ثمامہ کے لئے ایک ہزار اثرفیوں کا (بطور انعام) حکم دیا۔

ایک دیہاتی کہتا ہے

ایک دیہاتی نے عشق کی صفت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ جنون کی ایک قسم نہیں ہے تو جادو کا نچوڑ ضرور ہے۔

ایک عورت کے نزدیک

امام اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عشق کی تعریف میں بہت سے اقوال پیش کئے ہیں میں نے ان میں سے مختصر اور جامع قول کسی کا نہیں سنا جو عرب کی ایک عورت نے کہا جب اس سے پوچھا گیا کہ عشق کیا ہے؟ تو اس نے کہا ذلت اور پاگل پن ہے۔

میں (ابن جوزیؒ) کہتا ہوں کہ (یہ عشق تعریف نہیں بلکہ) عشق کا نتیجہ اور انجام ہے۔

عشق کے درجات

سب سے پہلے انسان میں کسی کی خوبی اترتی ہے۔ پھر اس سے قرب کا ارادہ

پیدا ہوتا ہے۔ پھر دوستی ہوتی ہے وہ یہ کہ اس کو دوست پر کامیابی حاصل ہو جائے۔ پھر یہ دوستی طاقت پکڑ کر محبت میں تبدیل ہوتی ہے پھر خلعت میں تبدیل ہوتی ہے پھر ہوی میں تبدیل ہوتی ہے اور ہوی یہ ہے کہ آدمی بے اختیار محبوب کی محبت میں اتر جاتا ہے پھر عشق ہوتا ہے پھر ”قتیم“ ہوتا ہے اور ”قتیم“ یہ ہے کہ معشوق عاشق کا مالک ہو جاتا ہے عاشق اپنے دل میں معشوق کے سوا کچھ نہیں پاتا۔ پھر اس میں ترقی ہو کر ”ولہ“ کے درجہ پر پہنچتا ہے اور ”ولہ“ کا معنی ہے کہ عاشق اپنی حد ترتیب سے خارج ہو جائے اور کچھ بھی تمیز نہ رہے۔ (۹۵)

محبت جنس ہے اور عشق اس کی نوع ہے

محبت ایک جنس ہے اور اس کی ایک قسم عشق ہے کیونکہ آدمی اپنے باپ اور بیٹے سے بھی تو محبت کرتا ہے لیکن اپنے آپ کو وہاں پر ہلاکت میں نہیں ڈالتا بخلاف عاشق کے۔ چنانچہ ایک عاشق کا قصہ ہے کہ

جب اس نے ایک لڑکی کو دیکھا جس کو وہ چاہتا تھا تو اس پر لرزہ طاری ہوا اور بے ہوش ہو گیا تو ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ اس نے اپنے محبوب کو دیکھا تو دل اچھل اچھل گیا اور اس کے دل کے اچھلنے کی وجہ سے اس کے جسم میں حرکت آ گئی۔

کسی نے کہا ہم بھی اپنے اہل خانہ سے محبت کرتے ہیں ہمیں تو ایسا نہیں ہوتا؟ حکیم نے کہا وہ محبت عقل سے ہوتی ہے (عاشق کی) محبت روح سے ہوتی ہے۔

باب 37

اسباب عشق و محبت

حکمائے قدیم

- حکمائے قدیم کہتے ہیں کہ نفوس کی تین قسمیں ہیں۔
- ۱۔ نفس ناطقہ: اس کی محبت معارف اور فضائل کے حاصل کرنے کی طرف رغبت رکھتی ہے۔
 - ۲۔ نفس حیوانیہ: عصبیہ اس کی محبت قہر، غلبہ اور ریاست کی طرف رغبت رکھتی ہے۔
 - ۳۔ نفس شہوانیہ: اس کی محبت کھانے پینے اور جماع کی طرف مائل رہتی ہے۔

اسباب عشق

اسباب عشق میں سے ایک غزل اور گانا سننا بھی ہے یہ نفس میں صورتوں کے نقوش کی تصویر کھینچتا ہے پھر صورت موصوف کا خمار کرتا ہے اور نظر کسی صورت کو مستحسن سمجھتی ہے اور اس طرح سے نفس اس کا طالب ہو جاتا ہے جس کو اس نے حالت وصف میں طلب کیا تھا بعض حکماء یہ کہتے ہیں کہ عشق اپنے ہم جنس سے ہی ہوتا ہے (یعنی انسان کا انسان سے عشق ہوتا ہے حیوان سے نہیں ہوتا) اور یہ بقدر تشاکل قوی اور ضعیف ہوتا رہتا ہے اور اس کا استدلال آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد سے کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

الارواح جنود مجنلة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها

اختلف (۹۶)

(ترجمہ) روحیں تیار شدہ لشکر ہیں جن کا (آپس میں) تعارف ہو گیا وہ (یہاں دنیا میں بھی) آپس میں محبت کرتے ہیں اور جن کی وہاں پر جان پہچان نہ تھی وہ (اس دنیا میں بھی آپس میں) اختلاف رکھتے ہیں۔

دو قالب یک جان عاشق و معشوق

احمد بن محمد غنوی کہتے ہیں کہ میں کوفہ میں گیا تو وہاں کے ظریف الطبع لوگ میرے پاس آئے اور کہا یہاں دو جوان ہیں جو آپس میں بہت محبت کرتے ہیں ان میں سے ایک بیمار ہو گیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ان کی عیادت کو جائیں میں نے کہا مجھے بھی لے چلو تم بیمار کا حال پوچھنا میں تندرست کا حال پوچھوں گا۔ چنانچہ ہم چلے گئے وہاں جا کر ہم نے ایک جوان کو دیکھا جو ایک چار پائی پر پڑا ہوا ہے اور دوسرا اس کی طرف رخ کئے ہوئے اس سے مکھیاں بھی ہٹا رہا ہے اور اس کے چہرہ کی طرف بھی دیکھ رہا ہے جب اس نے ہمیں دیکھا تو اپنے دوست کے پاس سے ہٹ گیا اور ہمیں بیٹھنے کی جگہ دی۔ چنانچہ میرے ساتھی بیمار کے ارد گرد بیٹھے اور میں تندرست کے پاس بیٹھ گیا۔ تو جب بیمار کہتا ہائے میری ران، تو تندرست بھی کہتا ہائے میری ران، اور جب بیمار کہتا ہائے میرا ہاتھ تو تندرست بھی کہتا ہائے میرا ہاتھ۔

یہاں تک کہ جب میرے دوستوں نے بتایا کہ یہ جوان فوت ہو گیا ہے اللہ اس پر رحمت کرے پھر انہوں نے اس کے جبرے باندھے تو (اوپر تندرست بھی فوت ہو گیا) اور میں نے اس کے جبرے باندھے اور ہم نے ان کو شام ہونے سے پہلے پہلے دفن کر دیا۔

(۹۶) رواہ البخاری معلقاً محروماً، فی کتاب الانبیاء، باب (۲) ۶/۳۶۹،
ومسلم (۲۶۳۸)، وأبو داود (۴۸۳۴)، وأحمد فی المسند (۷۸۷۶)۔

بے عقل جنس میں بھی میلان ہوتا ہے

بعض حضرات نے بے عقل جنس میں بھی آپس میں ملاپ کا رجحان دیکھا ہے چنانچہ ابو مسلمہ منقرنی کہتے ہیں کہ ہمارے بصرہ میں ایک کھجور تھی پھر اس کی تازہ کھجور کی تعریف کر کے کہا کہ اس کا پھل خراب ہونے لگ گیا تو وہ بے کار ہو گئی تو اس کے مالک نے ایک بوڑھے کو بلایا جو کھجوروں کا علم رکھتا تھا تو جب اس بوڑھے نے اس کھجور کو اور اس کے ارد گرد کی کھجوروں کو دیکھا تو کہا یہ فلاں نر کھجور کی عاشق ہے جو اس کے قریب تھا پھر اس نے نر کھجور کا شگوفہ اس مادہ کھجور (کے شگوفہ) میں ڈال دیا تو وہ کھجور پہلے سے بھی بہترین کھجوریں دینے لگ گئی۔

عشق کب جڑ پکڑتا ہے

عشق بہت زیادہ دیکھنے، بہت ملاقات رکھنے، طویل گفتگو کرنے سے اگر اس کے بعد معافہ ہو جائے یا بوس و کنار ہو جائے تو عشق پختہ ہو جاتا ہے۔ قدیم حکماء کہتے ہیں کہ جب دو چاہنے والوں کا آمنا سامنا ہو جائے اور ہر ایک کا لعاب چوس کر دوسرے کے معدہ تک پہنچ جائے اور تمام بدن میں مل جل جائے اس کا انتقال ہو جائے تو دائمی محبت آپس میں واقع ہو جاتی ہے۔ اور اسی طرح ان میں سے ہر ایک دوسرے کے منہ میں سانس لے اور اس سانس کے ساتھ جو غبار معدہ سے نکلتے ہیں وہ ایک دوسرے کی ناک میں چھینک لینے کے ساتھ پہنچ جائیں اور بعض دماغ میں پہنچ جائیں اور پھر اس میں اس طرح سے تحلیل ہو جائیں جس طرح سے نور بلور کے جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور بعض کے جسم تک پھر دل تک پہنچ جائے پھر چلنے والی رگیں تمام بدن میں اس کو پھیلا دیں تو اس سے ہر ایک کے بدن سے دوسرے کے بدن میں تحلیل ہو جائے اور ایک مزاج ہو جائے تو اسی سے عشق پیدا ہوتا اور پروان چڑھتا ہے۔

باب 38

مذمت عشق

حضرات اہل علم میں عشق کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ قابل تعریف ہے یا قابل مذمت ہے؟

تو ایک جماعت اہل علم یہ کہتی ہے کہ یہ قابل تعریف ہے کیونکہ عشق لطافت طبیعت سے ظاہر ہوتا ہے جو جامد طبیعت ہوتا ہے وہ عاشق نہیں ہوتا اور جو عاشق نہیں ہوتا وہ موٹی طبیعت کا مالک ہوتا ہے۔

یہ عشق عقل کو جلا بخشتا ہے ذہنوں کو صاف کرتا ہے بشرطیکہ یہ عشق حد سے نہ بڑھ جائے اور جب یہ حد سے بڑھ جائے تو پھر زہر قاتل بن جاتا ہے۔

ایک اور جماعت اہل علم کی کہتی ہے کہ عشق قابل مذمت ہے کیونکہ یہ عاشق کو اپنا اسیر بنا لیتا ہے اور بہت دور مقام میں جا گراتا ہے میں کہتا ہوں ان دونوں اقوال میں فیصلہ کن بات یہ ہے کہ محبت چاہت اور میلان خوبصورت چیزوں اور ملائم چیزوں کی طرف قابل مذمت نہیں یہ مردہ حس اشخاص کے علاوہ سب انسانوں میں پایا جاتا ہے لیکن وہ عشق جو میلان اور محبت سے گذر کر عقل پر قبضہ کر لے اور خلاف حکمت کی طرف عاشق کو مبتلا کر دے تو ایسا عشق مذموم ہے اسے علمائے حکمت نے منع کیا ہے امام شیعہؒ فرمایا کرتے تھے۔

اذا انت لم تعشق ولم تدر ما الهوى

فانت او عیر بالغلاة سواء

(ترجمہ) جب تو کسی سے عشق نہ کرے اور عشق سے بے خبر بھی ہو تو اور جنگل والا

اونٹ برابر ہیں۔

(فائدہ) یاد رہے کہ اس عشق سے یہاں پر عشق جائز مراد ہے جو اپنی بیوی سے ہو یا کسی نیک عالم سے محبت ہو یا اولاد سے محبت ہو آج کا جو مشہور اور حرام عشق ہے وہ مراد نہیں ہے۔..... (مترجم)

عشق کے نقصانات

(۱) عاشق حضرات عام طور پر شہوت سے اپنے نفس کو نہ بچا سکنے میں جانوروں کی حد سے بھی بڑھ گئے ہیں جب ان کی شہوت جماع پر قادر نہ ہو سکنے کی وجہ سے ادھوری رہ جاتی ہے تو یہ شہوت میں اور تیز ہو جاتے ہیں اور بدکاری کی ذلت میں پھنس کر اور ذلیل ہو جاتے ہیں جبکہ حیوان قضائے شہوت کے دفعیہ پر ہی کفایت کرتا ہے اور یہ عاشق اپنی شہوت کو پورا کرنے کے لئے عقل کی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔

دین کا نقصان

عشق کی وجہ سے دنیا اور دین کا نقصان بہت ظاہر ہے دین کا نقصان تو یہ ہے کہ عاشق کا دل شروع شروع خالق کی فکر سے غیر متوجہ ہو جاتا ہے معرفت خداوندی، اللہ کا خوف اور حصول قرب الہی کی فکر نہیں رہتی اس کے بعد حرام کا جتنا ارتکاب کیا اتنا ہی وہ آخرت کے نقصان میں مبتلا ہوا اور خود کو پیدا کرنے والے (اللہ تعالیٰ) کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا اس طرح سے وہ جتنا اپنی خواہشات و عشقیات کے قریب ہوتا گیا اتنا ہی اپنے مولا سے دور ہوتا گیا اور عشق اپنی حد حلال تک باقی نہیں رہتا بلکہ ترقی کر کے گناہ کی حدوں تک پہنچ جاتا ہے۔

دنیا کا نقصان

دنیا میں عشق کا نقصان یہ ہے کہ یہ دائمی غم، لگاتار فکر، وسوساں، بے خوابی، کم کھانے، زیادہ جاگنے میں پھنسا رہتا ہے پھر یہ اعصاب پر مسلط ہو کر بدن کو پیلا، اعضاء میں رعشہ، زبان میں تولا پن، بدن میں لاغری کو پیدا کر دیتا ہے اور رائے کو بے کار، دل کو تدبیر مصلحت سے غائب، آنسوؤں کو لگاتار، حسرتوں کو مسلسل، چیخ و پکار کو جاری، سانس کو چھوٹا اور دل کو بچھا دیتا ہے پھر جب دل پر کامل غشی چھا جائے تو دیوانگی ظاہر ہو جاتی ہے اور اس کو تلف ہونے کے دہانے پر لا کھڑا کرتی ہے اس طرح سے کتنے عاشق ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اس دیوانگی میں اپنے کو ہلاکت میں ڈالا اور لوگوں میں اپنی قدر و منزلت کو تباہ کیا اور اکثر بیشتر بدنی سزا اور حد کی سزا کو پہنچے۔

صفحات 256

فضائل شادی

اشتہار

”الافصاح فی احادیث النکاح“ حافظ ابن حجر مکی کا ترجمہ مع اضافات۔ شادی اور نکاح کے متعلق تمام کتب حدیث میں موجود اکثر احادیث کا مجموعہ جن میں نکاح اور شادی کے فضائل، آداب، اہمیت، طریقہ ازدواجیت اور شادی کے ظاہر اور پوشیدہ موضوعات اور مسائل پر حاوی دلچسپ اور ضروری کتاب۔

باب 39

ابتلائے عشق کے بعد خود کو گناہ سے بچانے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من عشق فکتّم وعف ثم مات مات شهيداً.

(ترجمہ) جس نے (کسی سے) عشق کیا پھر اس کو (اپنے دل ہی دل میں) چھپایا اور پاکدامنی اختیار کی (معشوق سے گناہ میں ملوث نہ ہوا) اور اسی (عشق کی حالت) میں فوت ہوا تو وہ شہید کی موت مرا۔

(جامع صغیر ۸۸۵۳، فیض القدیر ص ۱۸۰ جلد ۶۔ بحوالہ زبیر بن بکار و زکشی وقال

اسنادہ؟ صحیح، و ذکر ابن حزم فی معرض الاحتجاج وقال رواہ ثقات اھ۔) (مترجم)

(فائدہ)۔ اگر کسی کو کسی سے عشق ہو جائے تو وہ اس حدیث پر عمل کر کے شہادت کا درجہ حاصل کرے احیاء العلوم کی شرح السادہ المتقین میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے اور ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کام کے انعام میں جنت میں داخل فرمائیں گے اس حالت میں وفات کو شہادت کا درجہ اس لئے دیا گیا ہے کہ جس طرح سے مسلمان خود کو دنیا کی لذات سے مستغنی کر کے کافر کے سامنے اعلاء کلمہ حق کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے اسی طرح عاشق عشق شدید کو دبا کر اللہ کے فرمان کے مطابق اس کے نتیجہ بد سے کنارہ کش رہتا ہے۔) (مترجم)

باب 40

عشق کی آفات (مہلک بیماری، بد حالی، دیوانگی وغیرہ)

حکایت نمبر ۱:

مرتے دم تک گونگا رہا

کسری بادشاہ کا ایک دربان ایک لونڈی پر عاشق ہو گیا بادشاہ نے ایک دن اس کو ڈانٹا تو اس کے اوسان خطا ہو گئے اور اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دے اس کو التباس ہو گیا جب جواب کے لئے حاضر ہوا تو اس کی زبان تو تلی ہو گئی چنانچہ وہ اسی طرح پر گونگا ہی رہا بولنا چاہتا تو بول نہیں سکتا تھا اس کے لئے کسری نے علاج کرانے کو طبیب بلائے لیکن ان کا اس پر کوئی بس نہ چلا اور وہ اسی حالت میں مر گیا۔

حکایت نمبر ۲:

معشوق کا گھر دیکھنے سے ہی نیند آتی تھی

عمرو بن مناة خزاعی ایک مرتب لیلیٰ خزاعیہ کے پاس سے گذرا جب یہ ارا کہ کی بیوی تھی اور اپنی قوم کی عورتوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی یہ عمرو حسن گفتار اور نفیس اشعار کہنے میں مشہور و معروف تھا اس سے عورتوں نے کہا یہاں آؤ ہمارے ساتھ باتیں کرو چنانچہ وہ ان سے باتیں کرنے کے لئے بیٹھ گیا اور اس نے لیلیٰ بنت عینیہ کو دیکھا اور

اسے دل دے بیٹھا اور اس کا معاملہ عشق بڑھ گیا اور اتنا تیز ہوا کہ جب تک اس کے گھرانہ والوں کے گھر نہ دیکھ لیتا نیند نہ آتی اس کو وسوسہ ہو گیا عقل گم ہو گئی اور بس اسی کے ذکر میں زبان تر رہتی تھی اور اس کے بارہ میں بہت سے اشعار کہے۔

حکایت نمبر ۳:

پتھر مارنے والا مجنوں

عبداللہ بن ہمام کہتا ہے کہ میں کسی کام کی خاطر (شہر سے باہر) نکلا تو میں نے ابن ابی مالک کو حیرہ اور کوفہ کے درمیان بیٹھے دیکھا میں نے اس سے پوچھا تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا میں وہی کر رہا ہوں جو ہمارا ساتھی کرتا تھا میں نے پوچھا تمہارا ساتھی کون ہے؟ کہا لیلیٰ کا عاشق بنی عامر کا مجنوں، عبداللہ بن ہمام کہتا ہے اس کی ایک طرف پتھر پڑا تھا اس نے اس کو اٹھایا اور میرے پیچھے دوڑا (اور اتنے زور سے میری طرف غصہ سے پتھر پھینکا کہ) وہ مجھ سے بھی آگے جا گرا۔

حکایت نمبر ۴:

اپنے بازو کاٹنے والا ننگا عاشق

محمد بن زیاد اعرابی کہتا ہے کہ میں نے گاؤں میں ایک دیہاتی کو دیکھا جس کے گلے میں تعویذ لٹکے ہوئے تھے خود ننگا تھا صرف شرمگاہ پر ایک چیتھڑا باندھا ہوا تھا اس کے پاؤں میں رسی بندھی ہوئی تھی اس کے پیچھے بڑھیا بھی جس نے رسی کو ایک کنارہ سے پکڑا ہوا تھا یہ دیوانہ اپنے بازو چباتا تھا میں نے بڑھیا سے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا یہ میرا بیٹا ہے میں نے پوچھا اس کی یہ کیا حالت ہے؟ کیا اس کو شیطان کی طرف سے سرکشی تو نہیں؟ کہنے لگی نہیں اللہ کی قسم بلکہ یہ اور اس کی چچا زاد ایک ہی مکان میں پروان چڑھے اور جوان ہوئے اور یہ اس سے دل لگا بیٹھا اور وہ اس سے دل لگا بیٹھی لڑکی کے گھر والوں نے اس کو پابند کر رکھا ہے اور اس سے روک رکھا ہے اسی وجہ سے

میرے بیٹے کی عقل زائل ہو گئی ہے اور وہ ہوا جو تم دیکھ رہے ہو میں نے بڑھیا سے پوچھا اس کا کیا نام ہے؟ تو اس نے کہا اس کا نام عکرمہ ہے میں نے کہا اے عکرمہ تمہیں کیا تکلیف ہے؟ تو اس نے کہا

اصابنی داء قیس وعروہ و جمیل

فالجسم منی نحیل

وفی الفواد غلیل

(ترجمہ) مجھے قیس (مجنوں) عروہ اور جمیل (جیسے عاشقوں) کی مرض لگی ہوئی ہے اس لئے میرا جسم لاغر ہے اور دل میں محبت کی شدید پیاس ہے۔

حکایت نصیرؑ:

ہارون رشید عاشق ہو گیا

سلیمان بن ابوجعفر بیمار ہوا اس کو پوچھنے کے لئے ہارون رشید بادشاہ اس کے پاس گیا اس نے سلیمان کے پاس ایک لونڈی کو دیکھا جو حسن و جمال اور شکل و شباہت میں انتہا درجہ کو پہنچی ہوئی تھی اس کا نام ضعیفہ تھا یہ ہارون رشید کے دل میں اتر گئی تو اس نے سلیمان سے کہا یہ مجھے بہہ کر دو تو اس نے کہا اے امیر المومنین (ہارون) یہ آپ کے لئے بہہ ہے جب ہارون رشید نے لونڈی کو لے لیا تو سلیمان اس سے محبت ہونے کی وجہ سے بیمار پڑ گیا پھر سلیمان نے یہ اشعار کہے

اشکوالی ذی العرش ما

لا قیت من امر الخلیفہ

یسع البریہ عدلہ

ویرید ظلمی فی ضعیف

علق الفواد بحبھا کالحبر یعلق بالصحیفة

(ترجمہ)

- (۱) مجھے خلیفہ (ہارون رشید) کے (میری لونڈی لے جانے کے) کام سے جو اذیت پہنچی ہے میں اس کو عرش والے (اللہ) کے سامنے شکایت کرتا ہوں۔
- (۲) تمام مخلوقات میں اس کے انصاف کی چہل پہل ہے لیکن وہ ضعیف (لونڈی) کے حق میں مجھ پر ظلم کر رہا ہے۔
- (۳) میرا دل اس کی محبت میں چپکا ہوا ہے جیسے سیاہی کاغذ سے چپکی ہوتی ہے جب ہارون رشید کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے لونڈی کو سلیمان کے پاس واپس کر دیا۔

حکایت نمبر ۴:

دوران طواف عاشقوں پر رحمت کی دعا

حضرت اسمعیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو طواف میں یہ کہتے ہوئے سنا

اللھم مالک یوم القضاء و خالق الارض و السماء
ارحم اهل الهوی فانک قریب فمن دعا
(ترجمہ) اے اللہ! فیصلے کے دن کے مالک، آسمان و زمین
کے خالق، عاشقوں پر رحم کریں کیونکہ آپ اس کے قریب ہیں
جو آپ سے التجا کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر کہا۔

یا رب انک ذو من و مغفرة
ثبت بعافیة منک

(ترجمہ)

اے پروردگار! آپ احسان اور مغفرت کرنے والے ہیں آپ اپنی طرف سے

ہمارے محبوب کو عافیت کے ساتھ سلامت رکھنا۔

میں نے کہا

اے عورت تو گناہ کی بات کرتی ہے اور وہ بھی طواف کی حالت میں؟

اس نے کہا مجھ سے دور بٹ جا تجھے محبت جو نہیں ہوئی۔

میں نے کہا محبت کیا ہوتی ہے؟

تو اس نے کہا جو چھپائے چھپتی نہیں اور دیکھنے سے دکھائی نہیں دیتی اس کی ایسی ہی کمین گائیں ہیں جیسے پتھر میں آگ چھپی ہوتی ہے اگر تو اس کو رگڑے تو اس سے آگ ظاہر ہوتی ہے اگر نہ رگڑے تو چھپی رہتی ہے۔

اسمعی کہتے ہیں کہ پھر میں اس کے پیچھے پیچھے رہا حتیٰ کہ اس کا گھر دیکھ لیا پھر جب کل کا دن ہوا تو سخت بارش ہوئی پھر میں اس کے دروازہ کے سامنے سے گزار جب کہ وہ اپنی ہم سن سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور ان سے یہ کہہ رہی تھیں ہمیں بارش نے پریشان کر دیا ہے اگر یہ نہ برسی تو ہم طواف کے لئے نکلتیں پھر اس نے یہ شعر کہے۔

قالوا ضربنا السحاب وقطره

هذه السماء لرحمتی تبکی لاتعجبوا مما ترون فانما

(ترجمہ)

(۱) جب لوگوں نے میرے آنسو بہانے کی نقل اتارتے ہوئے بادل کو اور اس کی بارش کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ (بادل اور اس کی بارش نے ہمیں ایذا میں مبتلا کیا ہے)۔

(۲) جو تم دیکھ رہے ہو اس سے حیران مت ہوؤ کیونکہ یہ آسمان (میرے بہت رونے پر) ترس کھا کر رو رہا ہے (یعنی برس رہا ہے)

میرادل عاشق نہ ہو جائے

ایک حاجی بیان کرتا ہے کہ میں طواف کر رہا تھا جب رات کا اکثر حصہ گزر چکا تو میں نے ایک ایسی حسین عورت کو دیکھا گویا کہ وہ نیلے میں گاڑی ہوئی ٹہنی پر چمکتا ہوا سورج ہے وہ عورت یہ کہہ رہی تھی ۔

رایت الهوی حلوا اذا جتمع الوصل
ومرا علی الهجران لابل هو القتل
ومن لم یذق للہجر طعمافانہ
اذا ذاق طعم الوصل لم یدر مالوصل
وقد ذقت طعمیہ علی القرب والنوی
فابعده قتل واقربہ جبل

(ترجمہ)

- (۱) میں نے محبت کو مزے دار دیکھا ہے جب وہ وصال کے ساتھ حاصل ہو اور کڑوا دیکھا ہے جب جدائی ہو بلکہ یہ حالت قتل کے مترادف ہے۔
- (۲) اور جس نے فراق کا ذائقہ نہیں دیکھا جب یہ وصال کا مزہ پائے گا تو اس کو کیا خبر کہ وصال محبوب کیا ہوتا ہے۔
- (۳) میں نے تو قرب اور دوری دونوں ذائقے چکھ رکھے ہیں محبوب کی دوری قتل ہے اور اس سے قرب کا حاصل ہونا دل کو تباہ کرنا ہے

اس کے بعد وہ عورت مڑی تو مجھے دیکھ لیا اور کہا اے جوان! نیک گمان رکھنا، کیونکہ جس کی قوت کسی چیز کے اٹھانے میں کمزور ہو جائے وہ اس کو راحت حاصل کرنے کے لئے پھینک دیتا ہے اور محبت کے بوجھ اٹھانے سے بھاگتا ہے۔ میں نے اسی بات کا اظہار کیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور کرانا کاتبین اس کو لکھتے

ہیں۔ اگر اس نے چھپ کر گناہ کرنے والوں کو معاف کر دیا تو میں بھی ان میں شامل ہوں گی اور اگر ان کو سزا دی تو ہائے حسرت گناہگاروں کے لئے۔ اس کے بعد وہ رونے لگی۔

تو جس خوبصورت انداز سے اس کے آنسو گر رہے تھے میں نے اتنا خوبصورت طرز سے ان جواہرات کو بھی گرتے ہوئے نہیں دیکھا جن کی لڑی ٹوٹ گئی ہو۔ پھر میں ڈر کے مارے اس سے دور ہو گیا کہ میرا دل اس پر دیوانہ نہ ہو جائے۔

حکایت نمبر ۸:

بدکاری کو چھپاتے ہوئے مر گئی

ایک آدمی نے مجھے بیان کیا کہ ایک عورت ان کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئی جب کشتی کے ایک جگہ پر پہنچی تو عورت نے کہا مجھے یہاں سے اوپر چڑھا دو۔ لوگوں نے کہا یہ تو چڑھنے کی کوئی جگہ نہیں ہے؟

اس نے کہا مجھے ضروری ہے۔ چنانچہ اس کو اوپر چڑھا دیا گیا۔ وہ شخص کہتا ہے کہ (ہم اس کو وہاں چڑھا کر) آگے چلے گئے۔ پھر جب ہم واپس لوٹے اور اس کو دیکھا تو اس نے ایک بچہ جنا ہوا تھا اور خود مر چکی تھی۔

یہ وہ عورت تھی جو گناہ کے ارتکاب کے بعد اس کی عار کو چھپانے کے لئے اپنے شہر سے بھاگی تھی اور عار پر موت کو ترجیح دی۔ آپ بھی غور کریں کہ ناجائز خواہشات کرنے والوں کے ساتھ ان کی یہ حرکات کیا کچھ کرتی ہیں۔

حکایت نمبر ۹:

عشق میں باپ کو داؤں پر لگانے والی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے

عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے ”سیر العجم“ میں پڑھا ہے کہ جب اردشیر کی حکومت مستحکم ہو گئی اور چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے زیر

نگوں رہنے کا اقرار کیا تو اس نے ملک سریانیہ کا محاصرہ کیا۔ اس ملک سریانیہ نے حضرنامی شہر میں پناہ لے رکھی تھی۔ اردشیر کو باوجود محاصرہ کرنے کے فتح حاصل نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اس بادشاہ کی بیٹی قلعہ کے اوپر چڑھی اور اردشیر کو دیکھ کر اس کے عشق میں مبتلا ہو گئی۔ پھر وہاں سے اتر کر ایک تیراٹھایا اور اس پر لکھا

اگر تم میری یہ شرط تسلیم کرو کہ مجھ سے شادی کرو گے تو میں تمہیں وہ راستہ بتاتی ہوں جس کے ذریعے سے تم شہر کو معمولی حیلہ اور تھوڑی سی تکلیف کے ساتھ فتح کر سکتے ہو۔“

پھر اس تیر کو اردشیر کی طرف پھینکا جس کو اردشیر نے پڑھا اور ایک تیراٹھا کر اس پر لکھا

”جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے میں اس کو پورا کروں گا“

پھر اس کو شہزادی کی طرف پھینکا۔ تو شہزادی نے اردشیر کو وہ خفیہ راستہ بتلا دیا اور اردشیر نے اس شہر کو فتح کر لیا اور اس طرح سے شہر میں داخل ہوا کہ شہر والے بے خبر تھے۔ اس طرح سے اس نے بادشاہ کو قتل کیا اور بہت سے لوگوں کا خون کیا۔ اور شہزادی کو بیاہ کر لے گیا۔

شادی کے بعد وہ ایک رات پلنگ پر سو رہی تھی لیکن اس کو بستر کے آرام وہ نہ ہونے کی وجہ سے اکثر رات نیند نہ آئی اردشیر نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہے؟ (تمہیں نیند کیوں نہیں آرہی؟) کہا میرا بستر درست نہیں ہے۔ تو انہوں نے بستر کے نیچے دیکھا تو درخت مورو کے گچھے کی ایک لٹ نظر آئی جس نے شہزادی کی جلد پر نشان کر دیا تھا۔ تو بادشاہ کو شہزادی کے جسم کی ملائمت سے بڑی حیرت ہوئی اور اس سے پوچھا تمہارا باپ تمہیں کیا غذا کھلاتا تھا؟

کہا کہ اس کے پاس میری اکثر غذا شہد، ہڈیوں کا گودا اور مغز اور مکھن ہوتی تھی۔

تو اردشیر نے اس کو کہا کہ تیرے باپ سے زیادہ تیرے ساتھ کسی نے اتنا اچھا سلوک نہیں کیا۔ اگر تو نے اپنی طرف سے اس کے احسان کا بدلہ اس کی بیٹی ہونے اور اس کے حق عظیم ہونے کے باوجود اتنا گھناؤنا ادا کیا ہے تو میں ایسی عورت سے اپنے کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا۔

پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے سر کے بالوں کو تیز رفتار گھوڑے کی دم کے ساتھ باندھ دو پھر اس کو دوڑا دو چنانچہ اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر گئی۔

حکایت نمبر ۱۰:

آگ پر چڑھی ہانڈی میں چمچ کی جگہ ہاتھ ہلانے لگا

سمنون کہتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک شخص رہتا تھا اس کی ایک لونڈی سے اس کو بے حد محبت تھی۔ ایک دفعہ وہ لونڈی بیمار ہوئی۔ چنانچہ یہ اس کے لئے پتلی سی کوئی نرم غذا پکانے لگا اسی دوران جب وہ ہانڈی کو ہلارہا تھا لونڈی نے ایک آہ بھرا، تو جوان کے ہاتھ میں جو چمچ تھا وہ تو گر گیا اور یہ ہانڈی میں ہاتھ ہلانے لگ گیا کہ اس کی انگلیوں کا گوشت جھڑ گیا اور اس کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر جب لونڈی نے اس کی طرف دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہوا؟

تو جوان نے کہا کہ یہ تمہاری آہ کی جگہ ہوا ہے۔

حکایت نمبر ۱۱:

بیس کروڑ کی شادی

زیب بنت عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اپنے حسن میں یکتا تھی موصولہ کے نام سے اس کو یاد کیا جاتا تھا۔ یہ ابان بن مروان بن الحکم کی بیوی تھی۔ جب ابان بن مروان فوت ہوا تو اس کے پاس (خلیفہ وقت) عبدالملک داخل ہوا (اپنی بھابھی)

زینب کو دیکھا تو اس نے عبد الملک کا دل چرا لیا۔ تو عبد الملک نے زینب کے بھائی مغیرہ بن عبد الرحمن کو لکھ بھیجا کہ تم میرے پاس آ جاؤ چنانچہ وہ عبد الملک کے پاس آیا لیکن اپنی رہائش یحییٰ بن الحکم کے پاس رکھی۔ تو یحییٰ نے مغیرہ سے کہا کہ امیر المومنین (عبد الملک) نے آپ کی طرف اس لئے خط روانہ کیا ہے کہ وہ آپ کی بہن زینب سے شادی کرنا چاہتا ہے اگر آپ کا کوئی مطالبہ ہو تو اس سے مطالبہ کروں گا۔ اس نے کہا کہ میرا تو کوئی مطالبہ نہیں ہے تو یحییٰ نے کہا میں صرف آپ کی ذات کے لئے آپ کو چالیس ہزار اشرفیاں (تقریباً) بیس کروڑ) دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں زینب کو راضی کر لوں گا بس تم اس سے میری شادی کرادو۔ اس کے بعد تمہاری بہن کو (دنیا اور دولت سے) راضی کرنا اور اس سے شادی کرنا میرے ذمہ ہے۔ تو یحییٰ کو مغیرہ نے کہا اب اس کے بعد کیا حیلہ بہانہ رہ گیا۔ پھر اس کی اس سے شادی کرادی۔ جب اس شادی کی خبر عبد الملک بن مروان کو پہنچی تو اس پر بہت افسوس کیا۔ پھر یحییٰ بن الحکم کو ہر قسم کا لالچ دیا (کہ تم اس کو طلاق دیدو تا کہ میں اس سے شادی کروں) تو یحییٰ نے جواب میں کہا (مجھے آپ کے شاہی عوض کی کچھ حاجت نہیں (اب تو بس) گھی کے ڈبے اور زینب کافی ہیں یعنی جب زینب میرے پاس ہو تو یہ زندگی گھی کے ڈبوں پر پوری خوشی کے ساتھ کٹ سکتی ہے۔

باب 41

معشوق کی خاطر عاشقوں کے حیلے اور خود کو
ہلاکت میں ڈالنے والے حضرات کی حکایات

حکایت نصیرا:

محل سے چھلانگ لگا کر جان دیدی

خلیفہ عبد الملک بن مروان کا ایک دربان ابوریحانہ کہتا ہے کہ عبد الملک ہر ہفتہ
میں دو دن کھلی کچہری لگاتا تھا۔ وہ اسی طرح ایک روز بلند جگہ پر بیٹھا ہوا تھا اس کے
سامنے مقدمات پیش کئے گئے ان میں سے ایک مقدمہ بلا ترجمہ کے تھا اس میں کسی
نے لکھا کہ

اگر امیر المومنین چاہے تو اپنی فلاں لونڈی کو حکم دے کہ وہ تین
انداز سے گانا گائے۔ اس کے بعد میرے متعلق امیر المومنین جو
حکم فرمائے مجھے بسر و چشم قبول ہے۔

تو امیر المومنین غصہ میں کھڑے ہو گئے اور فوراً حکم دیا کہ اے رباح! اس رقعہ
والے کو میرے سامنے پیش کرو۔ تو باقی سب لوگ چلے گئے اور اس غلام کو پیش کیا گیا
یہ جوان تمام نوجوانوں میں حسین ترین شکل و شباہت کا مالک تھا۔ عبد الملک نے اس
کو کہا اے جوان! کیا یہ تمہارا خط ہے؟

اس نے کہا اے امیر المومنین! یہ میرا ہی ہے۔ عبد الملک نے کہا تجھے ہم سے

کس چیز نے بے خوف کیا ہے؟ اللہ کی قسم میں تجھے تماشہ عبرت بنادوں گا اور ایسے جرات کرنے والے تیرے جیسوں کے لئے تجھے سبق بنادوں گا۔ لونڈی کو میرے سامنے پیش کرو۔ چنانچہ لونڈی کو پیش کیا گیا اس کی شکل ایسی تھی جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اس کے ہاتھ میں سارنگی تھی۔ اس کے لئے کرسی بچھائی گئی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ پھر عبدالملک نے کہا اے جوان اس کو حکم دو۔ نو جوان نے کہا اے لونڈی قیس بن ذریح کے اشعار گاؤ۔

لقد كنت حسب النفس لودام ودنا
ولكنما الدنيا متاع غرور
وكنا جميعا قبل ان يظهر الهوى
بانعم حالي غبطة وسرور
فما برح الواشون حتى بدت لنا
بطون الهوى مقلوبة بظهور

(ترجمہ)

(۱) اگر ہماری محبت ہمیشہ رہتی تو خواہش کے بالکل موافق تھی۔ لیکن دنیا تو دھوکہ کا سامان ہے۔

(۲) عشق و محبت کے ظہور سے پہلے ہم دونوں رشک و سرور اور خوشحالی میں رہتے تھے۔

(۳) (اسی طرح سے معشوق کی) رنگینیاں ظاہر ہوتی ہیں یہاں تک کہ عشق کی حقیقت ظاہر ہوئی جو ظاہر کے خلاف تھی۔

(جب جوان نے یہ شعر سنے) تو اس پر جتنے کپڑے تھے سب پھاڑ دیئے پھر عبدالملک نے جوان سے کہا تم اس (لونڈی) کو کہو کہ یہ دوسری طرز میں گائے نو جوان نے کہا جمیل (مجنوں) کے اشعار گا کر سناؤ۔

الا لیت شعری هل ابیتن لیلة
 بوادی القرى انی اذن لسعيد
 اذقلت مابی یابشینه قاتلی
 من الحب قالت ثابت ویزید
 وان قلت ردی بعض عقلی اعش به
 مع الناس قالت ذاک منک بعید
 فلا انامردو دما جئت طالبا
 ولا جها فیما یبید
 یموت الهوی منی اذا مالقیته
 ویحیا اذا فارقتھا فیعود

(ترجمہ)

- (۱) کاش میں جانتا ہوتا کہ وادی قری میں رات گزار لوں تو میں بڑا سعادت مند ہوتا۔
- (۲) جب میں نے کہا کہ اے بشینہ! مجھے محبت میں قتل کر دینے والی میری محبت کا کیا بنا؟ کہنے لگی ویسے ہی پکی ہو چکی ہے بلکہ اور بڑھ رہی ہے۔
- (۳) اگر میں نے اس سے کہا کہ میری کچھ عقل واپس کر دوتا کہ میں لوگوں کے ساتھ جینے کے قابل تو رہوں؟ اس نے کہا یہ (مطالبہ) تو تمہاری طرف سے بہت بعید ہے۔
- (۴) جس کے مطالبہ کے لئے آیا ہوں اس سے محروم نہ کیا جاؤں اور جہاں محبوبہ کی محبت (آزمائش کی جگہ میں) ختم ہوتی ہے فنا ہو سکتی ہے۔
- (۵) جب میں محبوبہ سے ملاقات کرتا ہوں تو خواہش عشق مٹ جاتی ہے اور جب

اس سے جدا ہوتا ہوں تو زندہ ہو کر لوٹ آتی ہے۔

جب ان اشعار کو لونڈی نے گایا تو جوان غش کھا کر ایک گھڑی کے لئے گر گیا۔
پھر جب افاقہ ہوا تو اس کو عبد الملک نے کہا۔ اس لونڈی کو تیسری طرز میں کہو تیرے
لئے گا کر دکھائے۔

تو نو جوان نے کہا اے لونڈی قیس بن ملوح (مجنوں) کے اشعار گاو۔

وفى الخيرة الغادين من بطن وجرة

غزال غضيض المقلتين ربيب

فلا تحسبى ان غريب الذى نائى

ولكن من تين عن غريب (۹۷)

(ترجمہ)

(۱) وادی وجرہ سے جیرہ شہر میں ہجرت کرنے والے ہرن، نگاہ کو نیچا رکھنے والے
سو تیلے۔

(۲) تم یہ نہ سمجھنا کہ مسافر وہ ہے جو دور دراز سفر پر گیا ہو بلکہ دور دراز کا مسافر تو وہ
ہے جس کو تم دور کر دو گی۔

جب لونڈی نے یہ شعر گائے تو اس جوان نے خود کو اسی بلند جگہ سے نیچے گرایا
اور وہ نیچے پہنچتے ہی دم توڑ گیا۔

تو عبد الملک نے کہا اس پر افسوس ہے اس نے اپنے متعلق بڑی جلدی کی۔ اس
کے متعلق میرا فیصلہ کچھ اور ہی تھا جو اس نے کیا ہے۔ پھر عبد الملک نے لونڈی کو حکم
دیا اور اس کو محل سے باہر نکال دیا گیا۔ پھر اس جوان کے متعلق دریافت کیا (کہ یہ
کون تھا؟) تو لوگوں نے کہا یہ کوئی بے وطن مسافر ہے اس کے بارہ میں کسی کو علم نہیں
بس یہ تین راتوں سے بازاروں میں آوازیں دیتا تھا اور ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے

کہتا تھا۔

غدا یکثر الواشون منا ومنکم۔

وتز داد داری عن دیار کم بعدا۔

(ترجمہ) کل ہم میں اور تم میں بہت سے لوگ زیب و زینت کے ساتھ نکلیں گے۔ اور میرا گھر تمہارے گھروں سے اور زیادہ دور ہو جائے گا۔

حکایت نمبر ۲:

عاشق و معشوق کا عجیب ترین واقعہ

ابوالفرج احمد بن عثمان ابن ابراہیم فقیہ ابن النری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی کم سنی کے زمانہ میں اپنے والد گرامی کی خدمت میں موجود تھا اس وقت آپ کے پاس لوگوں کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ مجھے والد صاحب نے یہ بیان کیا کہ کس کس عجیب طریقہ سے لوگ نعمتوں تک پہنچے۔

ان حاضرین میں میرے والد گرامی کا ایک دوست ایسا تھا جس نے میرے والد کو اپنے دوست کی حکایت بیان کی۔ وہ کہتا ہے کہ میرا ایک تاجر دوست تھا جو دعوت میں ایک لاکھ دینار تک خرچ کر دیتا تھا۔ بڑی مروت والا تھا۔ اس کے سامنے دسترخوان چنا گیا اور اس میں (پھل سبزی) کو سامنے لایا گیا تو اس نے اس کو نہ کھایا تو ہم بھی اس کے کھانے سے رک گئے۔ اس نے کہا تم کھاؤ مجھے تو اس رنگ کے کھانے سے اذیت ہوتی ہے۔ تو اس نے کہا پھر بھی میں کھا کر آپ لوگوں کی مدد کروں گا۔ پھر اس نے اذیت برداشت کی اور کھایا۔ جب اس نے ہاتھ دھوئے تو بہت دیر لگادی میں نے اس کے ہاتھ دھونے کو گنا تو اس نے چالیس مرتبہ دھوئے تھے۔ تو میں نے پوچھا ارے جناب کیا آپ کو دوسواں ہو گیا ہے؟

تو کہا یہی وہ اذیت ہے جس کی خاطر میں اس سے خلاصی چاہتا تھا۔

میں نے پوچھا اس کی وجہ کیا ہے؟

تو وہ بیان کرنے سے رکا لیکن میں نے منت سماجت کی تو اس نے بیان کیا کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا اس وقت میری عمر بیس سال تھی۔ اس نے وراثت میں میرے لئے معمولی سی نعمت چھوڑی تھی اور سرمایہ تجارت اور سامان ان کی دکان میں تھا اور ہماری دکان کرخ (شہر) میں تھی۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے کہا

اے میرے بچے! تیرے سوا میرا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ نہ مجھ پر کسی کا قرضہ ہے اور نہ میں نے کسی کا حق دبا رکھا ہے۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے کفن دینا اور اتنا مال مجھ پر صدقہ کرنا اور اتنے کا حج کرنا اور باقی مال میں اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیں اور میری اس وصیت کو یاد رکھنا۔

میں نے کہا کہ وہ کیا وصیت ہے؟

کہا اپنا مال فضول ضائع نہ کرنا کہ تو لوگوں کے مال کا محتاج بن جائے اور تجھے کچھ ہاتھ نہ آئے یاد رکھو! اصلاح کے ساتھ تھوڑا سا مال بھی بہت ہے اور فساد مال کے ساتھ بہت سارا مال بھی کچھ نہیں ہے۔ بازار سے وابستہ رہنا اور سب سے پہلے اس میں داخل ہونا اور سب سے آخر میں اس سے باہر نکلنا اور اگر تم میں سحری کے وقت بازار میں جانے کی ہمت ہو تو ایسا ضرور کرنا۔ اگر تم نے میری ان نصیحتوں پر عمل کیا تو دنیا تمہیں بڑا نام دے گی۔

چنانچہ میرا والد فوت ہو گیا۔ اور میں نے اس کی وصیت پر پورا پورا عمل کیا۔ سحری کے وقت بازار میں داخل ہوتا تھا اور عشاء کے وقت واپس آتا تھا۔ حتیٰ کہ جو لوگ کفن دفن کا انتظام نہ کر سکتے تھے تو ان کی ضروریات کو بھی میں ہی پورا کرتا تھا اور وہ میرے پاس ہی آتے تھے کوئی اور ان کی اس ضرورت کو پورا نہ کر سکتا تھا۔ اور جو شخص اپنی کوئی چیز فروخت کرنے آتا تھا اور بازار والے اس کو نہیں خریدتے تھے تو اس کی چیز میں بکوا دیتا تھا۔

اسی طرح سے بازار کے ساتھ میری وابستگی کو ایک سال سے کچھ زائد عرصہ بیت گیا اور بازار والوں میں میرا ایک نام ہو گیا اور انہوں نے میری استقامت دیکھی اور میری عزت کرنا شروع کر دی۔

اسی حالت میں میں ایک دن بازار میں بیٹھا ہوا تھا ابھی بازار گرم نہیں ہوا تھا کہ ایک عورت مصری گدھے پر سوار نظر آئی اس کی گدی پر شکاری پرندہ کی کھال کا رومال تھا اور ایک خادم بھی ساتھ تھا یہ عورت بادشاہوں کے وکیل المصرف اور خرید و فروخت کرنے والی کی شکل میں تھی۔ یہ بازار کے آخر تک پہنچی پھر واپس لوٹی اور میرے پاس آکر اتر پڑی چنانچہ میں (اس کے استقبال کے لئے) اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی عزت کی اور پوچھا آپ کیا چاہتی ہیں کیا حکم ہے؟ پھر میں نے اس کو غور سے دیکھا تو وہ اتنا حسین تھی کہ میں نے اس جیسی نہ تو پہلے دیکھی نہ اس کے بعد اب تک اس سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نظر نہ آئی۔ تو وہ بولی مجھے ایسا اور ایسا کپڑا درکار ہے۔ تو میں نے اس کی آواز میں ایک ایسا نغمہ اور ایسی شکل دیکھی جس نے مجھے قتل کر دیا اور میں اسی وقت اس پر شدید ترین عشق میں مبتلا ہو گیا۔ تو میں نے اس کو جواب دیا آپ صبر کریں یہ لوگ چلے جائیں تو میں آپ کی فرمائش پیش کروں میرے پاس اس وقت بہت کم ہے جو آپ کے شایان شان ہے۔ پھر جو کچھ میرے پاس تھا وہ نکال کر میں نے سامنے رکھ دیا۔

پھر وہ بیٹھ کر میرے ساتھ باتیں کرتی رہی اور اس کے عشق کی میرے دل پر چھریاں چلتی رہیں۔ پھر اس نے اپنی انگلیاں ظاہر کیں تو وہ طلوع ہونے والے چاند کی طرح تھیں اور اس کا چہرہ چاند کے ہالہ کی طرح تھا۔ تو میں اس خوف سے اٹھ گیا کہ مجھ پر عشق کا معاملہ اس سے زیادہ سخت نہ ہو جائے (اور میں دیوانہ نہ ہو جاؤں) اور اس کو جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ میں نے اس کے لئے بازار سے لے کر پوری کر دیں اور اس سارے سامان کی قیمت پانچ سو دینار (تقریباً ۲۵۰۰۰۰۰ پچیس لاکھ روپے) بنتی تھی۔ اس نے وہ سامان لیا۔ سوار ہو گئی اور مجھے کچھ بھی ادائیگی نہ کی اور

چلتی بنی۔

چونکہ میرے دل میں خواہش نفس گھر کر چکی تھی اس لئے میں نے اس کو ادائیگی کے بغیر مال لے جانے سے نہ روکا اور نہ ہی اس کے گھر کا پوچھا اور نہ یہ کہ یہ کس گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ جب وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئی تو میرے دل میں یہ آیا کہ یہ چکر باز تھی اور یہی میرے فقر و فاقہ کا سبب بنے گی۔ پس میں اپنے معاملہ میں ششدر اور حیران رہ گیا اور مجھ پر قیامت ٹوٹنے لگی۔ لیکن میں نے اپنی کیفیت کو چھپا لیا تا کہ لوگوں کے قرضوں کی وجہ سے مجھے کوئی شرمندگی نہ ہو۔ پھر میرے قبضہ میں جتنا سامان تھا اس کو میں نے بیچ ڈالا اور میرے پاس جتنے روپے نقد جمع تھے ان کو ساتھ ملا کر لوگوں کے قرضے اتار دیئے اور گھر بیٹھ گیا۔ اور وراثت میں جو زمین ملی تھی اس کے غلہ سے گذر اوقات کرنے لگا اور خود کو محنت و مشقت میں ڈال دیا۔ میری یہ حالت ایک ہفتہ کو پہنچی تو میں نے دیکھا کہ وہی عورت میرے گھر آئی ہے۔ جب میں نے اس کو دیکھا تو جو کچھ مجھ پر ہتی تھی سب بھول گیا اور اس کے اعزاز میں کھڑا ہو گیا۔

تو اس نے کہا اے نوجوان ہم کسی کام میں مشغول ہو گئے تھے اس لئے تمہارے پاس دیر سے پہنچے۔ ہمیں یقین ہے کہ تم نے یہی سوچا ہو گا کہ ہم نے تمہارے ساتھ حیلہ بازی کی تھی۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کا مرتبہ اس سے بلند کرے۔

اس نے کہا (میرے بیٹھنے کے لئے) تخت بھی بچھاؤ اور ترازو بھی منگواؤ تو میں نے پیش کر دیئے پھر اس نے خالص سونے کی اشرفیاں (تولنے کے لئے) نکالیں اور تمام حساب کتاب صاف کر دیا۔ پھر ایک یادداشت کا کاغذ نکالا جس میں کچھ اور سامان خریداری لکھا ہوا تھا۔ تو میں وہ مال لے کر تاجروں کے پاس گیا ان کے باقی ماندہ قرضے اتارے اور ان سے وہ سامان خریدا جس کی اس نے خواہش کی تھی اور میں نے بیچ کے بیچ اچھا خاصا منافع کمالیا وہ اس طرح سے کہ تاجروں نے (بیش بہا قیمتی) کپڑے دکھلائے میں نے ان کو اپنے دام لگا کر اپنے لئے خریدا پھر ان کو اس

عورت کے ہاتھ بیچ کر بہت سارا نفع کمایا۔ اور میں نے اسی دوران میں اس کی طرف محبت کی نظر سے بھی دیکھتا رہا اور وہ بھی مجھے ایسی نظر سے دیکھ رہی تھی جیسے وہ میری نظر کو جان گئی ہو لیکن اس سے نفرت کا اظہار نہ کیا۔ پس میں نے اس سے مخاطب ہونے کا ارادہ کیا مگر اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ پس سامان (خریداری) جمع ہو گیا جس کی قیمت ایک ہزار اشرفیاں (تقریباً پچاس لاکھ روپے) بنتی تھی۔ چنانچہ اس نے وہ سامان لیا اور سوار ہو کر چلی گئی۔ اس بار بھی میں نے اس سے اس کے ٹھکانہ کا نہ پوچھا۔ پھر جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تو میں نے کہا یہ مضبوط ترین حیلہ ہے اس نے مجھے پانچ سو اشرفیاں ادا کر کے ہزار اشرفیوں کا مال ہتھیا لیا۔ اب اس کے بعد میرے پاس میری زمین ہی بیچنے کو رہ گئی تھی اور ذیل و رسوا کرنے والا فقر و فاقہ ہی بیچ گیا تھا۔ تو میں نے اپنے دل کو فقر و فاقہ میں رہ کر بھی اس کی ملاقات ہونے کا دلاسہ دیا لیکن ایک مہینہ تک وہ غائب رہی اور تاجروں نے ادائیگی کے مطالبہ میں اصرار شروع کر دیا تو میں نے اپنی زمین بیچنے کا اعلان کر دیا اور بعض تاجر تو مجھے چمٹ ہی گئے تو جو کچھ میرے پاس سونا چاندی موجود تھا سب کو قرضہ اتارنے کا لگا دیا۔

بس اسی حالت میں بیٹھا تھا کہ وہ عورت میرے پاس آئی جس کو دیکھ کر میری ساری پریشانی کا فور ہو گئی۔ اب کی بار بھی اس نے تخت اور ترازو منگوائے اور اشرفیاں تلوادیں۔ پھر ایک لسٹ (فہرست) دی اس میں تقریباً دو ہزار اشرفیوں (ایک کروڑ) سے زائد کے مال کا آرڈر تھا تو میں تاجروں کو بلانے میں اور ان کو ان کی رقم واپس کرنے میں اور ان سے دوسرا سامان خریدنے میں مصروف ہو گیا۔ پس اس طرح سے ہمارے درمیان گفتگو طویل ہو گئی اور اس عورت نے پوچھ لیا کہ اے جوان کیا آپ کی کوئی بیوی ہے؟ میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم! میں تو کسی عورت کو پہچانتا بھی نہیں نیز اس کی اس بات نے مجھے اس کی طمع میں مبتلا کر دیا اور میں نے کہا یہی وقت اس سے خطاب کرنے کا ہے اگر اب بھی میں خاموش رہا تو یہ محرومی کی بات ہوگی پتہ نہیں یہ پھر آئے گی یا نہیں تو میں نے اس سے بات کرنے کا ارادہ کیا مگر

ہیبت چھا گئی تو میں یہ دکھانے کے لئے کھڑا ہو گیا گویا کہ میں سامان جمع کرنے کی تاجروں کو تاکید کر رہا ہوں۔ اس دوران میں نے اس کے خادم کا ہاتھ پکڑا اور اس کو کچھ اشرفیاں دیں اور اس کو کہا تم یہ لے لو اور میرا کام کر دو اس نے کہا میں آپ کا کام آپ کی محبت کی خاطر ضرور کروں گا۔ تو میں نے اس کے سامنے اپنا سارا واقعہ کہہ سنایا پھر میں نے اس سے کہا تم میرے اور اس کے درمیان رابطہ کرادو۔ تو وہ ہنس پڑا اور کہا جتنا تم اس کو چاہتے ہو وہ اس سے کہیں زیادہ تم سے عشق کرتی ہے۔ اللہ کی قسم! وہ جتنا تم سے مال خرید کرتی ہے اور اس لئے آتی ہے کہ تمہیں زیادہ دولت مند کر دے۔ آپ خود اس سے صاف صاف طریقہ سے یہ بات کر لیں اور مجھے چھوڑ دیں میں آپ کا یہ کام نہیں کر سکتا۔

اس خادم نے یہ بات کہہ کر مجھے جرات دلادی تو میں نے اس سے گفتگو کی اور اس کے سامنے اپنے عشق اور محبت کا حال کہہ سنایا اور رو دیا تو وہ ہنس پڑی اور بہت اچھے انداز میں سراہا اور کہا کہ میرا خادم آپ کے پاس میرا پیغام لے کر آئے گا۔ پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور کچھ سامان نہ خریدا تو میں نے وہ سامان تاجروں کو واپس کر دیا۔ اور جو میں نے پہلی اور دوسری مرتبہ خریداری کی تھی اس سے مجھے ہزاروں درہم منافع حاصل ہوا لیکن اس رات اس کے شوق اور رابطہ کے منقطع ہونے کی وجہ سے نیند نہ آئی۔

جب کئی دن گزر گئے تو وہ خادم میرے پاس آیا میں نے اس کی عزت کی اور اس عورت کی خبر پوچھی تو اس نے کہا اللہ کی قسم! وہ تو آپ کی محبت میں بیمار ہو چکی ہے میں نے کہا کچھ تفصیل سے کہو تو اس نے کہا

یہ عورت مقتدر باللہ (بادشاہ) کی ماں کی مخصوص ترین لونڈی ہے اس لونڈی کو لوگوں کے دیکھنے کی اور شاہی محل سے باہر جانے آنے کی خواہش کی تھی تو بادشاہ کی ماں نے اس کو اپنے گھر کے

داخلی اور خارجی کاموں اور خرید و فروخت کی وکیل بنادیا تھا اللہ کی قسم اس لونڈی نے خود بادشاہ کی ماں سے بھی تمہاری بات چلائی ہے اور اس کے سامنے روئی بھی ہے اور اس کا سوال بھی کیا ہے کہ وہ آپ کی شادی اس سے کرادیں تو بادشاہ کی ماں نے کہا ہے کہ میں جب تک اس جوان کو دیکھ نہ لوں اس وقت تک تمہاری شادی اس سے نہیں ہو سکتی کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے تباہ کر دے۔

(خادم نے کہا) اس لئے ضروری ہے کہ آپ کسی حیلہ اور طریقہ سے محل میں پہنچ جائیں اگر حیلہ کامیاب ہو گیا تو آپ کی شادی بھی اس سے ہو جائے گی اور اگر پردہ فاش ہو گیا تو آپ کی گردن ماردی جائے گی (آپ کی محبوب لونڈی نے) مجھے یہ پیغام دے کر آپ کی طرف روانہ کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اگر تم اس طریقہ پر راضی ہو تو ٹھیک ورنہ خدا کی قسم تم میرے تک اب کبھی نہیں پہنچ سکو گے اور نہ میں تم تک کبھی پہنچ سکوں گی۔

تو جو مشکلات میرے دل نے محسوس کیں انہوں نے مجھے تنبیہ کی کہ میں صبر ہی کر لوں پھر اس خادم نے کہا جب رات ہو تو تم خفیہ راستہ سے کسی طرح مسجد تک پہنچ جاؤ اور رات وہیں پر گزارو۔ تو میں نے ویسا ہی کیا جب سحری کا وقت ہوا تو میں نے دیکھا گھوڑا لایا گیا ہے اور کچھ خادم ہیں جنہوں نے خالی صندوق اٹھا رکھے ہیں انہوں نے وہ صندوق مسجد میں رکھ دیئے اور واپس ہو گئے پھر وہی لونڈی باہر آ کر مسجد پر چڑھ آئی اور اس کے ساتھ وہ خادم بھی تھا جس کو میں جانتا تھا چنانچہ وہ عورت بیٹھ گئی اور باقی نوکروں کو کاموں پر روانہ کر دیا پھر مجھے بلایا اور بوسہ دیا اور کافی دیر تک گلے لگائے رکھا حالانکہ اس سے پہلے میں کبھی صرف بوسہ بھی نہ لے سکا تھا پھر اس نے مجھے ایک صندوق میں بٹھا کر اس کو تالا لگا دیا اور سورج طلوع ہو گیا اور نوکر چاکر

کپڑے اور ضرورت کی اشیاء مختلف مقامات سے لے کر جمع ہو گئے اور اس تمام سامان کو ان کی موجودگی میں باقی صندوقوں میں رکھ کر ان کو تالہ لگا دیا گیا یہ ان کو گھوڑے پر رکھ گئے جب میں اس صندوق میں بند ہو کر رہ گیا تو شرمندہ ہو کر کہنے لگا مجھے میرے نفس نے صرف ایک شہوت کی وجہ سے قتل کر دیا ہے اس لئے کبھی تو میں اس کو ملامت کرتا تھا اور کبھی اس کو ہمت دلاتا تھا اور جان بچ جانے کی نذریں مانتا تھا اور کبھی اپنے قتل ہو جانے کا یقین ہو جاتا تھا یہاں تک کہ ہم محل تک پہنچ گئے اور نوکروں نے صندوق اٹھائے اور میرا صندوق اس نوکر نے اٹھایا جو اصل واقعہ کو جانتا تھا اور میرا صندوق باقی صندوقوں سے آگے کر دیا اور وہ عورت میرے ساتھ ساتھ چل رہی تھی اور باقی نوکر باقی صندوق اٹھا کر اس عورت کے پیچھے پیچھے آرہے تھے پس جب بھی وہ عورت نوکروں اور دربانوں کے کسی طبقہ کے پاس سے گزرتی تھی تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہم اس صندوق کی تلاشی لیں گے تو وہ ان کو ڈانٹ دیتی اور کہتی کہ ہمارے ساتھ یہ طریقہ کب سے شروع ہوا ہے؟ تو وہ رک جاتے اس دوران میری تو جان ہی نکلی جا رہی تھی یہاں تک کہ ہم ایک خاص ملازم کے پاس جا پہنچے جس کو اس عورت نے استاد کے لقب سے مخاطب کیا تھا اور میں نے اسی سے جانا تھا کہ یہ تمام ملازموں میں سب سے بڑے عہدہ پر فائز ہے اس ملازم خاص نے کہا جو صندوق آپ کے ساتھ ہے اس کی تفتیش بہت ضروری ہے تو عورت نے بڑی منت و سماجت کی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا اس سے میں یہی سمجھا یہ عورت اس کے سامنے کسی حیلہ بہانے کی خاطر ہی عاجزی دکھا رہی ہے بس اسی دوران مجھ پر غشی سی چڑھ گئی اور صندوق اتارا گیا تا کہ اس کو چیک کیا جائے تو میری حالت آپے سے باہر ہو گئی اور گھبراہٹ کی وجہ سے میرا پیشاب نکل گیا اور (اس لکڑی کے) صندوق کے شگافوں سے بہنے لگا تو عورت نے کہا اے استاد! آپ نے ہمارا پانچ ہزار اشرفیوں (اڑھائی کروڑ) کا سامان رنگین کپڑوں اور عرق گلاب کو برباد کر دیا ہے یہ عرق گلاب کپڑوں پر الٹ گیا ہے جس سے سب رنگ دار کپڑے خراب ہو کر رہ گئے اب تو میں سیدہ

(مقتدر بادشاہ کی ماں) کے ہاتھوں ماری جاؤں گی تو خادم خاص نے کہا چل اس کو لے جاتم پر اور اس صندوق پر خدا کی لعنت ہو تو وہ عورت خادموں پر چلائی کہ اس صندوق کو جلدی سے اٹھاؤ تو اس طرح سے میں محل میں پہنچ گیا اور جان میں جان آئی پھر ہم اسی طرح سے چل رہے تھے کہ وہ عورت کہنے لگی ہائے ہم تباہ ہو گئے اللہ کی قسم مقتدر باللہ آرہے ہیں اب تو مجھ پر پہلے سے بھی بڑی مصیبت ٹوٹ پڑی اور نوکروں اور لونڈیوں کے درمیان سے میں نے مقتدر باللہ کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا

اے فلانی تو تباہ ہو جائے تیرے صندوق میں کیا ہے؟ مجھے چیک کراؤ تو اس نے کہا اے آقا سیدہ (آپ کی والدہ) کے ملبوسات ہیں میں ابھی آپ کے اور سیدہ کے سامنے کھولتی ہوں آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں پھر اس نے نوکروں سے کہا تم تباہ ہو جاؤ جلدی کرو تو انہوں نے جلدی کی اور مجھے ایک کمرہ میں لے گئے اور عورت نے مجھے جھنجھوڑ کر کہا تم اس سیڑھی کے ذریعہ بالا خانہ پر چڑھ کر بیٹھ جاؤ پھر اس نے جلدی سے صندوقوں کھولا تو گیا اور سب صندوقوں کو تالے لگا دیئے گئے اور مقتدر باللہ تشریف لائے اور کہا صندوق کھولو تو اس نے صندوق کھلوا دیا تو جب اس میں کچھ نظر نہ آیا تو چلے گئے اور یہ عورت بالا خانہ میں میرے پاس آگئی اور مجھے چومنے اور بوسے دینے لگی تو میری جان میں جان آگئی اور جو کچھ بتی تھی سب بھول گیا پھر وہ مجھے چھوڑ کر سارے دن کے لئے اس کمرہ کو تالا لگا کر چلی گئی پھر رات کے وقت آئی مجھے کھانا کھلایا پانی پلایا اور چلی گئی جب صبح ہوئی تو وہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی سیدہ ابھی آتی ہیں تم سوچ سمجھ لو کہ تم ان سے کیسے مخاطب ہو گے پھر وہ سیدہ کے ساتھ آئی اور کہا اتر آؤ تو میں اتر آیا تو میں نے دیکھا سیدہ کرسی پر رونق افروز ہے اور اس کے پاس خادمائیں اور ایک میرے والی تھی تو میں نے زمین کو بوسہ دیا پھر سیدہ کے حضور کھڑا ہو گیا تو اس نے مجھے کہا بیٹھ جاؤ تو میں نے عرض کیا کہ میں تو سیدہ کا غلام اور نوکر ہوں میرا یہ مرتبہ کہا کہ آپ کی موجودگی میں بیٹھنے کی جسارت کروں تو اس نے مجھے غور سے دیکھا اور کہنے لگی اے فلانی تو نے خوبصورت اور باادب شخص کو پسند کیا

ہے پھر وہ سیدہ چلی گئی اور میرے والی ایک گھڑی کے بعد واپس آئی اور کہا تم خوش ہو جاؤ اللہ کی قسم سیدہ نے مجھے آپ کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت دے دی ہے لیکن ابھی تمہارے واپس جانے کا دشوار گزار لمحہ باقی ہے میں نے کہا اللہ حفاظت کریں گے۔

پس جب صبح ہوئی اس نے مجھے پھر صندوق میں اٹھایا اور ایک دوسرے چکر اور حیلہ کے ساتھ نکلی اس طرح سے میں مسجد میں پہنچ گیا اور اپنے گھر لوٹ کر صدقہ خیرات کیا اور زندہ سلامت بیچ جانے پر اللہ کی حمد و ثناء بجالایا پھر کئی دن بعد ایک خادم جس کے پاس خالص سونے کی تین ہزار اشرفیاں (ڈیڑھ کروڑ روپے کی) تھیں میرے پاس آیا اور کہا مجھے سیدہ نے حکم فرمایا ہے کہ میں یہ رقم اس کے مال سے لے کر آپ تک پہنچا دوں اور اس نے یہ پیغام بھی دیا ہے کہ آپ اس سے لباس سواریاں نوکر چاکر اور ظاہری ٹھاٹھ باٹھ کے لئے جو کچھ درکار ہو سب خرید لو اور جب (بادشاہ کے سامنے کھلی کچہری میں) لوگ آتے ہیں تم بھی باب العامہ کے پاس آ جانا اور اس وقت تک وہیں رہنا جب تک تمہیں بلایا نہ جائے کیونکہ خلیفہ وقت (مقتدر باللہ) نے اس کو تسلیم فرمالیا ہے کہ وہ آپ کی شادی اپنی موجودگی میں کرا میں گئے اور جو رقعہ وہ اپنے ساتھ لایا تھا میں نے اس کا جواب لکھ دیا اور مال وصول کرایا اور انہوں نے جو کچھ خریدنے کو کہا تھا میں نے بہت کم خریدا اور اکثر مال اپنے پاس بچا کر رکھ لیا اور باب العامہ کی طرف مقررہ دن میں خوبصورت انداز میں سوار ہو گیا اور لوگ آتے رہے اور خلیفہ کے پاس داخل ہوتے رہے اور میں باہر کرا رہا یہاں تک کہ مجھے بلایا اور میں بھی داخل ہو گیا میں نے دیکھا مقتدر تشریف فرما ہے اور حج حضرات افسران اور شاہی خاندان کے عظیم لوگ پاس بیٹھے ہیں۔ میں یہ مجلس دیکھ کر گھبرا گیا تو مجھے بتایا گیا کہ بادشاہ کو سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے چنانچہ میں نے اس طریقہ سے سلام کیا بعض حج حضرات جو وہاں پر موجود تھے خلیفہ ان کے پاس تشریف لے گئے اور مجھ سے ایجاب و قبول کرایا اور شاہی کراچی میں آئے۔

سے باہر آیا اور باب العامہ کی ایک دہلیز کے قریب پہنچا تو مجھے ایک بڑے گھر کی طرف لے گئے جس میں بیش بہا قیمتی قالین بچھے ہوئے تھے وہاں ضروریات کا سامان بھی مہیا تھا اور خدمت گار اور فرنیچر بھی میں نے ایسا خوبصورت سماں کبھی نہ دیکھا تھا جب مجھے وہاں بٹھا دیا گیا اور اکیلا چھوڑ دیا گیا جو مجھے وہاں لایا تھا وہ بھی رخصت ہو گیا میں وہاں ایک دن رہا اور کسی ایسے شخص کو نہ دیکھا جس کو میں جانتا تھا اور میں وہاں سے کہیں نہ گیا سوائے نماز ادا کرنے کی جگہ کے۔ اور نوکر چاکر تھے جو آ جا رہے تھے اور کھانے کا بہت بڑا انتظام تھا جو چنا جا رہا تھا اور وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے اور میری والی کا نام لے کر کہہ رہے تھے کہ آج فلاں کپڑے کے تاجر کے ساتھ فلاں عورت کی شب زفاف ہے اور میں خوشی کے مارے ان کی تصدیق نہیں کر پا رہا تھا۔ جب رات ہوئی تو بھوک نے مجھے نڈھال کر دیا دروازوں پر تالے پڑ چکے تھے اور میں اس لونڈی سے ناامید ہو چکا تھا اسی دوران میں گھر میں چکر کاٹنے لگا اتنے میں میری نگاہ باورچی خانہ پر پڑ گئی میں نے وہاں پر باورچیوں کو بیٹھا ہوا دیکھا تو ان سے کھانا مانگا انہوں نے مجھے نہ پہنچاتے ہوئے کسی منتظم کے سپرد کر دیا اور میرے

پاس اتنے عظیم کھانوں میں سے صرف دو روٹیاں لے آئے جن کو میں نے کھا لیا اور اپنے ہاتھ اس اشنان سے دھو ڈالے جو باورچی خانہ میں موجود تھی اور میں یہی سمجھا کہ ہاتھ صاف ہو گئے ہیں اور میں اپنی جگہ لوٹ آیا جب رات ہو چکی تو اچانک طلبوں، بنسریوں کی اونچی اونچی آوازیں سنائی دیں دروازے کھول دیئے گئے اور میرے والی مجھے پیش کر دی گئی یہ اسی کو لے کر میرے پاس آئے تھے انہوں نے اس کو میرے پاس بٹھا دیا میں خوشی کے مارے اس کو خواب سمجھ رہا تھا چنانچہ اس کو وہ لوگ میرے پاس چھوڑ کر سب رخصت ہو گئے۔

جب ہم اکیلے ہوئے تو میں آگے بڑھا اور اس کو بوسہ دیا اس نے مجھے بوسہ دیا اور میری ڈاڑھی کو سونگھا تو دھکا دے کر جملہ عروسی سے نیچے گرا دیا اور کہنے لگی میں نہیں سمجھتی تھی اے گھٹیا شخص کہ تو کامیاب ہو جائے گا پھر جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی

تو میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اس کو لپٹ گیا اس کے پاؤں چومے زمین چومی اور پوچھ مجھے میرا گناہ تو بتلاؤ پھر جو چاہو کرلو؟ تو اس نے کہا تو تباہ ہو دجائے تم نے کھانا تو کھایا مگر ہاتھ نہیں دھوئے تو میں نے اس کے سامنے اپنا سارا قصہ کہہ سنایا جب قصہ کے آخر میں پہنچا تو میں نے کہا مجھے یہ قسم اور یہ قسم پھر میں نے اس کی طلاق کا حلف اٹھالیا اور ہر اس عورت کی طلاق کا حلف اٹھایا جس سے نکاح کروں اور اپنے مال کے صدقہ کرنے کا اور اس مال کا بھی جس کا میں کبھی مالک بنوں اور پیدل حج کرنے کا اور اللہ کے ساتھ کفر کرنے کا حلف اٹھایا اور ہر وہ قسم اٹھائی جو مسلمان اٹھایا کرتے ہیں کہ میں اب کے بعد دیکر یکہ (کھانے کی قسم) نہیں کھاؤں گا اگر کھاؤں گا تو چالیس مرتبہ اپنے ہاتھ دھوؤں گا تو اس کو حیا آ گیا اور مسکرا کر زور سے بولی:

اے لونڈیو! تو دس کے قریب لونڈیاں اور خادما میں حاضر ہو گئیں تو اس نے کہا کچھ لاؤ ہم کھانا کھائیں گے تو میرے سامنے بہت خوبصورت شکلوں کے کھانے اور شاہی طعام پیش کئے گئے ہم نے ان کو کھایا اور ہاتھ دھوئے پھر اس نے پینے کی چیزیں طلب کیں تو ہم نے پیا پھر ان خادماؤں نے نہایت خوبصورت اور پاکیزہ انداز و لہجہ میں گانا گایا پھر ہم پلنگ پر چلے گئے میں نے یہ رات بادشاہوں کی رات کی طرح گزاری اور ایک ہفتہ تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہفتہ کے دن مرعوب کن ولیمہ ہوا جس میں بہت سی (شاہی) لونڈیاں جمع ہوئیں جب ولیمہ کی کل ہوئی تو میرے والی (بیوی) نے کہا کہ دارالخلافہ اس سے زیادہ کی برداشت نہیں رکھتا کہ ہم اس سے زیادہ عرصہ تک یہاں تک قیام کریں اب ہمیں یہاں سے جانے کی اجازت لینی چاہئے چنانچہ بڑی منت سماجت سے میری بیوی نے اجازت حاصل کی اور بتایا کہ سیدہ نے ہمارے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جو پہلے کسی لونڈی کے ساتھ نہیں کیا تھا کیونکہ سیدہ مجھ سے بہت محبت کرتی تھی اور یہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو سب سیدہ کا عطا کیا ہوا ہے اس نے مجھے خالص سونے کی پچاس ہزار اشرفیاں (تقریباً پچیس کروڑ روپے) اور چاندی جو اہرات اور محل کے باہر کے کئی ذخیرہ بخشے اور مزید بھی کئی قسم کی اشیاء عطا

کی تھیں میری بیوی نے کہا کہ اب یہ سب تمہیں دیا ہے تم اپنے گھر جاؤ اور یہ مال بھی لے جاؤ اور ایک شاندار وسیع محکمہ کا مکان خریدو جس میں بہت بڑا باغ ہو بہت سے کمرے ہوں شاندار محل وقوع ہو تم اس میں منتقل ہو جاؤ اور مجھے اس کی اطلاع کر دینا تاکہ میں بھی وہاں آ جاؤں گی پھر اس نے مجھے دس ہزار اشرفیاں (تقریباً پانچ کروڑ روپے) دیئے جس کو میرے ساتھ ایک نوکر اٹھا کر لے گیا چنانچہ میں نے ایک مکان خریدا اور اطلاع لکھ کر روانہ کر دیتا وہ تمام نعمت اٹھا کر میرے پاس لے آئی یہ جتنی رونق اور آب و تاب تم دیکھ رہے ہو سب اسی کی طرف سے ہے وہ میرے پاس اتنے سال زندہ رہی اور میں اس کے ساتھ بادشاہوں جیسے پیش میں رہا لیکن میں اس کے باوجود تجارت بھی کرتا رہا اس طرح سے میرا مال بڑھ گیا اور عظمت بلند ہو گئی اور حالات باوقار ہو گئے اس نے میرے پاس یہ بچے بھی جنے پھر اس نے اپنی اولاد کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ پھر وہ فوت ہو گئی لیکن دیکر یکہ کی تلخی باقی رہی جس کی وجہ سے تم نے (چالیس مرتبہ ہاتھ دھونے کا مشاہدہ کیا ہے)۔

حکایت نمبر ۳:

عاشق زندہ دفن کر دیا گیا

وضاح المین (یمن کے ملک کا نہایت خوبصورت آدمی) اور ام البنین دونوں بچپن میں اکٹھے پروان چڑھے تھے وہ اس سے محبت کرتا تھا اور وہ اس سے محبت کرتی تھی یہ جوان اس کے بغیر صبر نہیں کر سکتا تھا جب یہ لڑکی بالغ ہوئی تو اس کو پردہ کرا دیا گیا (اور یہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے تھے) اس لئے ان پر بہت بڑی بلا ٹوٹ پڑی جب ولید بن عبد الملک نے حج کیا تو اس کو ام البنین کے حسن کی رعنائیوں اور حسن ادب کی خبر پہنچی تو ولید نے اس سے شادی کر لی اور اپنے ساتھ ملک شام میں لے گیا اور وضاح کی عقل ماری گئی یہ اس کے صدمہ سے روز بروز گھلتا رہا جب مصیبت انتہا کو پہنچی تو اس نے ملک شام کا سفر کیا اور ولید بن الملک کے محل کے ارد

گرد روزانہ چکر کاٹنے لگا اس کو کوئی حیلہ نہیں ملتا تھا اس نے ایک دن پیلے رنگ کی ایک لونڈی کو دیکھا تو اس سے انس پیدا کیا اور اس سے پوچھا تم ام البنین کو جانتی ہو؟ تو اس نے کہا کیا تم میری مالکن کے بارہ میں پوچھ رہے ہو؟ تو اس جوان نے کہا ہاں وہ میری چچا زاد ہے وہ میرے یہاں پہنچنے پر بہت خوش ہوگی اگر تم اس کو اطلاع کر دو۔ تو اس لونڈی نے کہا میں اس کو ضرور اطلاع کروں گی چنانچہ وہ لونڈی چلی گئی اور ام البنین کو اطلاع کر دی تو ام البنین نے پوچھا اری تو تباہ ہو جائے کیا وہ ابھی تک زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں تو ام البنین نے کہا اس کو کہو کہ تم اپنی جگہ پر رہو یہاں تک کہ تمہارے پاس مہر اقا صد نہ آجائے میں تمہارے لئے کوئی تدبیر کرتی ہوں تو اس نے حیلہ کر کے اس کو اپنے پاس منگوالیا اور صندوق میں بند کر دیا جب خطرہ ٹل گیا تو اس کو نکالا اور اپنے پاس بٹھایا اور جب محافظ کی جاسوسی کا دھڑکا لگا اس کو صندوق میں بند کر دیا ایک مرتبہ ولید بن عبد الملک بادشاہ کو ایک قیمتی جوہر ہدیہ میں پیش کیا گیا تو اس نے اپنے ایک نوکر سے کہا یہ جوہر لو اور ام المومنین (ام البنین) کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو یہ امیر المومنین کو ہدیہ کیا گیا ہے۔

چنانچہ جب وہ اسکو لے کر چلا اور بغیر اجازت داخل ہوا اور وضاح کو ام البنین کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا تو ایک طرف ہو گیا مگر ام البنین کو معلوم نہ ہو سکا اور وضاح صندوق میں جا کر چھپ گیا اور خادم نے ام البنین کو پیغام پہنچایا اور کہا آپ جوہر مجھے عطا کر دیں تو ام البنین نے کہا تمہیں کیوں دوں تم اس کا کیا کرو گے؟

تو وہ غلام خادم جب باہر گیا تو ام البنین پر سخت غصہ میں تھا اور ولید کے پاس آ کر سارا واقعہ سنایا اور جس صندوق میں وضاح کو چھپایا ہوا دیکھا تھا اس کی نشانی بھی بتادی تو ولید نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو میں تم پر اعتماد نہیں کرتا پھر ولید جلدی سے اٹھا اور ام البنین کے پاس پہنچا جب وہ گھر پر ہی تھی اور اس گھر میں بہت سے صندوق رکھے ہوئے تھے تو یہ آکر اسی صندوق پر بیٹھ گیا جس کے متعلق خادم نے بتایا تھا اور کہا اے ام البنین یہ صندوق مجھے ہدیہ کر دو؟ تو اس نے کہا اے امیر

المومنین یہ بھی اور میں آپ کے ہیں تو ولید نے کہا نہیں بس مجھے تو یہی صندوق چاہئے جو میرے نیچے ہے اس نے کہا اے امیر المومنین اس میں عورتوں والی کچھ مخصوص چیزیں ہیں ولید نے کہا مجھے اور کچھ نہیں چاہئے تو ام البنین نے کہا یہ آپ کا ہے تو ولید نے حکم کیا اور اس صندوق کو اٹھالیا گیا اور دو غلاموں کو بلا کر ایک کنواں کھدوایا جب کنواں پانی تک کھد گیا تو اپنا منہ صندوق پر رکھ کر کہا اے صندوق ہمیں تمہارے متعلق کوئی خبر پہنچی ہے اگر سچ ہے تو ہم تمہاری خبر کو دفن کرتے ہیں اور تیرے بعد کے لوگوں کو سبق سکھاتے ہیں اور اگر خبر جھوٹی ہے تو لکڑی کے کسی صندوق کو دفن کرنے کا ہمیں کوئی گناہ نہیں ہے پھر اس نے اس کو حکم کیا اور اس کو گڑھے میں پھینک دیا گیا اور اس خادم کے بارہ میں حکم کیا اور اس کو بھی اس کے اوپر پھینک دیا گیا اور پھر ان دونوں کے اوپر مٹی ڈلوادی گئی اور ام البنین اپنے محل میں روتی ہوئی پائی گئی یہاں تک کہ وہ بھی ایک دن منہ کے بل گر کر مری ہوئی پائی گئی۔

(فائدہ) یہ حکایت معافی بن زکریا کی روایت میں خلیفہ یزید بن عبدالمک کے متعلق بھی بیان کی گئی ہے۔ (منہ)

حکایت نمبر ۲:

مقصد تک پہنچنے والا چال باز عاشق

حضرت شعیبی بیان کرتے ہیں کہ لقمان بن عاد بن عادیا جس نے سات صدیاں عمر پائی تھی عورتوں کے عشق میں مبتلا رہتا تھا وہ جس عورت سے بھی شادی کرتا وہی عورت اس کی عزت کے معاملہ میں خیانت کرتی تھی یہاں تک کہ اس نے ایسی کم سن لڑکی سے شادی کی جس نے مردوں سے شناسائی نہیں کی تھی اس نے اس کے لئے پہاڑ کی چوٹی پر ایک گھر کھدوایا اور پھر زنجیر کی سیڑھی بنوائی اور اسی کے ذریعہ اس کے پاس چڑھ کر جاتا اور اترتا تھا جب یہ واپس لوٹتا تھا تو وہ سیڑھی ہٹا دی جاتی یہاں تک کہ اس لڑکی تک عمالقمہ قوم کا ایک طاقتور جوان پہنچ گیا اور وہ لڑکی اس کے

دل میں اتر گئی تو وہ اپنے بھائیوں کے پاس آیا اور کہا اللہ کی قسم میں تمہیں ایک جنگ میں پھنسانا چاہتا ہوں تم میرا ساتھ دو انہوں نے کہا کیا بات ہے لقمان بن عاد کی بیوی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئی ہے انہوں نے کہا ہم اس تک تمہارے پہنچنے کا کیا حیلہ کر سکتے ہیں؟ اس نے کہا تم اپنی تلواروں کو جمع کر لو اور مجھے ان کے درمیان رکھ کر ان کا ایک بڑا گٹھڑ بنا لو پھر لہو ہم نے سفر پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور اپنے واپس لوٹنے تک اپنی تلواres آپ کے پاس امانت کے طور پر رکھنا چاہتے ہیں اور وہاں اس کو اپنی واپسی کی تاریخ بھی بتا دینا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تلواres اٹھالائے اور ان کو لقمان کے پاس رکھ دیا اس نے ان تلواروں کو اپنے گھر کے ایک کونے میں رکھوا دیا جب لقمان چلا گیا تو جوان نے حرکت کی اور لڑکی نے اس کو کھولا یا اس طرح سے وہ جوان لڑکی کے پاس جا تا رہا جب لڑکی محسوس کرتی کہ لقمان آنے والا ہے تو اس کو تلواروں کے درمیان چھپا دیتی اس طرح سے کئی دن گزر گئے پھر وہ لوگ آئے اور اپنی تلواres واپس لے گئے اس کے بعد ایک دن لقمان نے اپنا سر اٹھایا تو اس کو چھت کے ساتھ کھنکار چھپا ہوا تھا تو اس نے بیوی سے پوچھا یہ کس نے تھوکا ہے؟ اس نے کہا میں نے۔ تو لقمان نے کہا تو تم تھوکو جب اس نے تھوکا تو اس کا کھنکار وہاں تک نہ پہنچ سکا تو اس نے کہا ہائے تباہی مجھے تلواروں نے دھوکہ میں ڈال دیا پھر اس عورت کو پہاڑ کی چوٹی سے پھینکا اور وہ نیچے پہنچ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی پھر وہ غصہ ہو کر نیچے اتر آئی تو اس کی صحرائی بیٹی تھی وہ سامنے آئی اور اس نے پوچھا ابا بان کیا بات ہے (آپ اتنا غصہ میں کیوں ہیں) تو اس نے جواب میں کہا تو بھی مورتوں میں سے ہے پھر اس کے سر کو بھی چٹان پر مارا اور قتل کر دیا تو اس وقت سے عرب میں یہ کہاوت چل نکلی

ما اذنب الا ذنب صحر

(ترجمہ) اس عورت نے کوئی گناہ نہیں کیا مگر صحرا والا گناہ کیا ہے۔

باب 42

لیلیٰ مجنوں کے حالات عشق

جو لوگ عشق کے میدان میں بہت زیادہ مشہور ہوئے ان میں زیادہ مشہور لیلیٰ کا مجنوں (۹۸) ہے اس کے حالات بھی بہت ہیں اور اشعار بھی بہت ہیں ہم کچھ مختصر کر کے اس کے حالات نقل کرتے ہیں۔

نام و نسب مجنوں

علماء انساب نے اس کا نام و نسب میں اختلاف کیا ہے رباح عامر کہتے ہیں اس کا نام و نسب یہ ہے قیس بن الملوح بن مزاحم۔ اور ابو عبیدہ بختہ کہتے ہیں کہ یہ بھری بن جعدی ہے اور بعض اولاد علی سے منقول ہے کہ یہ قیس بن معاذ عقیلی ہے اور ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ یہ اقرع بن معاذ ہے۔ قاسم بن سوید حرمی فرماتے ہیں کہ بنو عامر میں تین مجنوں گذرے ہیں۔ (۱) لیلیٰ کا معاذ یہ معاذ بن کلیب ہے۔ (۲) قیس بن معاذ (۳) مہدی بن ملوح جعدی۔

(۹۸) قال الذہبی فی السیر: أنکر بعضهم لیلیٰ والمجنون، وهذا دفع بالصدر، فما من لم یعلم حجة علی من عنده علم، ولا المثلث کالنافی، لکن إذا کان المثلث لشيء شبه خرافة، والنافی لیس غرضه دفع الحق فهنا النافی مقدم، وهنا تقع المكابرة وتسكب العبرة۔ توفي فی حدود عام (۶۵) هجري۔ النظر السیر ۵/۴-۷، تاریخ الإسلام ۶۴/۳، و کتاب الأغانی ۱/۲ فما بعدها حیث ذکر أغلب القصص والأشعار التي سید کرھا المصنف۔

لیلیٰ کا نام و نسب

اس میں بھی نسب دانوں نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں اس کا نام لیلیٰ بنت مہدی ہے بعض کہتے ہیں لیلیٰ بنت ورداز قبیلہ بنی ربیعہ نیز اس کی کنیت میں بھی دو قول ہیں۔ (۱) ام مالک اور اس کی کنیت کے ساتھ مجنوں نے اس کو اپنے اشعار میں مخاطب کیا ہے۔ (۲) ام الخلیل۔

حکایت نسرا:

عشق کیسے پروان چڑھا؟

بنو عامر قبیلہ میں ایک عورت تمام عورتوں سے زیادہ حسین و جمیل تھی اور یہ عقل مند اور باادب بھی تھی اس کا نام لیلیٰ بنت مہدی تھا مجنوں کو جب اس کی اور اس کے جمال و دانشمندی کی اطلاع ہوئی چونکہ یہ عورتوں سے میل ملاپ کا دلدادہ تھا اس لئے اس نے بہت خوبصورت پوشاک پہنی اور جانے کے لئے تیار ہوا جب اس کے پاس بیٹھا اور آمنے سامنے بات کی تو حیران کر کے اس کے دل میں اتر گئی چنانچہ مجنوں اس سے اور وہ مجنوں سے تمام دن باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ شام ہو گئی اور مجنوں گھر لوٹ آیا اور وہ رات کا سنا طویل ہو گئی حتیٰ کہ جب صبح ہوئی تو پھر اسی کی طرف چل دیا اور شام تک اس کے پاس رہا پھر لوٹ آیا اور یہ رات گزشتہ شب سے بھی زیادہ طویل ہو گئی نیند کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا پھر وہ ہر روز اس کے دیدار کو جاتا اور اپنے پاس ہر آنے جانے والے کو چھوڑ دیا اس طرح سے لیلیٰ کے دل میں بھی مجنوں کی محبت بیٹھ گئی جیسے مجنوں کے دل میں لیلیٰ کی محبت بیٹھ گئی تھی پھر ایک دن ایسا آیا کہ مجنوں اس سے بات کرتا تھا مگر وہ اپنا منہ پھیر لیتی تھی اور دوسری طرف کر لیتی تھی اس کا مقصد (مجنوں کا امتحان کرنا تھا) لیلیٰ کا یہ رویہ دیکھا تو بہت گراں ہوا اور چلا گیا جب لیلیٰ کو اس کے ناراض ہو جانے کا ڈر ہوا تو اس نے مجنوں کی طرف متوجہ

ہو کر کہا

کلانا مظہر للناس بغضا
وکل عند صاحبه مکین

(ترجمہ) ہم دونوں میں سے ہر ایک لوگوں کے بغض کو پیدا کر رہا ہے جبکہ ہم دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے دل میں اتر چکا ہے۔
تب جا کر مجنوں کو مسرت ہوئی اور لیلیٰ نے کہا میں نے تمہارا امتحان کرنا چاہا تھا ورنہ تیرے دل میں جتنا میری محبت ہے اس سے کہیں زیادہ مجھے تم سے محبت ہے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کرتی ہوں کہ اگر اب کے بعد میں تیرے سوا کسی اور شخص کے پاس بیٹھوں تو مر جاؤں ہاں اگر مجھے مجبور اور بے بس کر دیا جائے تو اور بات ہے تو مجنوں یہ بات سن کر بہت زیادہ خوش ہو کر واپس لوٹ گیا۔

حکایت نمبر ۲:

مجنوں کو لیلیٰ سے دیوانگی کی حد تک محبت تھی کیونکہ یہ دونوں بچپن میں اپنی قوم کی بکریاں اکٹھے چرایا کرتے تھے اس لئے ان دونوں کے دل ایک دوسرے سے معلق ہو گئے تھے لیکن مجنوں لیلیٰ سے عشق میں کچھ زیادہ ہی آگے نکل گیا تھا یہ دونوں ایک ساتھ ہی رہتے تھے حتیٰ کہ جوان ہو گئے جب قبیلہ والوں کو ان کی آپس کی چاہت کا علم ہوا تو لیلیٰ کو پردہ کرادیا گیا جس سے مجنوں کی عقل جاتی رہی۔

حکایت نمبر ۳:

مجنوں طواف میں کیا دعا کر رہا تھا؟

جب مجنوں کے وہ حالات ظاہر ہوئے جن کو سب جانتے ہیں اور لوگوں نے اس کو عشق میں مبتلا دیکھا تو اس کے باپ کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے تمہارا بیٹا جس

مصیبت میں مبتلا ہو گیا اس کو تو تم نے دیکھا ہی ہے اگر تم اس کو مکہ شریف میں لے جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے اس کی نجات کی دعا مانگو اور آنحضرتؐ کے روضہ اقدس کی زیارت کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو ہمیں امید ہے کہ اس کی عقل لوٹ آئے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو عافیت عطا کریں گے تو اس کا باپ (مجنوں کو لے کر) مکہ پہنچا اور طواف شروع کر کے مجنوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگتا رہا اور مجنوں (طواف کرتے ہوئے) یہ دعا کر رہا تھا ۔

دعا المحرمون الله يستغفرونه

بمكة وهنا ان ستمحي ذنوبها

وناديت ان يارب اول سولتي

لنفسى ليلي ثم انت حسيها

فان اعط ليلي في حياتي لايتب

الى الله خلق توبة لا اتوبها

(ترجمہ)

(۱) محرم حضرات مکہ میں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔

(۲) اور میری التجا یہ ہے کہ اے میرے پروردگار! میرا پہلا سوال میرے نفس کے لئے لیلیٰ کا ہے تو اس کا نگران و محافظ ہے۔

(۳) اگر مجھے میری زندگی میں لیلیٰ عطاء کر دی جائے تو چاہے باقی مخلوق اللہ تعالیٰ سے (گناہوں کی) توبہ نہ کرے میں (ضرور) توبہ کر لوں گا۔

حتیٰ کہ جب مجنوں منیٰ میں پہنچا تو کسی نے وہاں کے خیموں سے آواز دی اے لیلیٰ تو مجنوں بے ہوش ہو کر گر پڑا اور لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے اور اس کے چہرہ :

پانی چھڑکا جبکہ اس کا باپ اس کے سر ہانے میں رو رہا تھا پھر جب مجنوں کو افاقہ ہوا تو اس نے کہا ۔

وداع دعا اذنحن بالخیف من منی

فہیج اطراف الفواد و مایدری

دعا باسم لیلی غیر ہافکانما

اطار بلیلی طائر کان فی صدری

(ترجمہ)

(۱) جب ہم منیٰ میں مسجد خیف کے پاس تھے تو کسی نے پکارا اور میرے دل کی دھڑکنوں کو لا شعوری میں تیز کر دیا۔

(۲) اس نے کسی اور لیلیٰ کو پکارا تھا لیکن جس لیلیٰ کا پنچھی میرے سینے میں تھا اس کو بیدار کر دیا۔

حکایت نمبر ۲:

حج کے دوران مجنوں کا جنون

بعض مشائخ بیان کرتے ہیں کہ میں حج کے لئے حاضر ہوا جب منیٰ میں پہنچا تو وہاں کے ایک پہاڑ پر ایک جماعت کو دیکھا تو میں بھی ان کے پاس چلا گیا وہاں میں نے دیکھا کہ ایک جوان ہے خوبصورت چہرہ والا رنگ اس کا پیلا پڑ چکا ہے اور بدن گھل چکا ہے اور لوگوں نے اس کو تھام رکھا ہے میں نے ان سے اس کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہی قیس ہے جس کو لوگ مجنوں کہتے ہیں اس کا والد اس کو بیت اللہ شریف اور روضہ اقدس کی حاضری کے لئے لے کر آیا ہے شاید کہ اللہ خالی اس کو شفاء عطا کر دیں میں نے پوچھا تم نے اس کو پکڑ کیوں رکھا ہے؟ انہوں

نے کہا ہمیں ڈر ہے کہ یہ اپنی دیوانگی میں کوئی حرکت کر کے اپنی جان نہ کھو بیٹھے جبکہ مجنوں ان کو کہہ رہا تھا کہ تم مجھے چھوڑ دو میں نجد کی نسیم صبا کھانا چاہتا ہوں ان میں سے ایک شخص نے مجھے کہا یہ مجنوں آپ کو نہیں جانتا اگر آپ چاہیں تو اس کو یہ کہیں کہ میں نجد سے آیا ہوں اور پھر لیلیٰ کا حال بتاتا ہوں تو میں نے اس بات کو منظور کر لیا اور اس کے قریب ہو گیا تو لوگوں نے کہا اے قیس یہ شخص نجد سے آیا ہے تو مجنوں نے ایک آہ بھری میں نے سمجھا کہ شاید اس کا جگر پارہ پارہ ہو گیا پھر اس نے مجھ سے ایک ایک جگہ اور ایک ایک وادی کا پوچھا اور میں نے اس کو بتایا اور وہ روتا رہا پھر اس نے چند اشعار کہے (جن کو ہم نے اختصار کی وجہ سے یہاں ذکر نہیں کیا۔)

حکایت نصیرؑ:

مجنوں کی دیوانگی کا سبب

جب مجنوں کا لیلیٰ سے عشق شروع ہوا اور محبت نے شہرت پکڑی تو مجنوں کے پاس لیلیٰ کے گھر والے آئے اور اس کو لیلیٰ سے بات چیت کرنے اور اس کو دیکھنے سے منع کیا اور اس کو قتل کر دینے کی دھمکی دی تو اس کے پاس ایک عورت آیا کرتی تھی جو اس کو لیلیٰ کی خبر دیا کرتی تھی تو انہوں نے اس عورت کو بھی اس سے روک دیا تو پھر مجنوں خود رات کے اندھیروں میں قبیلہ والوں سے چھپ کر جاتا رہا جب اس طرح سے اس کا آنا جانا بہت ہوا تو لیلیٰ کا باپ اپنی قوم کے چند افراد کو ساتھ لے کر خلیفہ وقت مروان بن الحکم کے پاس گیا اور اس سے مجنوں کی شکایت کی اور اس سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمیں ہمارے علاقہ کے افسر کے نام فرمان لکھ دیں تاکہ وہ مجنوں کو لیلیٰ سے بات چیت کرنے سے روک دے تو مروان نے اپنے افسر کے نام ان لوگوں کا فرمان لکھ کر دیا کہ وہ قیس (مجنوں) کو بلوا کر اس کو لیلیٰ سے ملاقات کرنے سے روک دے اور اگر پھر بھی مجنوں باز نہ آئے تو ان کو مجنوں کا خون معاف ہے جب یہ فرمان اس کے افسر کے پاس پہنچا تو اس نے کارندے روانہ کر کے قیس اور اس کے باپ

اور اس کے گھر والوں کو بلا کر جمع کیا اور ان کے سامنے مروان کا فرمان پڑھ کر سنایا اور قیس سے کہا تم خدا سے ڈرو اپنے خون کو ضائع نہ کرو لیکن قیس یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا ۔

الاحببت لیلی و آلی امیرھا
علی یمینا جاھداً الا ازورھا

واوعدنی فیھا جال ابوھم
ابی و ابوھا خشت لی صدورھا

علی غیر شیء غیر انی احبھا
وان فوادی عند لیلی اسیرھا

(ترجمہ)

(۱) ہائے مجھ سے لیلیٰ کو چھپا دیا گیا اور اس کے افسر نے مجھے مضبوط قسم دی ہے کہ میں اس سے نہ ملا کروں۔

(۲) لیلیٰ کے متعلق بہت سے جوانوں نے مجھے دھمکی دی ہے ان میں ان کا باپ بھی ہے جو میرا بھی باپ ہے اور لیلیٰ کا بھی ان سب کے میرے لئے سینے تنگ ہو گئے ہیں۔

(۳) وہ کسی اور چیز پر مجھے مجبور کرتے ہیں لیکن میں تو لیلیٰ کو چاہتا ہوں اور میرا دل لیلیٰ کے پاس اسیر ہے

جب مجنوں لیلیٰ (کی ملاقات اور گفتگو) سے مایوس ہوا اور یقین ہو گیا کہ اب کوئی راستہ باقی نہیں رہا تو وہ مبہوت العقل جیسا ہو گیا اور تنہائی پسند ہو گیا اور اپنے آپ سے باتیں کرنے لگ گیا پھر اس کا معاملہ اس سے بھی بڑھ گیا حتیٰ کہ اس کی عقل جاتی رہی اور کنکریوں اور مٹی سے کھیلنے لگ گیا اور لیلیٰ کے ذکر کے علاوہ اور اس

کے حق میں شعر کہنے کے علاوہ کچھ نہیں جانتا تھا جب لیلیٰ کو مجنوں کی دیوانگی کی یہ خبر پہنچی تو اس کی جدائی سے غم اور بے صبری کا پیمانہ بھی لبریز ہو گیا۔

حکایت نمبر 4:

مجنوں اپنا گوشت کھانے لگا

(خلیفہ) مروان بن حکم نے ایک آدمی کو بنو عامر کے قبیلہ کے واجبات وصول کے لئے مقرر کیا جب اس نے مجنوں کی خبر سنی تو اس کو پیش کرنے کا حکم دیا جب اس کو پیش کیا گیا تو اس سے حال پوچھا اور اشعار سنانے کی فرمائش کی تو مجنوں نے (اپنے عمدہ) اشعار سنائے (جن کو سن کر وہ) والی نہایت حیران ہوا اور مجنوں سے کہا تم میرے پاس رہو میں تمہارے لئے لیلیٰ سے ملاقات کا کوئی حیلہ ڈھونڈتا ہوں چنانچہ مجنوں اس کے پاس جاتا رہا اور اس سے گپ شپ لگا تا رہا بنو عامر ہر سال ایک میلہ لگایا کرتے تھے اور وقت کا موجودہ حکمران ان کے ساتھ میلہ میں شرکت کرتا تھا تا کہ ان کے درمیان کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو چنانچہ میلہ کا وقت آیا اور مجنوں نے اس حکمران سے کہا کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں بھی آپ کے ساتھ اس میلہ میں شریک ہو سکوں؟ تو اس حکمران نے اس کو اجازت دے دی جب والی نے میلہ میں نکلنے کی تیاری کر لی تو مجنوں کے قبیلہ کی ایک جماعت والی کے پاس آئی اور اس کو کہا اس مجنوں نے آپ کے ساتھ نکلنے کا مطالبہ کیا ہے تا کہ یہ لیلیٰ کو دیکھ سکے اور اس سے باتیں کر سکے جبکہ لیلیٰ کے گھر کے لوگ اس کی تاک میں ہیں اور خلیفہ وقت نے ان کو مجنوں کا خون معاف کر دیا ہے اگر یہ ان کے سامنے یہ تو... جب ان لوگوں نے والی وقت کو یہ اطلاع دی تو والی نے مجنوں کو اپنے ساتھ نکلنے سے منع کر دیا اور اس کے لئے صدقہ کی کئی اونیوں کی پیش کش کی مگر مجنوں نے ان سب کو ٹھکرا دیا اور یہ شعر کہے

رددت قلائص القرشی لما
بدالی النقص منه للعهود
سعوا للجمع ذاک و خلفونی
الی حزن اعالجہ شدید

(ترجمہ)

- (۱) جب میرے سامنے قرشی کی عہد شکنی ظہر ہوئی تو میں نے اس کو لمبی ٹانگوں والی اونٹنیاں واپس کر دیں
- (۲) یہ خود تو میلہ میں چلے گئے اور مجھے غم سہنے کے لئے پیچھے چھوڑ گئے جس کا مداوا بہت مشکل ہے۔

جب مجنوں نے یقین کر لیا کہ اس کو ملاقات سے روک دیا گیا اور اس سے ملاقات کا کوئی چارہ نہیں ہے تو اس کی عقل جاتی رہی وہ جو کپڑا بھی پہنتا اسکو پھاڑ دیتا اور اپنے رخ پر ننگا چلا جاتا تھا بات چیت تک کرنے کی کوئی عقل نہ رہی اور نماز پڑھنا بھی چھوڑ دیا جب اس کے باپ نے دیکھا کہ اس نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے تو اس کے تلف ہو جانے سے ڈر گیا اور اس کو پکڑ کر قید کر دیا تو مجنوں نے اپنا گوشت چباننا اور خود کو زمین پر مارنا شروع کر دیا جب اس کے باپ نے اس کی یہ حالت دیکھی تو اس کو کھول کر آزاد کر دیا تو مجنوں نے جنگلوں میں عریاں پھرنا اور مٹی سے کھیلنا شروع کر دیا مجنوں کی ایک دائی تھی جس کے علاوہ اور کسی سے وہ مانوس نہیں ہوتا تھا یہی اس کے پاس روٹی اور پانی لے جاتی اور اس کے پاس رکھتی تھی کبھی تو مجنوں کھا لیتا تھا اور کبھی چھوڑ دیتا تھا۔

حکایت نمبر ۷:

مجنوں کی خاطر لیلیٰ کی تڑپ

ایک شخص نے تلاش معاش کے لئے سفر کیا اور ایک خیمہ کے پاس جا پہنچا جو نصب شدہ تھا یہ شخص بارش میں گھر چکا تھا اس لئے اس خیمہ کی طرف رخ کیا اور پاس جا کر کھنکارا تو ایک عورت نے اس کو جواب میں کہا کہ اتر آؤ تو وہ شخص اتر آیا اور اس خیمہ والوں کے اونٹ اور بکریاں بھی شام کو واپس آ گئیں ان کے یہ جانور بہت تعداد میں تھے اور چرواہے بھی بہت تھے اس عورت نے کسی ایک غلام کو کہا تم اس جوان سے پوچھو یہ کہاں سے آیا ہے؟

تو میں نے کہا یمامہ اور نجد کی طرف سے۔

تو اس نے پوچھا نجد کے کون سے شہر اور علاقے تم نے دیکھے ہیں؟

میں نے کہا سب علاقے دیکھے ہیں۔

اس نے کہا تم وہاں کس کے پاس ٹھہرے تھے؟

میں نے کہا قبیلہ بنو عامر میں تو اس نے ایک درد بھری آہ کھینچی اور پوچھا بنو عامر

کے کس قبیلہ کے پاس؟

میں نے کہا بنو حریش کے پاس تو اس کے آنسو اُڑ آئے پوچھا کیا تم نے اس

جوان کا ذکر سنا ہے جس کا نام قیس ہے اور لقب مجنوں ہے؟

میں نے کہا اللہ کی قسم میں اس کے والد کے پاس ہی مہمان ہوا تھا اور میں

مجنوں کے پاس بھی گیا تھا تا کہ اس کو دیکھوں وہ بے چارہ جنگلوں میں وحشی جانوروں

کے ساتھ پریشان حال تھا نہ تو اس کو کچھ عقل تھی نہ سمجھ بس جب اس کے سامنے لیلیٰ کا

ذکر کیا جاتا تھا تو روتا تھا اور اس کے حق میں اشعار کہتا تھا وہ جوان کہتا ہے کہ اس

عورت نے اپنے اور میرے درمیان سے پردہ ہٹا دیا اس کی شکل ایسی تھی جیسے چاند کا

نکڑا اس کی مثل میری آنکھ نے کوئی (حسین) نہیں دیکھا پھر وہ رونے لگ گئی حتیٰ کہ

لبے لبے سانس لے کر زور سے روتی رہی میں نے تو یہی سمجھا کہ اللہ کی قسم اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے تو میں نے اس سے پوچھا اے عورت تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کہی لیکن وہ بہت دیر تک اسی حالت میں روتی اور چلاتی رہی پھر اس نے یہ شعر کہے ۔

الالیٰ شعری والخطوب کثیرۃ
متی رحل قیس مستقل فراجع
بنفسی من لایستقل برحلہ
ومن هو ان لم یحفظ اللہ ضائع

(ترجمہ)

(۱) کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ زمانہ کے حوادث بہت ہیں قیس کا قافلہ تیار ہو کر کب لوٹنے والا ہے۔

(۲) میری جان قربان ہو اس (مجنوں) پر جس کا قافلہ روانہ نہیں ہو رہا جس کی اللہ تعالیٰ حفاظت نہ کرے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد وہ پھر رونے لگی حتیٰ کہ غشی چھا گئی جب افاقہ ہوا تو میں نے پوچھا اے اللہ کی بندی! تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ہی وہ منحوس لیلیٰ ہوں جو اس کی یاری نہ کر سکی۔

حکایت نمبر ۸:

مجنوں کی لیلیٰ کے خاوند سے ملاقات

ایک مرتبہ مجنوں لیلیٰ کے خاوند کے پاس سے گزرا جبکہ اس کا خاوند سردی کے دن میں آگ تاپ رہا تھا اس کے سامنے کھڑے ہو کر مجنوں نے کہا ۔

بربك هل ضمنت اليك ليلي
 قبيل الصبح او قبلت فاها
 وهل رفت عليك قرون ليلي
 رفيف الاقحوانه في نداها

(ترجمہ)

(۱) تجھے تیرے پروردگار کی قسم کیا تو نے لیلیٰ کو گلے لگایا ہے صبح سے پہلے یا اس کا منہ چوما ہے۔

(۲) اور کیا لیلیٰ کے کے بال تجھ پر لہلہائے ہیں جس طرح کہ گل بابونہ اپنے کھیت میں لہلہاتا ہے۔

تو لیلیٰ کے خاوند نے کہا اب جبکہ تو نے مجھے قسم دے کر کے پوچھا ہے تو میں جواب دیتا ہوں کہ ہاں۔ تو مجنوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے انگاروں کو دبوچ لیا اور ان کو نہ چھوڑا حتیٰ کہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور انگارہ اس کی ہتھیلیوں سمیت گر گیا۔

حکایت نمبر ۹:

لیلیٰ کی قبر چومتے چومتے مر گیا

کثیر کہتا ہے کہ میں مجنوں کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا اور کہا اے قیس میں تم سے تعزیت کرتا ہوں اس نے پوچھا کس کے نام کی؟ کہا لیلیٰ کی تو وہ اسی وقت اپنے اونٹ کی طرف اٹھ کھڑا ہوا اور میں بھی اس کے ساتھ ہی اپنے اونٹ کی طرف اٹھ گیا پھر ہم اس کے قبیلہ کی طرف آئے اور ہمیں اس کی قبر کا پتہ بتایا گیا تو مجنوں آگے بڑھا اور اس کو چومنے لگا، اس سے چمٹنے لگا، اس کی خاک سونگھنے لگا اور شعر کہنے لگا پھر ایک چیخ ماری اور جان دے دی اور میں نے اس کو دفن کر دیا۔

عاشقوں کا انجام

(از مترجم)

قارئین کرام نے دنیا کے مشہور ترین عاشق لیلیٰ اور مجنوں کے حالات عشق ملاحظہ فرمائیں اور انہیں کے حالات پر دوسرے عاشقوں کو قیاس کر لیں اور کچھ غور فرمائیں کہ اس فضول عشق کا کیا انجام ہوا اس عشق نے مجنوں اور لیلیٰ کو دنیا میں کیا دیا سوائے حسرت، تباہی جنگلوں میں آوارہ مارے مارے پھرنا اور آخرت کا انجام بھی خود سوچ لیں کہ ان کا حشر کیا ہوگا اگر عشق کرنا ہے تو اللہ کی ذات سے کریں جو دنیا میں نیک نام کرے اور آخرت میں بھی اللہ اور رسول ﷺ بلکہ تمام مخلوقات کے سامنے سرخرو کرے۔

وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون.

صفحات 500

مشاہیر علماء اسلام

اشہار

مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، شام، خراسان اور مصر کے اکابر علماء صحابہ تابعین تبع تابعین اتباع تبع تابعین کے مختصر جامع حالات (تصنیف)، محدث زمانہ امام ابن حبان (ترجمہ) مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

باب 43

عاشقی کے پیچھے کافر بننے والوں کی حکایات

تین سو سالہ عبادت گزار کی حکایت

(حدیث) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كان رجل يعبد الله بساحل البحر ثلاثمائة عام يصوم النهار ويقوم الليل ثم انه كفر بالله العظيم في سبب امرأة عشقها وترك ما كان عليه من عبادة الله عز وجل ثم استدركه الله ببعض ما كان منه فتاب عليه.

(ترجمہ) ایک شخص (بنی اسرائیل کی قوم کا) سمندر کے ساحل پر تین سو سال تک عبادت کرتا رہا یہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو نفل پڑھتا تھا اس کے بعد اس نے ایک عورت کے عشق کی خاطر اللہ جل شانہ سے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی جو عبادت کرتا تھا سب چھوڑ دی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کسی گناہ کی بنا پر عذاب میں مبتلا کیا پھر اس کی توبہ کو قبول فرمایا۔

(فائدہ-۱) سابقہ امتوں میں لوگوں کی عمریں بہت ہوا کرتی تھیں اب کے زمانہ میں اوسط عمر ساٹھ ستر برس ہوتی ہے۔

(فائدہ-۲) یہ حدیث احقر مترجم کو حدیث کی کتب میں نہیں ملی علامہ ابن جوزی نے اس کو اس کتاب میں اپنی سند سے ذکر کیا ہے کسی دوسری کتاب کا حوالہ نہیں دیا

اور یہ سند کمزور ہے۔۔۔۔۔ (مترجم)

عاشق کافر ہو گیا، معشوقہ مسلمان ہو گئی

ابوالحسن بن علی بن عبید اللہ زاغونی حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک عیسائی عورت کے دروازہ سے گذرا تو اس کو دیکھ کر اسی وقت لٹو ہو گیا اور اس کا عشق اتنا بڑھا کہ عقل پر غالب آ گیا تو اس کو مارستان لے گئے اس کا ایک دوست تھا جو اس کے پاس آتا جاتا تھا اور ان دونوں (عاشق و معشوق) کے درمیان خط و کتابت کیا کرتا تھا پھر عاشق کی حالت اس سے بھی گر گئی تو اس کی ماں نے اس کے دوست سے کہا کہ میں اس کے پاس آ کر اس سے باتیں کرتی ہوں مگر یہ مجھ سے بات نہیں کرتا تو اس نے کہا تم میرے ساتھ چلو تو وہ اس کے ساتھ آئی اور اس دوست نے عاشق سے کہا کہ تیری والی نے تیرے پاس ایک پیغام بھیجا ہے اس نے پوچھا کیا پیغام؟ اس نے کہا یہ تیری ماں ہے اس کا پیغام یہ سنائے گی تو اس کی ماں اس سے جھوٹ موٹ کی باتیں کرتی رہی جب اس کا معاملہ تیز ہوا اور موت کا وقت قریب ہو گیا تو اس نے اپنے دوست سے کہا کہ اجل پہنچ گیا اور وقت آ گیا ہے میں اپنی دوست سے دنیا میں تو نہیں مل سکا اب میرا ارادہ ہے کہ اس کو آخرت میں ملوں گا تو اس کے دوست نے پوچھا وہ کیسے؟۔ کہا میں محمد ﷺ کے دین سے پھر کر عیسیٰ ابن مریم اور صلیب اعظم کا قائل ہوتا ہوں (کیونکہ میری دوست بھی اسی مذہب کی ہے) اور یہ کہہ کر مر گیا۔

تو اس کا دوست اس عورت کے پاس گیا تو اس کو بھی بیمار پایا تو اس کے پاس جا کر اس سے بات چیت شروع کی تو عورت نے کہا کہ میں اپنے دوست کو دنیا میں تو نہیں مل سکی لیکن اب اس کو (مسلمان ہو کر) آخرت میں ملوں گی (کیونکہ وہ مسلمان ہے) اور میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں عیسائی مذہب سے بیزار ہوئی تو

اس کا باپ کھڑا ہوا اور اس آدمی سے کہا تم اس کو لے جاؤ کیونکہ یہ اب تم مسلمانوں میں سے ہو گئی ہے تو وہ شخص جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا لیکن عورت نے کہا کہ تم کچھ دیر ٹھہرو تو وہ ٹھہر گیا اور وہ اسی وقت مر گئی۔

(فائدہ) قارئین ملاحظہ کریں کہ عشق کچھ پیچھے مسلمان کافر ہو گیا اور عیسائی عورت مسلمان ہو گئی اللہ کی تقسیم ہے اور بندوں کی شامت اعمال ہے اور اس عورت کی خوش بخشی ہے مگر اس مرد کا خام خیال تھا کہ میں عیسائی بن کر عیسائی عورت سے قیامت کے دن ملاقات کروں گا حالانکہ اگر یہ دونوں عیسائی ہوتے تو یہ دونوں دوزخ میں چلتے اور دوزخ راحت کی جگہ نہیں اتنا سخت عذاب کا مقام ہے جو انسان کے وہم و گمان اور شعور سے بھی بالاتر ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشق پرستی سے اور اس کی نحوستوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

بے دین عاشق کی لاش گندگی کے ڈھیر پر

امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص کی حکایت معلوم ہوئی ہے جو بغداد میں رہتا تھا نام اس کا صالح تھا اس نے چالیس سال تک اذان دی تھی اور یہ نیک نامی میں بھی بہت مشہور تھا یہ ایک اذان دینے کے لئے منارہ پر چڑھا اور مسجد کے پہلو میں ایک عیسائی کے گھر میں اسی کی بیٹی کو دیکھا اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہو گیا اور (اتر) کر اس کے دروازہ پر آیا اور اس کے دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ تو اس کی لڑکی نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں صالح مؤذن ہوں تو اس نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تو اس مؤذن نے اس کو فوراً اپنے ساتھ چمٹا لیا تو لڑکی نے کہا تم مسلمان تو بڑی دیانت امانت والے ہو پھر یہ خیانت کیسی؟ تو مؤذن نے جواب دیا اگر میری بات مانتی ہو تو ٹھیک ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا لڑکی نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ہاں اگر تم اپنا دین چھوڑ دو تو۔ تو مؤذن نے کہا میں اسلام سے بری ہوں اور اس سے بھی جو محمد ﷺ لے کر معبود ہوئے ہیں پھر وہ اس کے قریب ہوا تو لڑکی نے کہا تم نے تو

یہ اس لئے کہا کہ اپنا مقصد پورا کر لو پھر اپنے دین کی طرف لوٹ جاؤ اب میری شرط ہے کہ تم خنزیر کا گوشت کھاؤ تو اس نے اس کو کھایا پھر لڑکی نے کہا اب شراب بھی پیو تو اس نے شراب بھی پی لی جب اس پر شراب نے اثر کیا تو لڑکی کے قریب ہو گیا تو لڑکی نے کمرے میں داخل ہو کر اندر سے کنڈی لگالی تو اس نے کہا تم چھت پر چڑھ جاؤ حتیٰ کہ میرا والد آ جائے اور میرا تیرا نکاح کر دے تو وہ چھت پر چڑھ گیا اور پھر اس سے گر کر مر گیا پھر وہ لڑکی کمرے سے باہر نکلی اور اس کو کپڑے میں لپیٹا یہاں تک کہ اس کا باپ بھی آ گیا تھا تو اس نے اس کو سارا قصہ سنایا تو اس نے اس کو رات کے وقت گھر سے نکال کر ایک گلی میں پھینک دیا اور اس کا قصہ مشہور ہو گیا اور اس کو گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا گیا۔

(نوٹ) یہ ہے عشق بازی کے پیچھے دین مصطفیٰ ﷺ چھوڑنے کا انجام اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی نحوست سے محفوظ رکھے۔..... (مترجم)

باب 44

عشق کی خاطر لوگوں کو قتل
کرنے والے عاشقوں کے واقعات

حق مہر میں مقتولوں کے سر پیش کرنے والا

عبدالرحمن بن ملجم ملعون (جس نے حضرت علیؑ کو شہید کیا تھا) نے تیم الرباب کی قظام نامی عورت کو دیکھا جو عورتوں میں بہت حسین تھی اور خارجیوں والا ذہن رکھتی تھی اور اس کی قوم اسی رائے کی وجہ سے یوم النہروان میں قتل ہوئی تھی جب ابن ملجم نے اس قظام کو دیکھا تو اس کو عشق ہو گیا اور اس کو نکاح کا پیغام دیا تو اس نے جواب میں کہا میں تم سے اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک تم (حق مہر میں) تین ہزار مسلمانوں کو اور حضرت علیؑ کو قتل نہیں کرو گے تو اس نے اس سے اسی شرط پر شادی کر لی جب وہ شادی کے انتظامات سے فارغ ہوا تو قظام نے اس کو کہا اے ابن ملجم اب تم فارغ ہو گئے ہو اب یہ قصہ تمام کر دو چنانچہ اس نے اپنے ہتھیار پہنے اور قظام بھی ساتھ ہی نکلی ابن ملجم نے قظام کے لئے مسجد میں ایک قبہ بنایا اور حضرت علیؑ نماز نماز پکارتے ہوئے تشریف لائے اور ابن ملجم بھی آپ کے پیچھے سے آیا اور آپ کے سر پر تلوار چلا دی (جس وجہ سے آپؑ شہید ہو گئے)۔

دو قاتلوں کا انجام

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں ولیدہ نامی ایک عورت رہتی تھی اس کا ایک عاشق تھا جس سے اس نے کہا میں تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تم فلاں شخص کو قتل نہ کرو تو اس نے اس کو قتل کیا اور اس عورت نے قتل میں اس کی مدد کی لیکن یہ مرد اور عورت دونوں گرفتار ہو گئے تو مرد کو اسی وقت قتل کر دیا گیا۔ اور عورت کو تین مہینہ کی مہلت دے دی گئی جب معلوم ہو گیا کہ اس کو حمل نہیں ہے تو اس کو بھی قتل کر دیا گیا۔

بیٹی نے باپ کو قتل کر دیا

رقاش نامی ایک عورت قبیلہ ایاد بن نزار سے تعلق رکھتی تھی اس سے اس کا باپ شدید محبت کرتا تھا اس سے شادی کرنے کے لئے اس کی قوم کے ایک آدمی نے پیغام دیا جس کو اس لڑکی نے پسند کیا لیکن لڑکی کے والد نے اس کی شادی سے انکار کر دیا تو لڑکی نے باپ کو زہر دے دیا جب باپ نے موت کو محسوس کیا تو کہا اے رقاش تم نے ایک غیر کے لئے میرا خون کر دیا تمہیں اس کا انجام عنتِ یب چکھنا ہوگا جب اس کا باپ مر چکا تو اس نے اسی شخص سے شادی کر لی لیکن اس کے خاوند نے اس کی پٹائی کرنے میں دیر نہ کی تو اس سے کسی نے کہا کہ اے رقاش کیا تمہیں تمہارے خاوند نے پیٹا ہے؟ تو اس نے کہا جس کے مددگار کم ہوں وہ رسوا ہی ہوتا ہے پھر اس کے خاوند نے دوسری شادی کرنے میں بھی دیر نہ لگائی تو اس کو کہا گیا کہ اے رقاش تیرے خاوند نے تم پر ایک اور بیوی کر لی اگر تم چاہو تو اس سے طلاق لے لو؟ تو رقاش نے کہا میں شر کے ساتھ ایک اور شر کو نہیں ڈھونڈنا چاہتی ایک شریف عورت کے لئے طلاق جیسی کالک بہت ہوتی ہے۔

(نوٹ) ایسی عورت جو خواہش نفس کو پورا کرنے کے لئے باپ کو مار دے وہ

شریف کہاں ہو سکتی ہے ایسی عورت تو ہمیشہ دوزخ کے لئے جلے گئی آج کے زمانہ میں بھی بہت سی عورتیں اور مرد ایسے ہیں جو شادی کے لئے ماں باپ اور دوسرے رشتہ دار وغیرہ کو قتل کر دیتے ہیں ایسے لوگ دوزخ کی آگ سے عبرت پکڑیں مزید یہ کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں ذلیل و رسوا کرتا اور کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔..... (مترجم)

خطرناک حکایت

ابو احمد حسین بن موسیٰ علوی کہتے ہیں کہ ایک بوڑھا میری خدمت کیا کرتا تھا اس نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ کبھی کسی دعوت میں شریک نہ ہوگا میں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا میں بصرہ سے بغداد جا رہا تھا میں نے بصرہ کی کسی سڑک پر سفر شروع کر دیا اس پر مجھے ایک شخص ملا اور مجھے میری کنیت کو چھوڑ کر کسی اور کنیت سے مخاطب کیا خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور ننگے پاؤں چلنے لگا پھر مجھ سے کچھ ایسے لوگوں کے بارہ میں پوچھنے لگا جن کو میں نہیں جانتا تھا میں پر دیسی تھا کسی ٹھکانہ کو بھی نہیں جانتا تھا میں نے سوچا کہ آج رات اس کے پاس رہ لوں گا اور کل کوئی مکان ڈھونڈ لوں گا تو میں نے اس سے بات کی تو وہ مجھے اپنے گھر لے گیا اس وقت میرے ساتھ ایک نیکی آدمی بھی تھا اور میری تھیلی میں بہت سے پیسے بھی تھے جب میں اس گھر میں داخل ہوا تو مکان کی اچھی حالت دیکھی متوسط قسم کا مکان تھا وہاں دعوت کا انتظام تھا اور لوگ انگور اور کھجور کے جوس نوش کر رہے تھے پھر وہ خود تو کہیں چلا گیا اور مجھے اپنے کسی دوست کے حوالہ کر دیا۔ وہ لوگ جو وہاں موجود تھے ان میں ایک امرد لڑکا بھی تھا جب ہم اپنے اپنے بستر پر سونے کے لئے چلے گئے تو میں نے اپنے وہاں رہائش کرنے پر افسوس کیا باقی لوگ تو سو گئے جب کافی وقت گزر گیا تو میں نے ان لوگوں میں سے ایک آدمی کو دیکھا جو اس لڑکے کے پاس گیا اور اس سے بد فعلی کی پھر واپس اپنی جگہ آ گیا اور یہ شخص اس لڑکے کے دوست کے قریب سویا ہوا تھا پھر

لڑکے کا دوست اٹھا اور اس کو جگایا تو لڑکے نے اس کو کہا اب کیا چاہتے ہو؟ ابھی کچھ دیر پہلے تم میرے پاس نہیں تھے اور تم نے ایسا نہیں کیا؟ تو اس نے کہا نہیں میں نے ایسا نہیں کیا تو اس نے کہا پھر وہ کون تھا جو میرے پاس کچھ دیر پہلے آیا تھا میں نے یہی سمجھا تھا کہ تم ہو اس لئے میں نے کوئی حرکت نہیں کی اور میں نہیں مانتا کہ تمہارے سامنے کوئی اور ایسی جرات کر سکتا ہے تو وہ جوان حملہ آور ہوا اور اس شخص کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا اور اتفاق یہ کہ اس نے ایسے خیانتی کو ہی قتل کیا اور میں گھبراہٹ کے مارے کانپ رہا تھا اگر وہ مجھ سے ابتداء کرتا اور مجھے کانپتے ہوئے دیکھتا تو مجھے قتل کر دیتا اور وہ یہی سمجھتا کہ میں ہی اس کہانی کا کردار ہوں جب اللہ تعالیٰ نے میری زندگی چاہی تھی تو اس نے اس خبیث سے انتقام لے لیا اس نے اپنا ہاتھ اس کے دل پر رکھا تو وہ دھڑک رہا تھا لیکن سونے کی شکل اختیار کر رکھی تھی اس کو امید یہی تھی کہ میں بچ جاؤں گا لیکن اس نے اس کے دل پر چھرا رکھا اور منہ بند کر دیا اب وہ شخص تڑپا اور پھر ٹھنڈا ہو گیا اور اس شخص نے لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور چلا گیا۔

زانی شیطان کو قتل کر کے جلا دیا گیا

قاضی ابوالقاسم بہلول کہتے ہیں کہ میں بغداد کے ایک پولیس افسر کے ساتھ کام کرتا تھا اس نے جیل سے کچھ چور نکالے اور خلیفہ معزالدولہ سے ان کے قتل کرنے اور پل کے پاس سولی چڑھانے کی اجازت طلب کی اس نے اس کو اجازت دی چنانچہ اس نے ان کو عشاء کے وقت لٹکا دیا ان چوروں کی تعداد بیس تھی اور ان کی نگرانی کے لئے ایک جماعت مقرر کر دی میں بھی ان کی نگرانی میں مقرر ہوا تھا اور ہمارا افسر فلاں آدمی تھا ان لوگوں نے کہا کہ تم باقی دن اور رات ان کو سولی کی لکڑیوں کے پاس گزارو یہاں تک کہ جب صبح ہوگی تو ان کی گردنیں مار دی جائیں گی۔ تو ہم نے سو کرات گزاری چنانچہ ایک چور نے رسی کاٹی اور لکڑی سے اتر گیا اور ہم اس کے گرنے اور دوڑنے کی آواز سے جاگ گئے چنانچہ ہمارا افسر اور میں اس کے پیچھے

دوڑے لیکن ہم اس کو نہ پہنچ سکے اور ہمیں یہ ڈر بھی تھا کہ باقی لوگ بھی تشویش میں مبتلا نہ ہوں کہ ان میں سے کوئی اور چور نہ بھاگ جائے اس لئے ہم جلدی سے واپس لوٹ آئے اور غمگین ہو کر بیٹھ گئے کہ اب کیا کریں؟ تو ہمارے افسر نے کہا کہ پولیس کا بڑا افسر نہ کوئی لغزش معاف کرتا ہے نہ کوئی عذر قبول کرتا ہے اس کے دل میں یہ خیال آئے گا کہ میں نے چور سے کچھ مال لے کر رہا کر دیا ہے پھر وہ اس بات کے اقرار کرانے کیلئے مجھے اتنا مارے گا مگر میں اس کا اقرار نہ کر سکوں گا پھر وہ سوچے گا کہ مجھے کوڑے مارے چنانچہ وہ مجھے اتنا مارے گا کہ میں مرنے کے قریب ہو جاؤں گا لیکن جب اس طرح سے اس کا مقصد حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے اب کیا رائے ہے؟ میں نے کہا ہمیں بھاگ جانا چاہئے اس نے کہا کہ ہم اپنی زندگی کہاں بسر کریں گے؟ میں نے کہا یہ آدمی رات کا وقت ہے اور کسی کو پتہ نہیں کیا ہوا ہے اس لئے تم اٹھو ہمیں کوئی نہ کوئی بد بخت مل جائے گا ہم اس کو باندھیں گے اور پھر اس کو لکڑی سے باندھ دیں گے اور ہم یہی کہیں گے کہ ہمیں بیس آدمی سپرد کئے گئے تھے اور یہ بیس پورے ہیں اس سے بہتر اور کوئی حیلہ نہیں اس نے کہا ہاں یہ خوب ہے چنانچہ ہم گھومنے لگے اور پل کے راستہ کی طرف چل نکلے تاکہ مغربی کنارہ کی طرف پار ہو جائیں تو ہم نے وہاں جا کر ایک آدمی کو پل کی کرسی کے نیچے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو ہم اس کی طرف لپکے اور اس کو پکڑ لیا تو اس نے چیخ کر کہا اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے میں تو ملاح ہوں یہ میری کشتی ہے میں اس سے پیشاب کرنے کے لئے اتر اہوں اس نے اپنی کشتی کی طرف اشارہ بھی کیا اور کہا تمہارے اور میرے درمیان کون سی دشمنی ہے تو ہم نے اس کو مارا اور کہا تو ہی وہ چور ہے جو سولی کی لکڑی سے بھاگا ہے چنانچہ ہم اس کو پکڑ کر لے آئے اور بھاگنے والے کی جگہ پر اسے سولی کی لکڑی پر چڑھا دیا جبکہ وہ لمبی رات تک چیختا اور روتا رہا اور ہمارے دل اس پر ترس کھانے کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے تھے ہم نے کہا بے چارہ مظلوم ہے لیکن اس کے علاوہ کوئی اور حیلہ بھی تو نہیں تھا جب صبح ہوئی تو پولیس کا افسر بھی آیا اور لوگ بھی

جمع ہو گئے یہ افسر جب سامنے آیا کہ ان چوروں کی گردنیں مار دے اس وقت وہ ملاح پھر چلایا کہ اے افسر اللہ کے سامنے پیش ہونے سے ڈرو میری بات سنو میں ان چوروں میں سے نہیں ہوں جن کو تو نے نکالا ہے اور سولی لٹکانے کا حکم دیا ہے۔ میں ایک مظلوم ہوں میرے ساتھ کوئی حیلہ کیا گیا ہے۔ تو اس افسر نے اس کو اتارا اور پوچھا کیا قصہ ہے؟ تو اس نے اپنا قصہ سچ سچ سنا دیا۔ تو اس افسر نے ہمیں بلایا اور پوچھا یہ آدمی کون ہے؟ ہم نے کہا کہ یہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس بات کو نہیں جانتے۔ آپ نے میں آدمی ہمارے سپرد کئے تھے اور یہ بیس ہی ہیں۔ اس افسر نے کہا کہ تم نے اس چور سے کچھ رقم لے کر اس کو چھوڑ دیا اور ایک غریب شخص کو پکڑ لیا ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم نے ایسا نہیں کیا جو چور آپ نے ہمارے سپرد کیا تھا یہ وہی ہے۔ چنانچہ سب چوروں کی گردنیں ماردی گئیں اور ملاح کو چھوڑ دیا گیا اور کہا کہ تم جیلروں اور نگرانوں کو پیش کرو۔ جب وہ پیش ہو گئے تو اس نے پوچھا یہ شخص ان بیس چوروں میں سے ہے جن کو ہم نے (پھانسی کے لئے) نکالا تھا؟ تو انہوں نے غور کر کے بیک زبان ہو کر کہا کہ یہ ان میں سے نہیں ہے۔

تو اس نے کچھ سوچ کر اس کو آزاد کرنے کا حکم دے دیا۔ لیکن پھر کہا اس کو میرے سامنے پیش کرو۔ تو ہم نے اس کو اس کے سامنے پیش کر دیا تو افسر نے کہا تم اپنا قصہ دوبارہ سناؤ تو اس نے وہی بات دہرا دی۔ تو افسر نے کہا تم آدھی رات کو اس جگہ پر کیا کر رہے تھے؟ اس نے کہا کہ میں اپنی کشتی ہی میں سو گیا تھا جب مجھے پیشاب نے زور کیا تو میں پیشاب کے لئے وہاں اتر ا تھا۔ تو افسر نے کچھ دیر سوچ کر کہا تم اپنا حقیقی واقعہ سچ سچ بتا دو تا کہ میں تمہیں رہا کر دوں؟ تم وہاں کیا کر رہے تھے تا کہ میں تمہیں رہا کر دوں لیکن اس نے سابقہ بات کے علاوہ کوئی بات ذکر نہ کی۔

اس افسر کی عادت یہ تھی کہ جب وہ کسی سے کسی بات کا اقرار کرانا چاہتا تھا اسی وقت اپنے سامنے کرا لیتا تھا اس کے پیچھے ڈنڈا بردار ایک جماعت کھڑی ہوتی تھی۔ جب یہ اپنے سر کو کھجاتا تھا تو اس جماعت میں سے ایک شخص زور سے ڈنڈا مارتا تھا۔

اور یہ افسر اس مارنے والے سے کہتا خدا تیرے ہاتھ پاؤں کاٹ دے اے بدکردار تجھے اس کو مارنے کا کس نے کہا تھا؟ تو نے اس کو کیوں مارا؟ (پھر اس ملزم سے مخاطب ہو کر کہتا) تم آگے آ جاؤ تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی سچ کہہ دو نجات پاؤ گے۔ اگر وہ اقرار کرتا ٹھیک ورنہ دوسری اور تیسری مرتبہ اپنے سر کو کھجاتا تھا اور اسی طرح سے وہ کرتا رہتا (یعنی سر کو کھجاتا اور ملزم کو مرداتا تھا) یہ تمام جرائم میں اس کی عادت رہی تھی۔ جب ملاج نے بہت دیر کردی تو اس نے اپنا سر کھجایا تو اس کے آدمیوں سے ایک نے ایک بہت بڑا ڈنڈا مارا جس سے یہ بہت چیخا۔ لیکن افسر نے پوچھا تم سے اس کا کس نے حکم دیا تھا؟ اے بدکردار اللہ تیرے ہاتھ کاٹ دے۔ پھر اس نے ملاج سے کہا تم سچ کہہ دو اور خود کو آزاد کرا لو۔

تو اس سے ملاج نے کہا اللہ تم پر گواہ ہے اگر میں اپنی جان اور اعضاء کی امان پاؤں تو سچ کہوں؟ افسر نے کہا ہاں (تو امان میں ہے)۔

تو اس نے کہا کہ میں ایک ملاج آدمی ہوں فلاں پتن پر کام کرتا ہوں مجھے میرے ہمسائے نیک آدمی جانتے ہیں۔ میں نے گزشتہ رات عشاء کے بعد کشتی چلائی تاکہ چاند کی روشنی میں پہنچ جاؤں۔ تو ایک خادم کسی گھر سے آیا میں اس گھر کو نہیں جانتا۔ اس نے زور سے کہا اے ملاج! تو میں اس کے پاس گیا اس نے ایک حسین عورت میرے سپرد کی جس کے ساتھ دو بچیاں بھی تھیں اور ایک کھرا اور ہم بھی دیا اور کہا تم ان کو باب شامیہ تک پہنچا دو۔ تو میں ان کو راستہ کے ایک حصہ تک آرام سے لے گیا پھر اس عورت نے اپنے چہرہ سے پردہ ہٹایا تو وہ انسانوں میں سب سے زیادہ خوبصورت چہرہ والی عورت تھی جیسے چاند ہوتا ہے۔ میں نے اس کی خواہش کی اور اپنے چہو قالین پر رکھے اور کشتی کو دریا کے درمیان میں لے گیا اور عورت کی طرف بڑھا اور اس کو بہلایا مگر وہ چیخنے چلانے لگ گئی تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اگر تو چلائے گی تو میں ابھی تمہیں غرق کر دوں گا تو وہ چپ ہو گئی مگر اپنے سے مجھے دور کرنے لگی تو میں نے اس پر قابو پانے کی کوشش کی مگر قابو نہ کر سکا۔ تو میں نے اس

سے کہا یہ بچیاں کون ہیں؟ اس نے کہا میری بیٹیاں ہیں۔ میں نے پوچھا ان دونوں میں سے کونسا کام پسند ہے کیا تم خود کو میرے سپرد کرتی ہو یا میں اس کو غرق کر دوں پھر میں نے ان لڑکیوں میں سے ایک کو پکڑ لیا۔ تو اس نے کہا کہ تم جو چاہو کر لو میں تمہاری بات نہیں مانوں گی۔ چنانچہ میں نے ایک بچی کو پانی میں پھینک دیا تو اس نے اپنا منہ پیٹا اور اس کے ساتھ ہی ایک چیخ نکال کر کہا اللہ کی قسم میں تمہاری بات کبھی نہیں مانوں گی چاہے تم مجھے قتل کیوں نہ کر دو اور چاہے کسی کو علم بھی ہو جائے جو رات کے وقت یہاں قریب ہو اور میری چیخیں سن لے۔ پھر وہ خاموش ہو گئی اور رونا شروع کر دیا۔ تو میں نے اس کو ایک لمحہ کے لئے چھوڑ دیا۔ پھر میں نے اس سے کہا میری بات مان لو ورنہ میں دوسری بچی بھی غرق کر دوں گا۔ تو اس نے کہا اللہ کی قسم! میں ایسا ہرگز نہیں کروں گی۔ تو میں نے دوسری بچی بھی اٹھائی اور اس کو بھی پانی میں پھینک دیا تو اس نے پھر ایک چیخ ماری اور میں بھی اس کے ساتھ ہی گر جا اور اس کو کہا اب اور تو کوئی نہیں بچا اب میں تجھے بھی مار دوں گا ورنہ میری بات مان لو۔ پھر میں نے اس کو پکڑا اور اس کے ہاتھ اٹھائے کہ اس کو پانی میں پھینکوں اس وقت اس نے کہا کہ میں مانتی ہوں۔ چنانچہ میں نے اس کو کشتی میں واپس چھوڑا اور اس نے خود کو میرے قابو میں دیا اور میں نے منہ کالا کیا اور پھر چل پڑا تا کہ اس کو پتن پر اتار دوں۔ پھر میں نے کہا یہ اسی وقت اپنے گھر میں جائے گی اور مجھے پکڑا کر قتل کر دے گی اس لئے اس کو قتل کرنے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں۔ چنانچہ میں نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھے اور پانی میں پھینک دیا اور وہ بھی غرق ہو گئی۔

پھر میں نے سوچھا جس کا میں نے ارتکاب کیا تھا تو شرمندہ ہوا اور میری اس آدمی کی طرح حالت ہو گئی تھی جو نشہ میں ہو پھر ہوش آ گیا ہو۔ تو میں نے کہا میں اب کیا کروں سوائے اس کے کہ اپنی کشتی کو بصرہ کی طرف چھوڑ دوں اور اس کی نہروں کا غوطہ لگا لوں تا کہ مجھے کوئی نہ پہچان سکے۔ چنانچہ میں نے کشتی کو اس کے رخ پر چھوڑ دیا۔ پھر جب میں پل کے برابر پہنچا تو مجھے میرے پیٹ (کے مروڑ) نے پکڑ لیا تو

میں اس سے اتر آیا تاکہ استنجاء وغیرہ کر لوں اور پھر اپنی کشتی میں واپس لوٹ جاؤں لیکن اس وقت ان لوگوں نے مجھے گرفتار کر لیا۔

تو اس پولیس آفیسر نے اس سے بطور مذاق کے کہا تیرے اور میرے درمیان ایسا معاملہ کب ہو سکتا ہے تم امن و سلامتی کے ساتھ تشریف لے جاؤ۔ تو اس نے اپنی بے وقوفی سے یہی سمجھ لیا کہ میں واقعی آزاد ہو گیا ہوں پھر وہ پشت پھیر کر جانے لگا۔ تو افسر نے چیخ کر کہا اے جوان تم واپس جا رہے ہو اور ہمارا حق بھول رہے ہو؟ میں نے تو تمہیں یہ بھی نہیں کہا کہ تم قسم اٹھا لو کہ اب کے بعد پھر کبھی ایسا گناہ نہیں کروں گے۔ تو وہ جب لوٹا تو افسر نے کہا اس کو گرفتار کر لو۔ تو انہوں نے اس کو گرفتار کر لیا۔ پھر اس افسر نے کہا کہ اس کے ہاتھ کاٹ دو۔ تو ملاح نے کہا اے میرے سردار! آپ میرے ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ آپ نے مجھے امان نہیں دی تھی؟ تو افسر نے کہا کہ اے کتے! کیا تیرے جیسوں کو امان ملتی ہے؟ تو نے تین انسان مار ڈالے، زنا کیا اور پھر اپنی خباثت کو چھپایا۔ چنانچہ اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر اس کی گردن کاٹ دی گئی اور اسی جگہ پر اس کے جسم کو آگ لگا کر جلا دیا گیا۔

(عبرت): زنا حرام ہے ہر صورت میں اس کے مرتکب کو زنا کی حد لگتی ہے اگر زانی کو دنیا میں سزا نہ ملے تو آخرت میں ضرور سزا بھگتے گا۔ بعض زنا پسے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر ناراضی قابل عبرت ہوتی ہے مذکورہ بالا واقعہ کو ملاحظہ کریں کہ اس خبیث انسان نے اپنی نفسانی خواہش کی تکمیل کیلئے کس طرح سے تین انسانوں کو قتل کیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی اللہ کی لائھی بے آواز ہے اس شیطان کو اس کا وہم گمان بھی نہیں تھا کہ میں فوراً کیفر کردار تک پہنچوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسے پکڑا یا اور کیسے بھیانک انجام تک پہنچایا۔ اس واقعہ کو پڑھ کر آج کے انسان نما شیطان بھی عبرت پکڑیں اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دیں۔ اگر فوراً عذاب نہیں آیا تو کسی وقت بھی آ سکتا ہے لیکن جب عذاب آتا ہے تو مہلت نہیں ملتی وہ تباہ کر کے ہی رہتا ہے اللہ تعالیٰ سب انسانوں کو اس بدترین گناہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (مترجم)

باب 45

معتوق کو قتل کرنے والے عاشقوں کی حکایات

حکایت سہرا:

دوستی لگانے والی کا انجام

عرب کے ایک شخص نے اپنی چچا زاد سے شادی کر رکھی تھی یہ شخص اس کو بہت چاہتا تھا۔ یہ عورت بہت حسین تھی۔ یہ شخص اس کے عشق کی وجہ سے اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے گھر کی دہلیز پر بیٹھا کرتا تھا اور کچھ دیر بعد جا کر بیوی کو دیکھ آیا کرتا تھا پھر واپس آ کر دوستوں کے پاس آ بیٹھتا تھا۔ اس عورت کے ایک اور چچا زاد نے اس بات کو تاڑ لیا اور اس گھر کے پہلو میں ایک گھر کرایہ پر لے لیا اور اس سے پیغام رسانی شروع کر دی حتیٰ کہ اس عورت نے اس کو ہاں کہہ دی اور حیلہ کر کے اس کے گھر کو لٹک کر اتر گئی اور خاوند بھی اپنی عادت کے مطابق اس کو دیکھنے گیا مگر اس کو نہ دیکھا تو ساس سے پوچھا فلاں کہاں ہے؟ تو اس نے کہا قضاے حاجت کو گئی ہوگی تو اس نے اس جگہ پر جا کر دیکھا تو وہاں بھی نہ ملی بلکہ یہ تو لٹک کر گئی ہوئی تھی جس کو اس نے بھی دیکھ لیا اور پوچھا تمہارے پیچھے کیا ہے؟ خدا کی قسم سچ بولنا۔ عورت نے کہا اللہ کی قسم! سچ بولوں گی ایسی بات ہے جب اس نے اقرار کیا تو جوان نے تلوار سونپی اور اس عورت کی گردن مار دی پھر اس کی ماں کو قتل کر کے بھاگ گیا۔

حکایت نمبر ۲:

قدرت کا انتقام

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص میری خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے آپس میں کچھ واقعات سنائے۔ اس نے کہا کہ میں نے ایک رات ایک مکان میں گزاری جس میں ایک آدمی نے دوسرے کو قتل کر دیا تو میں اسی وقت آدھی رات میں نکل کھڑا ہوا میری سمجھ میں نہ آیا کہ میں کدھر کا رخ کروں اور چوکیدار کا بھی دھڑکا لگا ہوا تھا۔ مجھے ایک حمام کی بھٹی نظر آئی جو ابھی تک جلانی نہیں گئی تھی۔ میں نے کہا جب تک اس کا مالک حمام کو کھولتا نہیں تم اسی میں چھپ جاؤ چنانچہ میں اس بھٹی کے ایک کونہ میں بیٹھ گیا۔ ابھی کوئی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے پاؤں چلنے کی آواز سنی پھر میں نے دیکھا تو ایک آدمی ہے جس کے ساتھ ایک لڑکی ہے اس نے اس کو بھٹی میں اتارا پھر اس کو ذبح کیا اور چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس عورت کے پاؤں میں چمکدار پازیب دیکھے تو ان کو اس سے اتار لیا پھر کچھ دیر رک کر وہاں سے چل دیا۔ میں اسی طرح سے ناواقف راستہ پر حیران پریشان ہو کر چلتا رہا حتیٰ کہ ایک حمام کے پاس سے گزارا جو کھل چکا تھا تو میں اس میں داخل ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا اس کو میں نے کپڑوں میں چھپایا اور چلا گیا اور راستہ کی پہچان بھی ہو گئی اور میں نے یہ بھی جان لیا کہ میں نے اپنے دوست کے گھر کے قریب آ گیا ہوں چنانچہ میں نے اس کے گھر کو تلاش کر کے اس کا دروازہ کھٹکایا تو اس نے میرے لئے دروازہ کھولا اور میرے آنے سے خوش ہوا اور اندر لے گیا۔ تو میں نے اپنے پیسے اور پازیب اس کو دیئے تاکہ ان کو چھپا دے۔ جب اس نے ان پازیبوں کو دیکھا تو اس کا چہرہ بدل گیا میں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ تم نے یہ پازیب کہاں سے لئے؟ تو میں نے اس کو اس رات کا تمام واقعہ سنا دیا۔

اس نے کہا کہ تمہیں اس شخص کو پہچان لو گے جس نے اس لڑکی کو قتل کیا ہے؟ میں

نے کہا چہرہ سے تو نہیں پہچان سکوں گا کیونکہ اندھیرا ہمارے درمیان حائل تھا لیکن اگر میں اس کی آواز سن لوں تو ضرور پہچان لوں گا۔ پھر اس نے کھانا تیار کرایا اور اس معاملہ میں فکر کرنے لگا۔ پھر وہ باہر نکل گیا جب ایک گھڑی کے بعد واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا۔ اس نے اس سے تو بات شروع کی مگر مجھے اس کے متعلق آنکھ ماری تو میں نے کہا ہاں یہی وہ شخص ہے۔ پھر ہم نے کھانا کھایا اور شربت پیش کیا گیا اور اس کے سامنے شراب رکھی گیا جس کو اس نے انگوروں کا رس سمجھا جب اس کو اس نے پی لیا تو اس کو نشہ آ گیا اور اسی جگہ پر سو گیا۔ تو میرے دوست نے صحن کا دروازہ بند کر کے اس شخص کو ذبح کر دیا۔ پھر اس نے کہا کہ یہ مقتولہ میری بہن تھی اس شخص نے ہمیں خراب کر رکھا تھا۔ بڑی مدت سے اس کی جستجو میں تھا مگر تصدیق نہیں ہو رہی تھی سوائے اس کے کہ میں اپنی بہن کو الگ کر کے اس سے دور ہو گیا تھا اور وہ اس کے پاس چلی گئی تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں کے درمیان کیا مسئلہ ہوا جس پر اس نے میری بہن کو قتل کر دیا۔ میں نے ان دونوں پازیوں کو پہچان لیا تھا اور ان کے بارہ میں اس کے گھر والوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ فلاں شخص کے پاس ہیں تو میں نے کہا اچھا مجھے کیا اعتراض پھر وہ اس شخص کے پاس گئے تاکہ وہ پاز بہر واپس لے آئیں جب وہ اس کی خبر لینے گئے تو وہ جوان تو تلا ہو گیا۔ اسی وقت میں نے جان لیا کہ اس نے اس کو قتل کر دیا ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تھا۔ اس لئے میں نے بھی اس کو قتل کر دیا۔ اب تم اٹھو تا کہ اس کو دفن کر دیں۔ چنانچہ میں اور وہ شخص دونوں رات کے وقت نکلے اور اس کو دفن کر آئے اور اس کے بعد میں بصرہ سے بھاگ کر بغداد پہنچ گیا اور قسم اٹھائی کہ اب میں کبھی کسی دعوت میں شریک نہیں ہوں گا۔

حکایت نمبر ۳:

محبوبہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے

ابوعلی بن حامد بن ابو بکر بن ابو حامد بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد کے

ایک دوست نے بیان کیا کہ تمہارا دادا بیت المال کا افسر تھا اور دار الخلافہ میں اس کا آنا جانا تھا۔ جب یہ واپس آتا تھا تو رات کی چوتھائی یا تہائی گزر چکی ہوتی تھی یہ اس وقت اپنی بگھی پر بیٹھ کر لوٹتے تھے۔ اور ہمیں ضرورت رہتی تھی کہ ہماری بڑی بڑی ذاتی کشتیاں ہوں۔ چنانچہ جب وہ بگھی میں بیٹھتے تھے تو ہم اپنی کشتیاں پیش کرتے تھے۔ اس میں طویل عرصہ سے میری ایک ملاح کے ساتھ ملاقات تھی۔

چنانچہ ایک رات ایسی آئی جس میں تمہارے دادا کے ساتھ نکلا اور اپنے ملاح کو تلاش کیا تو وہ مجھے نہ ملا تو تمہارے دادا کے بعض ساتھیوں نے مجھے اپنی کشتی میں سوار کر لی۔ جب صبح ہوئی تو مجھے اس ملاح کی کچھ خبر نہ ہوئی اور اس طرح سے کئی سال گزر گئے۔ جب کئی سال گزر گئے تو میں نے اس کو طیلسان کے علاقہ کرخ میں دیکھا۔ جو تا، جوڑا اور چادر پہنے بڑے تاجروں کی شکل بنائے ہوئے تھا۔ میں نے پوچھا تم فلاں ہو؟ جب اس نے مجھے دیکھا تو گھبرا گیا۔ میں نے کہا تو برباد ہو جائے قصہ کیا ہے؟ اس نے کہا بہتر ہے۔ میں نے پوچھا یہ شکل و انداز کیسا ہے؟ کہا میں نے ملاحتی چھوڑ کر تجارت شروع کر دی ہے۔ میں نے پوچھا تمہیں تجارت کے لئے رقم کہاں سے ملی؟ اس نے کوشش کی کہ ٹال مٹول کر جائے۔ میں نے کہا میرے سامنے کھینچا تانی مت کرو خدا کی قسم جب تک تم مجھے نہیں بتاؤ گے میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا اور یہ بھی بتاؤ کہ تم نے مجھے اس رات کیوں چھوڑا تھا پھر میں نے تجھے اب تک نہیں دیکھا؟ اس نے کہا کہ اس شرط پر بتاتا ہوں اگر تم میری بات کو پردہ میں رکھو گے تو؟ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ تو اس نے مجھ سے قسم اٹھوائی تو میں نے قسم اٹھا دی۔

اس نے بتایا کہ تم اس دن دیر سے آئے تھے۔ مجھے پیشاب نے تنگ کیا تو میں دار الخلافہ سے نہر معلکی کے راستہ پر آ گیا اور وہاں پر پیشاب کیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک شخص اتر رہا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ تم مجھے سوار کر کے لے چلو۔ میں نے کہا کہ میرے ساتھ ایک سوار موجود ہے اس کو چھوڑ کر جانا ممکن نہیں۔ اس نے کہا کہ مجھ سے یہ دینار لو اور مجھے لے چلو۔ جب میں نے دینار (سونے کا روپیہ) کا نام سنا تو مجھے

لاچ ہوئی اور میں نے سمجھا کہ یہ یہاں سے فرار ہونا چاہتا ہے۔ میں نے پوچھا آپ کو کہاں لے جاؤں؟ اس نے کہا چمڑا رنگنے والوں کے پاس۔ میں نے کہا کہ آپ کو وہاں نہیں لے جاسکتا۔ تو اس نے کہا دودینار لے لو۔ تو میں نے کہا مجھے دو۔ تو اس نے مجھے دودینار دیئے جن کو میں نے آستین میں رکھ دیا۔

اس آدمی کے ساتھ ایک غلام بھی تھا۔ اس نے اس کو کہا تم جاؤ جو تمہارے پاس ہے اس کو لے کر آؤ۔ تو وہ غلام چلا گیا اور کچھ دیر نہ لگائی کہ ایک لونڈی (عورت) ساتھ لے کر آگیا میں نے اس سے زیادہ خوبصورت چہرے اور لباس کے اعتبار سے کسی کو نہیں دیکھا۔ اس کے ساتھ بہت خوبصورت بڑی ساری ٹوکری اور میوؤں، برف اور شراب کے طباق تھے۔ یہ چاندنی رات تھی۔ یہ غلام سارنگی بھی لایا تھا جس کو اس لونڈی نے اپنی گود میں رکھ لیا۔

اس طرح کے اچھے وقت نے مجھ پر آسان کر دیا تھا کہ میں تجھے چھوڑ کر ان کے ساتھ چلا جاؤں۔

اس کے بعد اس نے اس غلام کو کہا کہ تم واپس چلے جاؤ چنانچہ وہ واپس ہو گیا اور مجھے کہا کہ تم بھی چلو تو میں بھی کشتی کو لے کر چل دیا۔ اس لونڈی نے اپنے چہرہ سے پردہ ہٹا دیا تھا اور یہ چودھویں کے چاند سے بھی کافی زیادہ حسین تھی۔ چنانچہ جب میں چمڑہ رنگنے والوں کے قریب پہنچا تو اس نے اپنی تلوار نیام سے نکالی اور مجھے کہا جہاں میں کہتا ہوں تم وہاں چلے جاؤ ورنہ میں تمہاری گردن مار دوں گا۔ میں نے کہا آپ کو اس کی حاجت نہیں آپ کو جو حکم کریں میں تابعدار ہوں۔ تو اس نے عورت سے کہا تم کچھ کھاؤ گی؟ اس نے کہا ہاں۔ تو اس نے جو کچھ ٹوکری میں تھا اس سے نکالا تو وہ بہت پاکیزہ کھانا تھا۔ چنانچہ ان دونوں نے کھانا کھایا اور ٹوکری میری طرف پھینک دی۔ پھر اس لونڈی (عورت) نے ہنسی اٹھائی اور بہت خوبصورت انداز و آواز میں گانا گایا۔ پھر اس نے مجھے کہا اے ملاح! اگر مجھے تمہارے نشہ میں آنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں تمہیں بھی شراب پلاتا۔ میں نے کہا اے استاد! میں بیس رطل

(تقریباً دس کلو) پی جاتا ہوں مگر پھر بھی نشہ نہیں آتا۔ تو اس نے مجھے ایک برتن دیا جس میں پانچ رطل شراب ہوگی اس نے کہا پیو یہ سب تمہارا ہے۔ تو میں اس کے گانے کے ساتھ ساتھ پیتا رہا اور وہ بھی پیتے رہے یہاں تک کہ وہ اس کے قریب ہوا اس کو بہت دیر بوس و کنار کیا اور خواہش تیز ہوئی تو وہ میرے سامنے اس کے پاس گیا اور پھر اس نے ایسا کئی بار کیا پھر مست و مخمور ہوا پھر کہا اے فلانی تو نے میرے عہد و پیمان کی خیانت کی ہے اور فلاں کے پاس گئی ہے اور اس نے ایسا ایسا کیا ہے پھر اور بھی کئی آدمیوں کے نام لیتا رہا اور اس سے اقرار لیتا رہا۔ مگر وہ کہتی رہی اے میرے آقا اللہ کی قسم میں نے ایسا نہیں کیا ان لوگوں نے مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی ہے۔ اس نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے میں نے فلاں رات کو فلاں گھر میں خود دیکھا تھا تجھے فلاں نے بلایا تھا اور تم نے یہ کیا اور یہ کیا اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اب کیا حیلہ چل سکتا ہے۔ تجھے پتہ ہے میں تجھے یہاں کیوں لایا ہوں اور یہاں سخت ست کیوں کہا؟ اس نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ اس نے کہا تا کہ میں تجھے الوداع کر دوں اور آخری عہد باندھ کر تجھے قتل کر دوں پھر تجھے پانی میں پھینک دوں۔

تو اس لونڈی نے بہت آہ و فریاد کی پھر پوچھا اے میرے آقا کیا تمہارا دل اس کو پسند کرتا ہے؟ اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ پھر وہ اس کے قریب گیا اور اس کا ازار بند نکال کر اس کو باندھا۔ تو میں نے کہا اے میرے آقا اللہ سے ڈرو! ایسے شان و شوکت والے چہرہ سے، تم تو اس سے محبت کرتے ہو اور پھر یہ ستم کیوں کر رہے ہو۔ تو اس نے کہا اللہ کی قسم میں اسی وقت تم سے ابتداء کرتا ہوں۔ پھر اس نے تلوار نکالی تو میں نے فریاد کی اور چپ ہو گیا۔ تو وہ اس لونڈی کی طرف بڑھا اور اس کو ذبح کر دیا مگر اس کو پکڑے رکھا حتیٰ کہ اس کا خون بہہ گیا اور مر گئی۔ پھر اس کے زیور اتار کر کشتی کے درمیان پھینکنے لگا۔ پھر اس کے کپڑے اتارے۔ اس کا پیٹ چاک کیا اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریا میں ڈالتا رہا۔

اس وقت ہم مدائن کے قریب پہنچ چکے تھے اور رات کا اکثر حصہ گزر چکا تھا اور

میں نے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا اور گھبراہٹ سے مرا جا رہا تھا۔ میں نے یقین کر لیا کہ یہ اب مجھے قتل کرے گا تا کہ میں لوگوں کو اس کے جرم کی خبر نہ کر سکوں۔ لیکن مجھے کوئی حیلہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ لیکن میں محفوظ رہا اور اس نے خود کو ایسا گرایا جیسے کوئی بے ہوش ہو گیا ہو۔ پھر وہ رو کر کہنے لگا میں نے دل کی بھڑاس نکال دی اور خود کو قتل کر ڈالا۔ پھر خود کو تھپڑ مارنے لگا۔ اور بنسری اور دوسرا سامان میوے اور کھانے پینے کا دریا میں پھینک دیا۔ فجر طلوع ہو کر روشن ہو گئی اور ہمارے اور مدائن شہر کے درمیان صرف چار کلومیٹر کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ مجھے اس کے سامنے حیلہ سوچا میں نے اس کو کہا اے میرے آقا صبح ہو چکی ہے کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ میں نے سوچا یہ تھا کہ یہ کنارہ پر چڑھے تو میں کشتی کو بھگا کر اس کو اکیلا چھوڑ جاؤں۔ اس نے کہا ہاں مجھے کنارہ پر چڑھا دو تو میں نے کشتی کو کنارہ پر لگایا اور اس کو باہر پھینکا لیکن وہ کشتی سے جبری ایک ہاتھ اونچا ہوا تھا کہ ایک درندہ نے اس کو دبوچ لیا۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کو درندہ کے منہ میں ایسے دیکھا جیسے تنور کے منہ میں چوہا۔ میں اس وقت سے دل کی خوشی کو نہیں بھول سکا جو مجھے اس وقت حاصل ہوئی تھی۔

چنانچہ میں نے کشتی کو روانہ کر دیا اور جب مدائن کو عبور کیا تو کنارہ پر اترا اور تمام زیور جمع کئے اور ان کو کشتی کے تاقچے میں رکھ دیا اور کپڑوں کے بارہ سوچ کر یہ کیا کہ ان پر جو خون کے اثرات ہیں ان کو دھو کر ان کپڑوں میں بھی چھپا دوں۔ اور بصرہ میں رہنے لگا۔ میں نے غور سے دیکھا تو میرے پاس ایک ہزار اشرفیوں (تقریباً ساٹھ لاکھ روپے) کے زیور تھے اور لباس بھی جن کو میں نے بہت سی اشرفیوں کے عوض فروخت کیا۔ اور بصرہ میں رہ کر تجارت کرنے لگ گیا اور بغداد واپس جانے سے ڈر گیا تا کہ مجھے وہ غلام نہ دیکھے لے یا مجھ سے اس آدمی کا مطالبہ نہ شروع کر دیا جائے یا مجھ سے اصل ماجرا نہ پوچھا جائے۔ اور یہ تجارت کا سامان بڑھتا رہا تو میں نے اس تمام سامان کے بدلہ میں بغداد کی تجارت خرید لی۔ اور کئی سال سے اس میں واپس آ گیا حتیٰ کہ تم نے آج مجھے دیکھ لیا۔

(نوٹ) دیکھ لیں اس معصوم لونڈی پر الزام لگا کر اس کو ذبح کرنے پھر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے کا کیسا بھیاںگ انجام ہوا اللہ تعالیٰ ایسے مظالم سے محفوظ رکھے اور ظالموں کو ہدایت دے۔..... (مترجم)

حکایت نمبر ۲:

حضرت حسنین بن موسیٰ علوی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بوڑھے نے بیان کیا جو میری خدمت کیا کرتا تھا اس نے یہ قسم اٹھا رکھی تھی کہ اگر میں کسی کا جنازہ اٹھا کر جاؤں تو میری بیوی کو طلاق ہو۔ میں نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں ایک دن بغداد میں دوپہر کے وقت گرمی میں کسی ضرورت کے لئے نکلا تو ایک جنازہ میرے سامنے آگیا جسکو دو آدمیوں نے اٹھا رکھا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ یہ کوئی لاوارث شخص ہے میں بھی چند قدم تک اس جنازہ کو اٹھا کر ثواب کماؤں چنانچہ جب میں جنازہ کے نیچے ہوا اور میں نے اپنی طرف کا جنازہ کا حصہ اپنے کندھے پر رکھا تو وہ اٹھانے والا گم ہو گیا تو میں نے پکارا اے حمال اے حمال! تو دوسرے نے کہا کیا چاہتے ہو خاموش ہو کر چلتے رہو وہ چلا گیا ہے۔ تو میں نے کہا اللہ کی قسم میں ابھی اس کو پھینکتا ہوں۔ تو دوسرے حمال نے کہا اگر تو ایسے کرے تو اللہ کی قسم میں چلاؤں گا (اور لوگوں کو جمع کر لوں گا) تو مجھے حیا آگئی اور میں نے ایذا برداشت کی اور کہا چلو ثواب تو ہوگا چنانچہ میں جنازہ کو دھوپ اور چھاؤں میں شو نیز یہ تک اٹھا کر چلتا رہا۔ جب ہم نے جنازہ کو جنازہ گاہ میں رکھا تو دوسرا حمال بھی بھاگ گیا۔ تو میں نے دل میں کہا ان ملعونوں کو کیا ہو گیا۔ اللہ کی قسم میں تمام ثواب کماؤں گا۔ چنانچہ میں نے اپنی تھیلی سے کچھ رقم نکالی اور زور سے کہا اے گورکن! اس جنازہ والے کی قبر کہاں ہے؟ اس نے کہا مجھے کیا معلوم۔ تو میں نے کہا اس کی قبر کھود۔ تو اس نے مجھ سے دو درہم لئے اور قبر کھودی۔ جب اس نے میت کو دفن کرنے کے لئے اٹھایا تو قبر سے اچھل کر باہر آگیا اور میری پگڑی کو میری گردن

میں ڈال کر چیخنے لگا اے لوگو! مقتول مقتول۔ تو لوگ جمع ہو گئے اور اس سے پوچھنے لگے تو اس نے کہا یہ شخص سرکنا ہوا آدمی لایا ہے تاکہ میں اس کو دفن کر دوں، پھر کفن ہٹایا گیا تو ویسا ہی تھا جیسا کہ گورکن نے کہا تھا۔ تو میں بہت گھبرایا اور پریشان ہوا اور عام لوگوں کی طرف سے مجھے اذیت پہنچی قریب تھا کہ میں مرجاتا یہاں تک کہ پولیس کے افسر کو اس کی خبر دی گئی۔ اور مجھے کوڑے مارنے کے لئے میری قمیص اتاری گئی اور میں حیران خاموش کھڑا رہا۔ اس افسر کا ایک سیکرٹری بھی تھا جب اس نے میری حیرانی دیکھی تو اس کو کہا آپ مجھے مہلت دیدیں حتیٰ کہ میں اس شخص کا قصہ واضح کر لوں میں اس کو مظلوم سمجھتا ہوں۔ تو اس نے مجھے الگ کیا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے اپنا واقعہ سنا دیا نہ میں نے اس میں کوئی کمی کی نہ زیادتی۔ تو اس نے میت کو چار پائی سے اٹھوایا اور اس کی تفتیش شروع کر دی۔ تو اس چار پائی کے ایک کونہ پر لکھا ہوا تھا کہ یہ فلاں محلہ کی فلاں مسجد کی جنازہ کی چار پائی ہے۔ تو اس کے سیکرٹری نے اپنے ساتھ کچھ آدمی لئے اور مسجد کی طرف چل دیا اور اچانک مسجد میں چھاپہ مارا تو وہاں ایک درزی ملا اس سے مسجد کی جنازہ کی چار پائی کا اس طرح سے پوچھا کہ جیسے اس نے اپنی کوئی میت اس پر لے جانی ہو۔ تو درزی نے کہا مسجد کی ایک چار پائی ہے تو سہی مگر کل ہی کسی میت کے لئے اٹھائی گئی ہے جو ابھی تک واپس نہیں آئی۔ تو سیکرٹری نے پوچھا کون لے گیا ہے؟ تو اس نے اشارہ کر کے کہا اس گھر والے۔ تو سیکرٹری نے پولیس والوں سمیت ان پر اچانک چھاپہ مارا تو اس میں کچھ آدمی ملے اس نے ان کو گرفتار کر لیا اور افسر کے پاس لے گیا اور ساری بات بتلائی اور ان لوگوں کو پیش کیا اور اقرار کرایا تو یہ مان گئے اور انہوں نے ذکر کیا کہ ایک لڑکے کے پیچھے ہم میں جھگڑا ہوا اور اس کو قتل کر کے اس کا سر الگ کر دیا اور اس کے سر کو ایک کنویں میں دفن کر دیا جس کو گھر میں کھودا تھا اور باقی جسم کو اس صورت میں اٹھایا گیا۔ اور یہ دونوں جنازہ کو اٹھانے والے انہیں لوگوں میں سے دو تھے۔ چنانچہ ان سب قاتلوں کو قتل کر دیا گیا اور مجھے آزاد کر دیا گیا۔ پس یہ ہے میری توبہ کا راز کہ میں جنازہ میں

کیوں شریک نہیں ہوتا۔

حکایت نمبر ۱۱:

بے گناہ کے قاتل کا انجام

ابوالقاسم جہنی بیان کرتے ہیں کہ بغداد کی لڑکیوں میں ایک نہایت پاکدامن خوبصورت لڑکی رہتی تھی۔ اس کا چچا زاد بھائی اس کو پسند کرتا تھا کیونکہ دونوں اکٹھے پروان چڑھے تھے۔ مگر لڑکی کے باپ نے اس کی شادی ایک غریب آدمی سے کر دی لیکن اس کا چچا زاد لڑکی کے دروازہ پر طمع کر کے بیٹھا کرتا تھا۔ جس کو خاوند نے بھی محسوس کر لیا تھا اور بہت احتیاط کرنے لگا تھا۔ ایک دن خاوند باہر گیا اور عورت نے چاہا کہ کچھ ٹھنڈک حاصل کر لے چنانچہ اس نے کپڑے اتارے اور غسل کرنا شروع کر دیا اور اپنی سونے کی انگوٹھیاں اپنے کپڑوں کے پاس رکھ دیں۔ ان انگوٹھیوں کو کوئے نے اٹھایا اور دروازہ کی طرف سے نکالا تو اس کے چچا زاد نے بھی کوئے کا پیچھا کیا اور اس سے انگوٹھیاں لے کر خود پہن لیں پھر دروازہ پر بیٹھ گیا تا کہ عورت کا خاوند اس کو دیکھے اور یہ سمجھے کہ یہ اس کی بیوی کے پاس گیا تھا پھر اس کو طلاق دیدے۔ چنانچہ جب خاوند آیا تو یہ لڑکا اس کو سلام کرنے کے بہانے کھڑا ہو گیا لیکن اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کو اپنے ہاتھ کی انگوٹھیاں دکھلائے۔ چنانچہ جب خاوند نے ان کو دیکھا تو پہچان گیا۔ پھر جب اندر گیا تو بیوی کو نہاتے دیکھا تو اس کو یقین ہو گیا کہ ضروری غسل کر رہی ہے۔ تو اس نے اپنے پاس موجود لونڈی کو کہا تم چلی جاؤ تو وہ چلی گئی اور اس نے دروازہ بند کر کے عورت کو ذبح کر دیا اور اس سے کچھ پوچھا تک نہیں۔ جب وہ لونڈی آئی تو اس نے اس عورت کو قتل کرتے دیکھا تو زور سے چیخ پڑی اور اس شخص کو بادشاہ کے حضور پیش کیا گیا اور بیوی کے قتل کے بدلہ میں اس کو قتل کر دیا گیا۔ اور چچا زاد نے اصل قصہ لوگوں کو کہہ سنایا پھر یہ قتل اس کی توبہ کا سبب بنا اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا۔

باب 46

عشق کے سبب قتل ہونے والے عاشق

حکایت نصیرا:

دھوکہ باز کونیک خاتون نے قتل کر دیا

لیٹ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوجوان لڑکا لایا گیا جو کسی راستہ میں قتل ہوا پڑا تھا۔ آپ نے اس کے بارہ میں بہت کوشش کی مگر اس کے بارہ میں کچھ معلوم نہ ہوا اور یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر پر مشکل ہو گئی تو انہوں نے دعا فرمائی:

اللهم اظفرنی بقاتله۔

اے اللہ! مجھے اس کے قاتل تک پہنچنے میں کامیاب کر۔

حتیٰ کہ اس طرح سے تقریباً ایک سال گزر گیا اور اس مقتول کی جگہ ایک نوجوان مولود بچہ پڑا پایا گیا۔ جب اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا اب میں مقتول کے قاتل تک پہنچ جاؤں گا انشاء اللہ۔

پھر آپ نے وہ بچہ ایک عورت کے سپرد کر دیا اور اس سے فرمایا تم اس کی دیکھ بھال رکھو اور مجھ سے اس کا خرچہ لے لیا کرنا اور اس کا خیال رکھنا کہ اس کو تم سے کون لیتا ہے پس جب تو کسی عورت کو اسے چومتا ہوا اور اپنے سینے سے لگاتا ہوا دیکھے تو مجھے اس کی جگہ کا پتہ دینا۔

چنانچہ بچہ کھیلنے کودنے لگ گیا تو ایک لونڈی آئی اور اس عورت کو کہا میری مالکن

نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم یہ بچہ بھیج دو اور وہ دیکھ کر تمہیں واپس کر دے۔ اس عورت نے کہا کہ بہت اچھا اس کو لے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی چنانچہ وہ بچہ کو لے کر چلی اور یہ عورت بھی اس کے ساتھ ساتھ چلی حتیٰ کہ اس کی مالکن کے پاس پہنچ گئی۔ جب اس نے دیکھا تو اس کو اٹھا کر چوما اور اپنے سینے سے لگایا یہ ایک انصاری صحابی کی بیٹی تھی۔ چنانچہ اس عورت نے اس کی خبر حضرت عمرؓ کو دی اور حضرت عمرؓ نے تلوار اٹھائی اور اس کے گھر کو روانہ ہوئے تو اس کے والد کو دیکھا جو اپنے گھر کے دروازہ کی ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے فلاں کے باپ تمہاری فلاں بیٹی نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنین کو جزائے خیر عطاء کرے وہ تو دوسرے لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے اور اپنے باپ کے حق کو خوب پہچانتی ہے اور اس کے ساتھ وہ دین کی پابندی کے ساتھ نماز روزہ کو بھی عمدہ سلیقہ سے ادا کرتی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس کے پاس جا کر اس کو نیکی کی خوب ترغیب دوں۔ اس نے کہا کہ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء کرے آپ میرے واپس آنے تک اپنی جگہ پر ٹھہریں۔ پھر اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنے کی اجازت طلب کی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ان کے پاس جتنے لوگ تھے ان سب کو چلے جانے کا فرمایا وہ سب چلے گئے اب صرف حضرت عمرؓ اور وہ لڑکی اس کمرہ میں رہ گئے ان کے پاس اور کوئی شخص نہیں تھا۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار سونپی اور فرمایا سچ بتا دو ورنہ عمر جھوٹ سننے کا عادی نہیں۔ تو اس نے کہا اے امیر المومنین! آہستہ اور اپنے وقار کو قائم رکھیں، اللہ کی قسم! میں سچ کہوں گی۔

ایک بڑھیا میرے پاس آیا کرتی تھی میں نے اس کو ماں بنا رکھا تھا۔ اور وہ میرے کام کر دیا کرتی تھی جو میری والدہ کرتی تھی اور اس طرح سے بیٹی بنی ہوئی تھی۔ پھر وہ اس طرح سے کافی عرصہ تک رہتی رہی۔ پھر اس نے کہا اے بیٹی مجھے ایک سفر پر جانا ہے اور ایک جگہ پر میری ایک بیٹی ہے میں اس کے بارہ میں فکر مند

ہوں وہ کہیں صنایع نہ ہو جائے۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنے سفر سے واپسی تک اس کو تمہارے پاس اس کو چھوڑ جاؤں۔ اس کا ارادہ اپنے بیٹے کا تھا جو جوان تھا مگر اس کی داڑھی مونچھ نہیں آئی تھی۔ اس کی شکل لڑکی جیسی تھی۔ جب وہ اس کو میرے پاس لائی تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ لڑکی ہی ہے اور اس نے میرا وہ جسم کا حصہ بھی دیکھا جس کو ایک عورت دوسری عورت سے دیکھ سکتی ہے حتیٰ کہ اس نے ایک دن مجھے بے فکر پایا جب کہ اس وقت میں سوئی ہوئی تھی اور مجھے معلوم نہ ہوا کہ وہ میرے اوپر تھا اور مجھ سے مل چکا تھا۔ تو میں نے اپنا ہاتھ چھری کی طرف بڑھایا جو کہ میرے پہلو میں رکھی ہوئی تھی اور اس کو قتل کر دیا۔ پھر میں نے اس کے بارہ میں حکم دیا تو اس کو وہاں پر ڈالا گیا جہاں پر آپ نے دیکھا پھر مجھے یہ بچہ ہوا جب یہ پیدا ہوا میں نے اس کو بھی اس کے باپ کی جگہ پر پھینک دیا پس یہ واقعہ ہے اللہ کی قسم جو میں نے آپ کو بتلایا ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے سچ کہا اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں برکت عطا فرمائے پھر اس کو وصیت اور نصیحت فرمائی اور اس کے لئے دعا کی اور اس کے والد سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تمہاری بیٹی میں برکت عطاء کرے۔ تمہاری بیٹی بہت نیک ہے۔ تو بوڑھے نے کہا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے ساتھ لگا کے رکھے اور تمہاری رعایا کی طرف سے تمہیں جزائے خیر عطاء کرے۔

حکایت نمبر ۲:

ڈنڈا مار کر بھیجا نکال دیا

ایک شخص کسی عورت کو چاہتا تھا جب وہ اس کے پاس گیا تو عورت نے اس سے پہلے دروازہ بند کر دیا تو اس شخص نے اپنا سر دہلیز سے اندر داخل کر لیا تو عورت نے ایک پتھر یا ڈنڈا اٹھایا اور اس کے سر کو ایسا مارا کہ بھیجا نکال دیا۔ جب اس واقعہ کو خلیفہ عبد الملک بن مروان کے پاس پیش کیا گیا تو اس نے فیصلہ کیا کہ اس کے خون کو معاف کر دیا جائے۔

حکایت نمبر ۳:

بہادر شہسوار

دعبل کہتا ہے کہ میں دمنی کے ساتھ اس جنگ میں شریک تھا جس میں اس نے رومی کتے سے جنگ کی تھی۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے کھڑے ہوئے تو رومیوں کا ایک سورما سامنے آیا اور سات مسلمان مد مقابل بہادروں کو خاک و خون میں ڈھیر کر دیا۔ پھر اپنا نیزہ گھیٹتے ہوئے اور مد مقابل کا مطالبہ کرنے لگا تو اس کے سامنے اور کوئی نہ نکلا۔ جب ہماری یہ طویل حالت ہو گئی اور ہم نے شکست کا خوف کھایا تو ایک روشن چہرے والا نوجوان نکلا جس کا جمال خوب چمک دمک رہا تھا اس کی پشت کی جانب دو مینڈھیاں تھیں۔ اس نے اس سورما کو مقابلہ کے لئے بلا کر چیر پھاڑ ڈالا۔ پھر اس نوجوان کے مقابلہ میں رومیوں کے دس سو رمے نکلے تو اس نے ان کا بھی وہی حشر کیا تو رومی شکست کھا کر بھاگ گئے اور اس دن مسلمانوں کے ہاتھوں سات ہزار کافر قتل ہوئے پھر لوگ مال غنیمت کی طرف لوٹ گئے مگر وہ نوجوان راہیہ کی طرف چڑھ گیا اور پھر اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کی باگ ہاتھ میں لی اور اس کے آنسو بارش کی طرح زمین پر گرنے لگے۔

دعبل کہتا ہے کہ میں اپنے گھوڑے سے اتر آیا اور اس سے پوچھا اے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں سے اسلام اور مسلمانوں پر سے اس عذاب کو دفع کیا، کیا تم کچھ مال غنیمت نہیں لو گے؟ اور تمہاری روئے میں یہ حالت کیوں ہو رہی ہے تم مجھے اپنا واقعہ تو بتاؤ۔ تو اس نے کچھ دیر اپنا سر جھکا لیا پھر یہ شعر کہے۔

انافی امری رشاد

بین غزو و جہاد

بدنی بغزو عدوی

والہوی یغزو فوادی

(ترجمہ)

(۱) میں اپنے معاملہ میں کامیاب ہوں جنگ میں بھی اور جہاد میں بھی۔

(۲) میرا بدن دشمن سے جنگ کرتا ہے اور عشق و محبت میرے دل سے۔

پھر وہ چلا گیا نہ تو میں اس کا نام جانتا ہوں نہ اس کا نسب۔

(فائدہ) اس جوان کے ایک قصہ میں اس طرح سے ہے کہ یہ میدان جنگ میں

آیا تو اس نے یہی ظاہر کیا کہ میں عشق و محبت سے بھاگا ہوا ہوں (اور خدا کی راہ میں

شہید ہونے آیا ہوں) چنانچہ جب جنگ شروع ہوئی تو سب سے پہلے شہید ہونے

والا یہی نو جوان تھا۔ (منہ ولكن باختصار من المترجم)

حکایت نمبر ۲:

عزت کی حفاظت میں خاتون کی جرات

محمد بن زیاد اعرابی ذکر کرتے ہیں کہ عرب کا ایک شخص قبیلہ بابلہ کی عورت کا مہمان ہوا۔ اس عورت کا خاوند اس کے پاس نہیں تھا اس لئے اس نے خود اس کا بستر بنایا اور خاطر تواضع کی۔ جب اس مرد نے اس عورت کے پاس اور قریب قریب کسی کو نہ دیکھا تو اس سے اپنا ارادہ ظاہر کیا تو وہ اس سے ڈر گئی اور اس سے کہا تم کچھ دیر ٹھہرو میں تمہارے لئے بستر ٹھیک کر دوں پھر اس نے جلدی سے جا کر ایک چھری اٹھائی اور اس کو چھپا دیا پھر جب سامنے آئی اور مرد نے اس کو دیکھا تو اچھل کر اس کی طرف پہنچا اور عورت نے وہ چھری اس کے پیٹ میں گھونپ دی لیکن جب اس کا خون دیکھا تو غش کھا کر گر گئی اور وہ جوان بھی مردہ ہو کر گر گیا جب اس کے گھر والوں میں سے کوئی آیا تو عورت کو اس حالت میں دیکھا تو اٹھا کر بٹھادی حتیٰ کہ اس کو افاقہ ہو گیا۔

حکایت نمبر ۱۱۰

ایسی غیرت مند خواتین بہت ہونی چاہئیں

شیخ ابو عباد کہتا ہے کہ میں اس خادم سے ملا ہوں جو حجاج (ظالم) کے سر کے پاس کھڑا ہوتا تھا میں نے اس سے پوچھا تم کوئی ایسی عجیب بات سناؤ جو تم نے حجاج سے دیکھی ہو؟

تو اس نے بیان کیا کہ حجاج کا بھتیجا واسط کا گورنر تھا۔ واسط میں ایک عورت تھی کہا جاتا تھا کہ واسط میں اس وقت اس سے زیادہ حسین عورت کوئی نہیں تھی۔ چنانچہ حجاج کے بھتیجے نے اس عورت کو اپنے خادم کے ہاتھوں پیغام بھیجا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا اگر تم چاہتے ہو تو میرے بھائیوں کو میرے ساتھ شادی کرنے کی بات کر لو۔ اس عورت کے چار بھائی تھے لیکن اس گورنر بھتیجے نے انکار کیا اور کہا کہ مجھے یہ طریقہ منظور نہیں اور اس کو مجبور کیا تو عورت نے بھی اپنی وہی بات دہرا دی اور کہا کہ حرام طریقہ تو ہرگز منظور نہیں۔ لیکن اس نے کہا سوائے حرام کے اور کچھ نہیں پھر اس نے اس کی طرف ہد یہ بھیجا جس کو اس عورت نے لے کر ایک طرف رکھ دیا۔ اس نے ہد یہ جمعہ کی شام کو بھیجا تھا چنانچہ اس عورت نے اپنی ماں سے کہا کہ گورنر نے میری طرف یہ پیغام اور ہد یہ بھیجا ہے تو اس نے اس بات کو تسلیم نہ کیا پھر اس کی ماں نے اس کے بھائیوں سے بات کی کہ تمہاری بہن نے ایسا ایسا گمان کر رکھا ہے تو انہوں نے بھی اس کو تسلیم نہ کیا بلکہ اس کو جھٹلایا دیا تو عورت نے کہا اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس رات کو میرے پاس آئے گا تم دیکھ لینا۔ چنانچہ اس کے بھائی اس عورت کے گھر کے سامنے والے گھر میں بیٹھ گئے بہن کے گھر میں چراغ بھی تھا جس سے وہ اس کے پاس آنے والے شخص کو دیکھ سکتے تھے۔ اس عورت کی ایک لونڈی تھی جو گھر کے دروازہ پر بیٹھ گئی جب وہ آیا اور اپنی سواری سے اترتا تو اپنے غلام سے کہا جب اندھیرے میں مؤذن اذان دے اس وقت میرے پاس سواری لے کر آ جانا

پھر وہ اندر چلا گیا اور لونڈی اس کے سامنے چلتی گئی اور کہتی گئی کہ تشریف لائیے تو وہ اندر پہنچ گیا۔ اس وقت وہ عورت اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی یہ بھی اس کے پاس جا کر لیٹ گیا پھر اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر کہا یہ مال مٹول کب تک؟ تو عورت نے جواب دیا اے بدکار! اپنا ہاتھ دفع کر دو۔ اتنے میں اس کے بھائی تلواریں لے کر آگئے انہوں نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کئے پھر ایک چمڑے میں باندھ کر واسطہ شہر کی ایک گلی میں پھینک دیا پھر غلام سواری لے کر آیا اور آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹانے لگا اور کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔ جب اس کو صبح ہونے کا خوف ہوا اور سواری کے پہچانے جانے کا خوف ہوا تو واپس ہو گیا۔

جب صبح ہوئی تو ان کو یقین ہو گیا کہ یہ وہی تھا تو اس کی لاش کو حجاج کے سامنے پیش کیا گیا اور اس گلی والوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ حجاج نے پوچھا مجھے اس کا واقعہ بتاؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم کچھ نہیں جانتے بس اتنا پتہ ہے کہ ہم نے اس کو وہاں پڑا پایا ہے۔ تو حجاج سمجھ گیا اور کہا جو شخص اس کا خادم تھا اس کو پیش کرو تو اس خصی کو پیش کیا گیا جو اس کا خادم بن کر آیا تھا لوگوں نے کہا یہ شخص اس کا راز دان ہے حجاج نے اس سے کہا مجھے اس کا حال اور قصہ سچ سچ بتاؤ۔ تو اس نے انکار کیا۔ حجاج نے کہا اگر تم سچ بولو گے میں تمہاری گردن نہیں اڑاؤں گا اور اگر جھوٹ بولو گے تو میں تمہاری گردن اڑا دوں گا اور ایسی ایسی عبرتناک سزا دوں گا۔

تو اس غلام نے سارا واقعہ پوری طرح سے بیان کر دیا تو حجاج نے عورت کو، اس کی ماں کو اور اس کے سب بھائیوں کو بلانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان سب کو پیش کیا گیا تو حجاج نے اس عورت کو الگ کر کے پوچھا تو اس نے بھی ویسا ہی بتایا جس طرح سے اس خصی غلام نے بتایا تھا۔ پھر اس کو الگ کھڑا کیا اور اس کے بھائیوں سے پوچھا تو انہوں نے بھی وہی بتایا اور کہا جو کچھ آپ نے دیکھا وہ ہم نے کیا ہے تو ان سب کو آزاد کر دیا اور اس مقتول کے غلام، جانور اور مال کا عورت کو مالک بنا دیا۔ تو عورت نے کہا میرے پاس اس کا بد یہ بھی ہے حجاج نے کہا اللہ تعالیٰ اس میں بھی تمہیں

برکت دے اور تیرے جیسی خواتین اور زیادہ کرے یہ سب تیرا ہے اور جو کچھ اس نے ترکہ چھوڑا وہ بھی تیرا ہے پھر حجاج نے کہا ایسا شخص دفن کرنے کے قابل نہیں ہے اس کو کتوں کے آگے پھینک دو پھر اس خسی غلام کو بلایا اور کہا کہ چونکہ میں تمہیں بے پروا ہوں کہ تیری گردن نہیں اڑاؤں گا اس لئے تجھے درمیانہ درجہ کے گورے لگاؤں گا۔

حکایت نمبر 4:

غیرت مند خاوند

مجھے ابن رشد طیب نے سنایا کہ واسطہ کے شہر میں ایک عیسائی ڈاکٹر رہتا تھا جو جوان بھی تھا اور خوبصورت بھی عورتیں اس کے عشق کا دم بھرتی تھیں۔ یہ ایک مرتبہ ایک کردی کی بیوی کی خون کی رگ کھولنے آیا۔ جب عورت نے اپنی کلائی کھولی تو وہ اس کے حسن کو دیکھ کر حیران رہ گیا پھر وہ لذت لینے کی خاطر اس کو سہلانے لگ گیا جس کو عورت نے محسوس کر لیا پھر اس عورت سے کہا آج رگ نہیں کھل رہی تم اس کو کل تک مؤخر رکھو پھر وہ چلا گیا جب عورت کا خاوند آیا اس نے اس کو سارا واقعہ کہہ سنایا تو وہ باہر گیا اور اس ڈاکٹر کو بلوایا جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس خاوند نے کہا آپ میرے ساتھ چلیں ایک (اور) مریض کو دیکھنا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں ایک کشتی میں سوار ہوئے اور وہ اس کو وادیوں میں لے گیا اور تلوار کے ساتھ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

عشق کے مقتول

حکایت نمبر ۱:

عاشق خاتون کا دماغ درست کرنے والا عابد

حضرت احمد بن سعید عابد کے والد بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کوفہ میں ایک جوان عبادت گزار تھا ہر وقت مسجد میں ملتا تھا اس سے باہر نہیں نکلتا تھا شکل و صورت اور قد کاٹھ میں خوبصورت اور نیک سیرت تھا۔ ایک مرتبہ اس کو ایک حسینہ اور مخمّنہ عورت نے دیکھ لیا اور اس کے عشق کا دم بھرنے لگی اور ایک مدت تک وہ اس بات میں رہی ایک دن وہ اس نو جوان عابد کے راستہ پر کھڑی ہو گئی اس کا مقصد تھا کہ میں (اس کے گھر کی طرف جانے سے) اس کا گھر دیکھ لوں گی۔ اس نے کہا اے جوان! میری چند باتیں سن لو جو میں تم سے کہنا چاہتی ہوں پھر جو چاہو کرو لیکن وہ جوان چلا گیا اور اس سے بات تک نہ کی۔ پھر دوسری دفعہ وہ اس کے راستہ پر جا کھڑی ہوئی کہ اس کا گھر دیکھوں گی۔ اس نے پھر کہا اے جوان! میری بات سن میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں تو اس نے کچھ دیر سر جھکایا اور اس سے کہا یہ تہمت کی جگہ ہے (لوگ سر عام مجھے تمہارے ساتھ دیکھیں گے تو کیا کہیں گے) میں محل تہمت بننے سے گھبراتا ہوں عورت نے کہا اللہ کی قسم میں تمہارے حال سے خوب واقف ہوں میں ویسے ہی اس جگہ پر نہیں کھڑی ہوئی اللہ کی پناہ ہو کہ اللہ کے نیک بندے میرے جیسی عورتوں کی طرف نگاہ اٹھائیں اللہ کی قسم! مجھے تمہاری ملاقات پر میرے نفس کے

سوا کسی شے نے مجبور نہیں کیا۔ میں جانتی ہوں اتنا معمولی سا تعلق بھی لوگوں سے
نزدیک بہت برا ہے۔ تم نیک لوگ آئینہ کی مثل ہو جن کو ادنیٰ سی غلطی عیب لگا دیتی
ہے میں جو کچھ تم سے کہنا چاہتی ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ میرے جسم کے تمام اعضا
تیری طرف مشغول ہیں لیکن اللہ اللہ میں کہاں اور آپ کہاں۔

لیکن وہ جوان اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا اور نماز پڑھنے کا ارادہ کیا مگر
میں نہ آیا کہ کیسے نماز پڑھے۔ چنانچہ اس نے ایک کاغذ اٹھایا اور اس پر ایک خط لکھا
پھر اپنے گھر سے نکلا تو وہ عورت اسی جگہ پر کھڑی تھی اس نے اس کی طرف خط پھینکا
اور اپنے گھر لوٹ آیا خط میں یہ لکھا ہوا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے عورت جان لو! جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے تو وہ
بردباری کرتا ہے۔ پھر جب دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس کی پردہ
پوشی کرتا ہے۔ لیکن جب کوئی گناہ کو اوڑھنا بچھونا بنا لیتا ہے تو
اللہ تعالیٰ اس پر اتنا زیادہ ناراض ہوتے ہیں کہ اس کی ناراضگی کو
سب آسمان، زمین، پہاڑ، درخت اور جانور بھی نہیں برداشت
کر سکتے پھر اور کس میں اتنی طاقت ہے کہ اس کو برداشت
کرے۔

پس اگر تو نے جو کچھ بیان کیا ہے باطل ہے تو میں تمہیں وہ دن یاد دلاتا ہوں
جس میں آسمان پگھل جائے گا۔ پہاڑ روئی کی طرح دھن جائیں گے اور سب
مخلوقات اللہ جبار عظیم کے غلبہ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں گے اللہ کی قسم! میں اپنے
نفس کی اصلاح میں کمزور واقع ہوا ہوں دوسروں کی اصلاح کیسے کر سکتا ہوں۔

اور اگر تو نے جو کچھ بیان کیا ہے درست ہے تو میں تمہیں ایسے ڈاکٹر کا پتہ دیتا
ہوں جو بیمار کن زخموں کے اور توڑ دینے والے دردوں کے لئے زیادہ المیق ہے اور یہ

ب۔ العالمین کی ذات گرامی ہے تم سچی طلب کے ساتھ اس کے سامنے حاضری میں قمر نے بے تعلق ہوں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْأَزْفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ
كَظِيمٍ ۖ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ
يُطَاعُ ۝ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۝
(ترجمہ) اور آپ ایک قریب آنے والی مصیبت کے دن
(یعنی روز قیامت) سے ڈرائیے جس وقت کلیجے منہ کو آئیں
گے، (غم سے) گھٹ گھٹ جائیں گے، (اس روز) ظالموں
(یعنی کافروں) کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی
جس کا کہا مانا جائے، (اور) وہ (ایسا ہے کہ) آنکھوں کی چوری
کو جانتا ہے اور ان (باتوں) کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں
(جن کو دوسرا نہیں جانتا، مطلب یہ ہے کہ وہ بندوں کے تمام
کھلے اور اچھے اعمال سے باخبر ہے جن پر سزا یا انعام موقوف
ہے)۔ (سورۃ مومن ۱۸-۱۹)

اس لئے اس آیت سے کہاں بھاگا جاسکتا ہے۔

پھر پسند و نون لے بعد وہ عورت دوبارہ آئی اور اس کے راستہ پر کھڑی ہو
ئی۔ اب اس جوان نے اس کو دور سے دیکھا تو اپنے گھر لوٹ جانے کا ارادہ کیا تا
ہ اس کو نہ دیکھے۔ تو عورت نے کہا اے جوان! تم واپس نہ جاؤ اب اس کے بعد کبھی
وہ ملاقات نہیں ہوگی سوائے اللہ کے سامنے کی ملاقات کے پھر وہ بہت روئی اور
سننے لگی میں اس اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی ہوں جس کے ہاتھ میں تیرے دل کے
انتخابات ہیں کہ مجھ پر جو معاملہ مشکل ہو گیا وہ اس کو آسان کر دے پھر وہ عورت اس
کے پیچھے آئی اور کہا مجھے اپنی طرف سے کچھ نصیحت کر کے احسان کرتے جاؤ۔ مجھے

کچھ نصیحت کرو جس پر میں ٹل کرتی رہوں۔

تو جوان نے اس سے کہا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نفس کو اپنے سے محفوظ رکھو اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کرو

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَقَّكُمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا (سورۃ النعام: ۶۰)

(ترجمہ) اور وہ (اللہ تعالیٰ) ایسا ہے کہ (اکثر) رات میں

(سونے کے وقت) تمہاری روح (نفسانی) کو (جس سے

احساس و ادراک متعلق ہے) ایک گونہ قبض کر لیتا ہے (یعنی

معطل کر دیتا ہے) اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو (دواماً)

جانتا ہے۔

تو اس عورت نے سر جھکا لیا اور پہلی دفعہ کے رونے سے بھی زیادہ روئی۔ پھر جب ہوش میں آئی تو اپنے گھر میں جا کر بیٹھ گئی اور عبادت شروع کر دی۔ اس کو جب کبھی نفس ستاتا تو اس کا خط اٹھاتی اور اپنی آنکھوں پر رکھتی تھی جب اس کو کہا جاتا کہ تمہیں اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہے؟ تو وہ کہتی کہ اس کے سوا میرے لئے کوئی اور علاج بھی ہے؟

جب رات ہوتی تو یہ اپنے محراب میں (عبادت کے لئے) کھڑی ہو جاتی اور اس کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ اسی صدمہ کو ساتھ لے کر فوت ہو گئی۔

پھر یہ جوان اس عورت کو یاد کر کے اس پر رویا کرتا تھا۔ جب اس سے پوچھا جاتا کہ تم کیوں روتے ہو حالانکہ تم نے خود ہی تو اس کو مایوس کیا تھا؟ تو وہ کہتا میں نے اپنی طمع کو پہلی مرتبہ ہی سے ذبح کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا (صبر کرنے کی وجہ سے) ذخیرہ کر لیا تھا پھر مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آ جاتی تھی کہ جو میں نے اس کے پاس ذخیرہ کر کے رکھا تھا اس کو واپس لے لوں۔

حکایت نمبر ۲:

عشق کا ستیاناس ہو

ابو عبد اللہ، حبشانی صفراء عملاتیہ سے عشق کرتا تھا حالانکہ یہ رنگ کی کالی کلوٹی تھی لیکن اس کی محبت میں یہ بیمار پڑ گیا جب مرنے کے قریب ہوا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اس عورت کے مالک کو کہا اگر تم اپنی لونڈی صفراء کو ابو عبد اللہ حبشانی کے پاس بھیج دو تو شاید اس کے ہوش و حواس درست ہو جائیں۔ چنانچہ اس نے صفراء کو بھیج دیا جب یہ اس کے سامنے آئی اور پوچھا اے ابو عبد اللہ کیسے ہو؟

اس نے کہا جب تک تم سامنے رہو تو ٹھیک ہوں۔

صفراء نے پوچھا تمہیں کس شے کی طلب ہے؟

اس نے کہا تیرے قرب کی۔

صفراء نے کہا تمہیں کیا مرض ہے؟

کہا تیرے عشق کی۔

کہا تم کوئی وصیت کرو گے؟

اس نے کہا ہاں اگر وہ مان لیں تو میں تمہیں چاہتا ہوں۔

صفراء نے کہا اب میں واپس جانا چاہتی ہوں؟ تو اس نے کہا تو پھر جلدی سے

میری نماز جنازہ کا ثواب حاصل۔ لینا پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور جب اس نے اس کو

منہ پھیم کر جاتے دیکھا تو ایک درہم بھرا سانس لیا اور اسی وقت مر گیا۔

حکایت نمبر ۳:

عشق اور خدا کا خوف

ابراہیم بن عثمان عذری کہتے ہیں (کہ میں نے کوفہ میں) عمر بن میسرہ کو دیکھا

جس نے دیوانوں کی شکل بنا رکھی تھی اور ایسے نظر آتا تھا جیسے اس کو درس سے رنگ دیا

گیا ہو یہ نہ تو کسی سے بات کرتا تھا نہ کسی کے ساتھ بیٹھتا تھا۔ لوگ اس کو عاشق سمجھتے تھے اور اس کا واقعہ پوچھتے تھے اور وہ یہ شعر کہہ دیتا تھا۔

یسائلنی ذو اللب عن طول علتی

وما انا بالمبدی لذا الناس علتی

ساکتہا صبرا علی حر جمرہا

واکتہا اذ کان فی السر راحتی

اذا کنت قد ابصرت موضع علتی

و کان دوائی فی مواضع لذتی

صبرت علی دائی احتساباً ورغبۃً

ولم اک احدوثات اہلی و خلتی

(ترجمہ)

(۱) مجھ سے عقلمند میری طویل بیماری کا پوچھتے ہیں حالانکہ میں لوگوں کے سامنے

اپنی بیماری کو ظاہر کرنے والا نہیں ہوں۔

(۲) میں اس کو آگ کے انگارے کی گرمی پر بھی صبر کر کے چھپاؤں گا اور اس کو

اس لئے بھی چھپاؤں گا کیوں کہ چھپانے میں ہی راحت ہے۔

(۳) جب مجھے اپنی بیماری کے مقام کا پتہ ہے تو (یہ بھی معلوم ہے کہ) میرا علاج

میرے لذت کے مقامات ہیں۔

(۴) میں اپنی مرض پر صبر کرتا ہوں اللہ کو راضی کرنے کے لئے اور اس کے پاس

اس کا جو انعام ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے، اور میں اپنے گھر والوں اور

دوستوں کے ہاتھوں میں تماشہ نہیں بننا چاہتا۔

چنانچہ اس نے اپنا معاملہ کسی کے سامنے ظاہر نہ کیا اور نہ کوئی اس کے قصہ سے

واقف ہوا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا مجھے جو مرض تھی وہ میری چچا کی فلاں بیٹی کی وجہ سے تھی اللہ کی قسم مجھے کسی بات نے نہیں روکا اور کوئی ضرر نہیں پہنچا سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف کے اگر اب بھی مجھ پر موت طاری نہ ہوتی تو میں تمہیں یہ کبھی نہ بتاتا تم اس کو میری طرف سے سلام کہہ دینا اس کے بعد وہ فوت ہو گیا۔

حکایت نمبر ۴:

اگر مرنا ہی ہے تو خاوند کی محبت میں مرو

ایک شخص ذکر کرتا ہے کہ میں نے ایک عورت کو ایک قبر پر گرے پڑے دیکھا جو یہ شعر کہہ رہی تھی ۔

فيا قبر لو شفعتني فيه مرة
فاخرجته من ظلمة القبر والحد
فكنت ارى هل غير التراب وجهه
وهل عاث دود اللحد في ذلك الخد

(ترجمہ)

(۱) اے قبر اگر تو میرے (خاوند کے) بارہ میں میری سفارش قبول کرے اور اس کو قبر اور لحد کے اندھیرے سے باہر نکال دے۔

(۲) تاکہ میں دیکھ لوں کیا مٹی نے اس کے چہرہ کو بگاڑ تو نہیں ڈالا اور کیا قبر کے کیڑے اس کے رخساروں میں تو نہیں مچل رہے؟

میں نے اس سے پوچھا یہ قبر والا تمہارا کیا لگتا ہے؟

کہا میرے چچا کا بیٹا ہے اس نے مجھ سے شادی کی تھی وہ مجھ سے سیراب نہیں ہوتا تھا اور میں اس سے حتیٰ کہ پچھلے سال میں ہماری قبیلہ سلیم سے جنگ ہوئی اور

ہمارے قبیلہ میں اس وقت میرے اور میرے اس خاوند کے سوا اور کوئی موجود نہ تھا چنانچہ یہ دفاع کے لئے نکلا اور لڑتے لڑتے قتل ہو گیا۔

میں نے پوچھا اس کی عمر کیا تھی؟ اس نے کہا میں اس سے بڑی ہوں میری عمر انیس سال ہے۔ اللہ کی قسم میں نے اس گھڑی سے زیادہ دنیا کی راحت نہیں دیکھی تو میں نے اس کی اس بات کو مذاق سمجھا۔ لیکن جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے ایک جنازہ دیکھا اور اس کے بارہ میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ وہی لڑکی ہے جس کے بارہ میں تم نے کل اس کے خاوند کے بارہ میں بات کی تھی اللہ کی قسم یہ اپنے خاوند کے پیچھے فوت ہوئی ہے اور اپنی محبت کو سچا ثابت کر کے دکھایا ہے۔

حکایت نمبر ۱۱:

اے عاشقو اس لڑکی سے سبق سیکھو

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ان کے محلہ طائف میں ایک عبادت گزار صاحب سخاوت اور تقویٰ والی لڑکی رہتی تھی۔ اور اس کی ماں اس سے بھی زیادہ نیک تھی اور عبادت میں بہت مشہور تھی۔ یہ دونوں لوگوں سے میل جول کم رکھتی تھیں۔ ان کا طائف کے ایک شخص کے پاس تجارت کا سامان تھا جو ان کے لئے تجارت کرتا تھا اور جو نفع ہوتا اس کو ان عورتوں کے پاس لے جاتا تھا۔

ایک دن اس نے اپنے بیٹے کو ان کے کسی کام کے لئے ان کے پاس روانہ کر دیا یہ لڑکا خوبصورت بھی تھا اور خود کو صاف ستھرا کر کے رکھتا تھا اس نے جا کر دروازہ کھٹکھٹایا تو اس لڑکی کی ماں نے پوچھا کون ہے؟

اس نے کہا میں فلاں آدمی کا بیٹا ہوں۔

اس نے کہا اندر آ جا تو وہ اندر چلا گیا۔

اس کی بیٹی بھی اس کمرہ میں موجود تھی اس کو لڑکے کے آنے کا علم نہ ہوا جب وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھا تو اس کی بیٹی بھی آگئی اس نے یہی سمجھا تھا کہ یہ ان کی کوئی

عورت ہے (کیونکہ اس کی داڑھی مونچھ بھی نہیں آئی تھی اور مردوں میں بال رکھنے کا رواج بھی عام تھا) حتیٰ کہ اس لڑکے کے سامنے بیٹھ گئی جب اس نے لڑکے کو دیکھا تو فوراً اٹھ گئی لیکن اتنے میں لڑکے نے بھی اس کو دیکھ لیا تھا کہ یہ لڑکی تمام عرب میں زیادہ حسین ہے چنانچہ اس کے دل میں لڑکی سے محبت ہو گئی اور وہ وہاں سے نکل گیا لیکن سمجھ میں نہ آیا کہ کدھر جائے۔ پھر اس نے پگھلنا شروع کر دیا اور تنہائی پسند ہو گیا اور اتنا فکر میں ڈوبا کہ بے ہوش ہو کر اپنے بستر پر گر گیا اس کے باپ نے ڈاکٹر بلوائے اور ہر ایک اس کی دوائی تجویز کرنے لگا جب اس کی بیماری نے طول پکڑا تو اس کے باپ نے قبیلہ کے لڑکے بلوائے اور وہ لوگ بھی جن سے لڑکے کو انس تھا اور ان سے کہا تم اس سے علیحدگی میں پوچھو اس کو کیا مرض ہے؟ شاید کہ یہ تم لوگوں کو اپنی مرض کا بتا دے چنانچہ وہ اس کے پاس آئے اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا اللہ کی قسم مجھے تو ایسی کوئی بیماری نہیں جس کو میں جانتا ہوں اور تم کو بیان کروں تم تھوڑی باتیں کرو یہ لڑکا سمجھدار تھا جب اس کی دھڑکن تیز ہوئی تو اس نے اپنے گھر کی ایک عورت کو بلایا اور کہا میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو میں نے کسی کو نہیں بتائی اب چونکہ مجھے زندگی سے ناامیدی ہو چلی ہے اس لئے تمہیں بتاتا ہوں وہ بھی اس شرط پر کہ اگر تم اس کو چھپانے کی مجھے ضمانت دو تو ورنہ میں صبر کروں گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں فیصلہ کر دے اللہ کی قسم میں نے تم سے پہلے کسی کو نہیں بتائی اگر تم یہ ضمانت دو کہ اپنے بعد کسی کو نہیں بتاؤ گی یہ بلا جو مجھ پر نازل ہوئی ہے یقیناً مجھے مار ڈالے گی مجھ پر لازم ہے کہ میں جس سے محبت کرتا ہوں اس کی عزت پر حرف نہ آنے دوں اور اس کے معاملہ میں لوگوں کے بہت طعن و تشنیع کرنے سے ڈرتا ہوں وہ کہاں اور میں کہاں تم اس راز کو اپنے سینے میں چھپا کر رکھنا۔

اس عورت نے کہا اے میرے بچے کہو اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں گی تیرے صدمہ کو چھپا کر رکھوں گی تو اس نے کہا میرا قصہ ایسا ایسا ہے اس نے کہا اے بیٹے تم نے ہمیں پہلے کیوں نہ بتایا؟ لڑکے نے کہا میرا کون ہے؟ اس کو حاصل کرنے

کا کیا طریقہ ہے؟ تم تو اس لڑکی کی حالت اور بہت زیادہ عبادت کو خوب جانتی ہو عورت نے کہا اے بیٹے! یہ میرے ذمہ رہا میں تمہارے پاس ایسی خبر لاؤں گی جس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔

پھر اس عورت نے اپنے (نئے) کپڑے پہنے اور لڑکی کے گھر میں آئی اور اندر جا کر اس کی ماں کو سلام کیا اور فوراً وہ حادثہ کہہ سنایا تو اس کی ماں نے اس لڑکے کا حال اور اس کے اضطراب کا پوچھا تو عورت نے کہا اللہ کی قسم میں نے دکھ درد دیکھے ہیں مگر اس کے درد جیسا درد کسی میں نہیں دیکھا اور مزید یہ کہ اس کا درد بڑھتا اور ترقی کرتا چلا جا رہا ہے اور یہ لڑکا اس حال میں صبر کر رہا ہے کسی سے شکوہ نہیں کرتا۔

لڑکی کی ماں نے پوچھا تم نے اس کے لئے ڈاکٹر نہیں بلوائے عورت نے کہا اللہ کی قسم اس کی مرض کو کوئی ڈاکٹر ختم نہیں کر سکے۔ پھر یہ عورت اس سے اٹھ کر لڑکی کے پاس گئی اس کو سلام کیا اور فوراً ہی اس کو سارا حادثہ کہہ سنایا۔ اس لڑکی تک اس سے پہلے بھی خبر پہنچ چکی تھی اس لڑکی نے سمجھ لیا کہ یہ مسئلہ میری وجہ سے کھڑا ہوا۔ چنانچہ اس عورت نے لڑکی سے کہا اے بیٹی! تم نے اپنی جوانی بوسیدہ کر دی اور زندگی کے دن اس حال میں گزار دیئے؟ لڑکی نے کہا اے چچی تم مجھ پر کونسا برا حال دیکھتی ہو؟ عورت نے کہا نہیں بیٹی لیکن تمہاری طرح کی عورت کو دنیا میں خوش رہنا چاہئے اور جس تھوڑے سے کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہ چھوٹے اس طرح سے اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کی نعمتیں تمہارے لئے جمع کر دے۔

لڑکی نے کہا اے چچی! کیا یہ دنیا کا گھر باقی رہنے والا ہے جس پر بدن کے اعضاء تکیہ کر بیٹھیں اور آدھا دے دیا جائے اور دنیا کو بھی اس کا آدھا دے دیا جائے یا یہ دنیا کا گھر فنا ہونے والا ہے؟

عورت نے کہا نہیں بلکہ اے بیٹی یہ فنا کا گھر ہے لیکن اللہ نے اس میں اپنے بندوں کے لئے کچھ اوقات ایسے بنائے ہیں جو اس کی طرف سے اپنی جان پر مصدقہ

کرنے کے ہیں تم اس سے کچھ حاصل کر سکتی ہو جس کو اللہ نے حلال کیا ہے۔
 لڑکی نے کہا تم نے سچ کہا لیکن اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کے نفوس
 میں اطمینان ہے اور وہ عبادت پر صبر کرنے میں راضی ہو گئے ہیں تاکہ ان کو بہت بڑا
 مرتبہ نصیب ہو۔ تمہارا اس طرح سے میرے ساتھ بات کرنا اس بات کا پتہ دیتا ہے
 کہ اس کی کوئی خاص وجہ ہے جس نے تجھے میرے ساتھ اس عمر سے مناسرہ
 کرنے پر اکسایا ہے اللہ کی قسم میں تو آج سے پہلے تمہیں یہ سمجھتی تھی کہ تم مجھے اللہ تعالیٰ
 کی عبادت کرنے میں اور پاکیزہ اعمال کر کے اللہ کے مقرب بننے میں مزید حرص
 دلاؤ گی لیکن میں نے تمہارے بارے میں جو کچھ سمجھا تھا تم اس سے بدل گئی ہو تم مجھے
 بتاؤ کیا خبر لائی ہو؟ عورت نے کہا اے بیٹی! فلاں لڑکے کا ایسا ایسا حال ہو گیا ہے۔

لڑکی نے کہا میں نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا تم اس کو میری طرف سے سلام کہہ دینا
 اور کہنا کہ اے بھائی! میں نے اپنے آپ کو ایسے مالک کے ہاں ہیہ کیا ہے جو ان
 سب سے بڑا ہے جو بڑے بڑے انعام و اکرام کرنے والے ہیں۔ اور وہ اس بندہ کا
 مددگار ہے جو سب سے کٹ کر اسی کا ہو رہے اور اس کی عبادت کرے اب ہیہ ہو
 جانے کے بعد واپسی کی کوئی سبیل نہیں ہے اب تم محبت کے ساتھ اپنے اللہ کا وسیلہ
 پکڑو اور جتنے گناہ کر کے اپنے لئے آگے روانہ کر چکے ہو ان کی معافی کے لئے اللہ
 کے سامنے عاجزی اور زاری کرو اس نیکی کے بدلہ میں جو تم نے اللہ کے حضور پیش
 نہیں کی یہ پہلا موقع ہے جو تجھ پر اللہ سے سوال کرنا لازمی ہے اور میرے سامنے بھی
 یہ پہلا موقع ہے کہ میں تجھے نصیحت کروں۔ جب تو نے اللہ کی عبادت شروع کر دی
 تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ کم کرے گا اور دلوں کی شہوات اور سینوں کے خیالات سے
 تجھے آزادی نصیب ہوگی کیونکہ اس انسان کو زیب نہیں دیتا جو اپنے خدا کا نافرمان ہو
 اور گناہوں اور معافی مانگنے کو بھول جائے اور دنیاوی خواہشات پوری ہونے کی دعا
 کرنے لگے۔

اے بھائی! خود کو گناہوں کی کھانچوں سے بچا، اور تو اللہ کے فضل سے مایوس نہیں

ہوسکتا اگر وہ تجھے صرف اپنا بننے والا دیکھے گا تو ہوسکتا ہے کہ وہ تجھے اور مجھے ملا دے لیکن میں نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے اس کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان میں سمجھ لے آئندہ مجھ سے اس بارہ میں گفتگو نہ کرنا میں تمہیں جواب نہیں دوں گی والسلام۔

اب وہ عورت اٹھ کھڑی ہوئی اور جا کر کے اس جوان کو سارا جواب سنا دیا تو لڑکا بہت رویا تو عورت نے کہا اللہ کی قسم! اے بیٹے! میں نے کسی عورت کو نہیں دیکھا جس کے سینے میں اللہ تعالیٰ رہتا ہو اس عورت کی طرح۔ اب تم وہی کرو جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اللہ کی قسم اس نے نصیحت کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اب تم خود کو ہلاکت کے کاموں میں مت ڈالو ورنہ اس وقت شرمندگی اٹھاؤ گے جب شرمندگی سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اے بیٹے! اگر میں کوئی حیلہ جانتی جس سے تیرا کام بن جاتا تو میں وہ بھی کر گزرتی لیکن میں نے اس لڑکی کو دیکھا ہے اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کو بسا رکھا ہے۔ اب اس کو دنیا کی زینت کی طرف کون پھیر سکتا ہے اس پر وہ جوان رونے لگ گیا اور کہنے لگا میں وہ کیسے کر سکتا ہوں جس کی اس نے دعوت دیدی ہے۔ اور پتہ نہیں وہ آخرت کا وقت کب آئے گا جب ہم دونوں ایک دوسرے سے ملیں گے۔

پھر اس کا درد تیز ہو گیا جب اس کو لوگوں نے دیکھا کہ اس کو کچھ آرام اور قرار نہیں تو اس کو ایک کمرے میں بند کر دیا اور انہوں نے یہی گمان کیا کہ اس کو عشق کا مرض ہے چنانچہ یہ کبھی کبھار آزاد ہو کر گھر سے نکل جاتا اور بچے اس کے ارد گرد جمع ہو کر کہا کرتے تھے ”عشق سے مر جا، عشق سے مر جا“ تو وہ یہ شعر کہتا تھا۔

افشنى اليكم بعض ما قد يهيجنى

ام الصبر اولى بالفتى عند ما يلقي

سلام على من لا اسمى باسمه

ولو صرت مثل الطير فى غيفة ملقى

الا ايها الصبيان لو ذقتم الهوى
لا يقنتم انى محدثكم حقا
احبكم من جهاو ازاكم
تقولون لى مت يا شجاع بها عشقا
فلم تنصفونى لا ولاهى انصفت
فر فقا رويدا ويحكم بالفتى رفقا

(ترجمہ)

- (۱) کیا میں تمہیں وہ بتا دوں جس نے مجھے پریشان کر رکھا ہے یا صبر کر لوں جو جوان کے لئے ایسے وقت میں بہتر ہے۔
 - (۲) اس پر سلام ہو جس کا میں نام نہیں لیتا اگرچہ میں پرندہ کی طرح کسی جنگل میں پھینک دیا جاؤں۔
 - (۳) اے بچو! اگر تم عشق کا مزہ چکھ لو تو تم بھی یقین کر لو گے کہ میں سچ کہتا تھا۔
 - (۴) میں اس سے محبت کی خاطر تم سے بھی محبت کرتا ہوں حالانکہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم مجھے (ستانے کیلئے) کہہ رہے ہو کہ اے بہادر! اس کے عشق میں مر جا۔
 - (۵) تم نے مجھ سے انصاف نہیں کیا اور نہ اس نے انصاف کیا کچھ تو ترس کھاؤ بائے تم ہلاک ہو جاؤ مجھ جو ان پر سختی نہ کرو۔
- چنانچہ جب اس کے گھر والوں کو یقین ہو گیا کہ اسے عشق کا مرض ہے تو اس سے اس کا واقعہ پوچھنے لگے لیکن وہ ان کو نہیں بتاتا تھا اور اس بڑھیا نے بھی اس کا قصہ چھپا کر رکھا چنانچہ انہوں نے اس کو پکڑ کر ایک کمرہ میں بند کر دیا اور وہ اسی میں قید ہو کر رہی مر گیا۔

باب 48

خودکشی کرنے والے عاشق

حکایت نمبر ۱:

پیٹ پھاڑ کر مر گیا

ابو مسکین ذکر کرتے ہیں کہ قبیلہ تمیم کے ایک نوجوان کی اذہنی گم ہو گئی تھی یہ اس کو تلاش کرنے کے لئے بنی شیبان کے قبیلہ میں گیا۔ یہ اس کو ڈھونڈ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر ایک لڑکی پر پڑ گئی یہ لڑکی حسن و جمال میں سورج کی طرح تھی یہ اسی وقت اس کا عاشق ہو گیا جب یہ اپنی قوم میں واپس لوٹا تو عقل کھو چکا تھا۔ اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ اپنے قبیلہ میں پہنچ سکے۔ جب رات ہوئی تو اس نے کہا کہ شاید میں اس کو ایک نظر دیکھ کر چین لے سکوں۔ چنانچہ یہ اس لڑکی کے پاس آیا جب کہ یہ بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے بھائی اس کے گرد سوئے ہوئے تھے اس نے لڑکی کو مخاطب کر کے کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اللہ کی قسم! شوق نے میری عقل کو برباد کر دیا ہے اور زندگی کو بھی تلخ کر دیا ہے۔ تو لڑکی نے کہا تم ایسی حالت میں واپس ہو جاؤ ورنہ میں اپنے بھائیوں کو جگادوں گی اور وہ تجھے قتل کر دیں گے لڑکے نے کہا میں جس حالت میں مبتلا ہوں اگر اس میں تیرے بھائی مجھے مار دیں تو یہ میرے لئے زیادہ آسان ہے۔

لڑکی نے کہا کیا قتل سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے؟

لڑکے نے کہا میں تیری محبت جس میں میں گرفتار ہو چکا ہوں۔

لڑکی نے کہا پھر تم کیا چاہتے ہو؟

اس نے کہا تم اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ تا کہ میں اس کو اپنے سینے پر رکھ لوں بس اور اس کے ساتھ میں تم سے اللہ تعالیٰ کا عہد کرتا ہوں کہ واپس چلا جاؤں گا لڑکی نے ایسا کیا اور یہ واپس لوٹ گیا پھر جب اگلی رات آئی تو یہ پھر آیا اور اس لڑکی کو سابقہ حالت پر دیکھا تو لڑکی نے اس سے وہی بات دہرائی تو لڑکے نے کہا تم مجھے اپنے ہونٹ چوسنے دو پھر میں واپس ہو جاؤں گا جب لڑکی نے یہ کیا تو اس کے دل میں آگ کا شعلہ بھڑک اٹھا اور یہ ہر رات لڑکے کی طرف متوجہ ہونے لگی جس کو لڑکی کے قبیلہ کے لوگوں نے اور بھائیوں نے برا محسوس کیا اور کہنے لگے اس کتے کو کیا ہو گیا ہے جو اس پہاڑ میں رہتا ہے اور ہمارے پاس آتا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ ایک رات اس کو پکڑنے کے لئے بیٹھ گئے تو لڑکی نے اس کو پیغام روانہ کیا کہ لوگ تجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تم خود کو غفلت سے بچا کے رکھو پھر اس رات خوب بارش ہوئی اور ان دونوں کے درمیان رکاوٹ ہو گئی پھر جب بادل پھٹ گیا اور چاند ظاہر ہو گیا تو لڑکی نے خوشبو لگائی، بال بکھیرے اور خود پسندیدہ نظروں سے دیکھ کر خواہش کی میں اس کو اسی حالت میں ملوں۔ چنانچہ اس نے اپنی ایک ہم جولی سے کہا جو اس کی راز دار تھی اے فلانی تم میرے ساتھ اس کے پاس چلو۔ چنانچہ یہ دونوں اس کو ملنے کے ارادہ سے نکل کھڑی ہوئیں اس وقت یہ لڑکا تلاش کے خوف سے پہاڑ پر چھپا ہوا تھا جب اس نے دو شخصوں کو چاندنی رات میں چلتے ہوئے دیکھا تو اس نے یہی سمجھا کہ یہ میرے پکڑنے والوں میں سے ہیں چنانچہ اس نے ایک تیر نکالا اور اپنے والی کا نشانہ کر کے سیدھا نکا دیا اور وہ خون میں لت پت منہ کے بل گر پڑی (اور عشق کے انجام بد تک پہنچ گئی) اور پھر پھر پھر کمر مر گئی جب اس لڑکے نے اس کو غور سے دیکھا تو یہ کہا۔

نعب الغراب بما کرہت

ولا ازالته للقدر

تہکی وانت قتلہا

فاصر والا فاتحر

(ترجمہ)

(۱) جس مصیبت سے ڈرتا تھا (اس کے واقع ہونے سے) کوا کائیں کائیں کرنے لگ گیا حالانکہ قضا کا لکھا کوئی نہیں مٹا سکتا۔

(۲) اب تو روتا ہے حالانکہ تو نے ہی تو اس کو مار ڈالا ہے اب یا تو صبر کر یا خود بھی مر جا پھر اس نے اپنے تمام تیر جمع کئے اور اپنے پیٹ میں گھسانے لگ گیا حتیٰ کہ خود کو مار ڈالا

حکایت نمبر ۲:

توبہ کا انوکھا ڈھنگ

ابو عبد اللہ حسین بن محمد دامغانی رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں کہ فارس کے علاقوں میں ایک بہت بڑا صوفی رہتا تھا وہ کسی لڑکے کی محبت میں مبتلا ہو گیا اور اس کا نفس اس کے اختیار میں نہ رہا یہاں تک کہ اس کو گناہ کی دعوت دینے لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس گناہ کی ہمت کرنے پر اس پر شرمندگی نازل فرمائی اس شخص کا گھر کسی اونچی جگہ پر تھا جس کی پچھلی سائیڈ میں پانی کا دریا بہتا تھا جب اس کو ندامت نے گھیرا تو یہ اس مکان کی چھت پر چڑھ گیا اور وہیں سے خود کو دریا میں پھینک دیا اور یہ آیت پڑھی:

فَتَوْبُوا إِلَىٰ بَارِكِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ

(ترجمہ) یعنی اپنے رب کے سامنے توبہ کرو اور خود کو قتل کرو

(تب تمہاری توبہ قبول ہوگی)۔ (البقرہ: ۵۴)

(نوٹ) یہ آیت بنی اسرائیل کے ان لوگوں کے بارہ میں ہے جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر تشریف لے جانے کے بعد سامری ملعون کے کہنے پر پچھڑے کو خدا مانا اور اس کی عبادت کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس

تشریف لائے تو یہ قوم اس شرک میں مبتلا تھی۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سمجھانے پر شرمندہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی معافی کے لئے یہ حکم نازل فرمایا کہ تم خود کو قتل کرو تب تمہارا یہ جرم عظیم معاف ہوگا چنانچہ ان مشرکوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا اور ان کا یہ شرک گناہ معاف ہوا۔

یاد رہے کہ یہ خود کو قتل کرنے سے توبہ ملنے کا حکم اس امت محمدیہ کے لئے نہیں ہے اب اگر کوئی توبہ کی اس شکل پر عمل کرے گا تو توبہ بھی قبول نہ ہوگی اور ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جلنے کا عذاب بھی ہوگا۔..... (مترجم)

خودکشی کا عذاب

سورۃ نساء آیت نمبر ۲۹ میں اللہ تعالیٰ نے خودکشی کرنے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ

(تم اپنے آپ کو قتل مت کرو)

(حدیث) اور آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

من تحسى سما فقتل نفسه فهو يتحساہ فی نار جہنم خالدًا مخلدا فیہا ابدًا، ومن قتل نفسه بحديدة فحديدة يتوجاء بها فی بطنہ فی نار جہنم خالدًا مخلدا فیہا ابدًا، ومن تردى من جبل فقتل نفسه فهو يتردى فی نار جہنم خالدًا مخلدا فیہا ابدًا. (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) (یعنی) جس نے زہر کھا کر خودکشی کی تو وہ دوزخ کی آگ میں

ہمیشہ ہمیشہ تک زہر کھاتا (اور خودکشی کرتا) رہے گا، اور جس نے خود کو لوہے

(کے کسی آلہ بندوق، پستول، تلوار، نیزہ، چھری وغیرہ) سے قتل کیا تو اس کو

دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس آلہ سے عذاب دیا جائے گا۔

اور جس نے خود کو کسی پہاڑ سے گرایا تو وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ

کے لئے (خود کو) گرا تار ہے گا۔

(نوٹ) یہ خودکشی کرنے والا شخص دوزخ میں ہمیشہ تو تباہ سزا پائے گا جب خودکشی کرنے کو حلال جانتا ہوگا کیونکہ خودکشی کو حلال جاننا اوپر کی آیت کا انکار ہے جو کہ کفر ہے اور کفر کی سزا ہمیشہ کی دوزخ ہے اور جو خودکشی کو حلال نہیں سمجھتا اور خودکشی کرتا ہے اس کو بھی دوزخ میں کافی مدت تک سزا ملتی رہے گی کیونکہ یہ زندگی انسان کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس کو اپنے اختیار سے ختم کرنا حرام ہے جیسا کہ اوپر کی آیت میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں لہذا جو لڑکے لڑکیاں اس زمانہ میں عشق وغیرہ کی وجہ سے خودکشی کر لیتی ہیں وہ اپنے آخرت کے انجام سے ڈریں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔..... (مترجم)

خودکشی کا ایک واقعہ

(حدیث) حضرت جناب بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كان فيمن قبلكم رجل به جرح فجزع فاخذ سكيناً فحز به ايداه، فمارق الدم حتى مات فقال الله تعالى بادرني عبدی بنفسه حرمت عليه الجنة. (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک آدمی کو زخم ہو گیا تھا اس نے اس سے گھبرا کر چھری اٹھائی اور اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈالا جس سے خون نہ رکا اور یہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میرے بندے نے اپنے متعلق بہت جلدی کی ہے میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

(نوٹ) قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ خودکشی کتنا بڑا جرم ہے جو لوگ عشق کی ناکامی میں یا کسی کی محبت میں جان دیتے اور خودکشی کرتے ہیں وہ اس بھیانک انجام سے عبرت حاصل کریں۔..... (مترجم)

باب 49

عشق کا علاج

کو تا ہی نمبر ۱- اور علاج

ایک خطرناک کو تا ہی جو نفس کو خطرناک حادثات تک پہنچا دیتی ہے اجنبی عورتوں سے گفتگو کرنا اور ان کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا ہے عرب کے بہت سے لوگوں کی یہ عادت تھی کہ وہ اس کو عار نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس کے باوجود خود پر زنا سے محفوظ رہنے کا اعتماد کرتے تھے یہ صرف ان کو دیکھنے اور بات چیت کرنے پر کفایت کرتے تھے حالانکہ یہ چیز اندر ہی اندر میں کام کرتی ہے جبکہ یہ غافل ہوتے ہیں یہاں تک کہ یہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیلیٰ کے ساتھ مجنوں کا بھی یہی قصہ ہوا تھا حتیٰ کہ یہ جنون اور ہلاکت میں جا گرا۔

ان لوگوں کی غلطی دو وجہ سے ہے

۱- شریعت کی مخالفت جس نے دیکھنے اور ان کے ساتھ علیحدگی میں بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

۲- اپنی فطرت کو اس کام کے سامنے پیش کیا جس کی طرف وہ میلان رکھتی ہے پھر اس پر اپنا ذاتی رجحان مزید ہے بہر حال طبیعت اور فطرت غالب آکر رہتی ہے ورنہ کم از کم انسان گناہوں میں تو مبتلا ہو ہی جاتا ہے اور اگر یہ اپنی خواہش کو دبا دے تو پیاسے کو پانی پینے سے روک کر ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

چنانچہ اس عشق کے مرض کا ابتدائی علاج اس کے انتہائی علاج کی طرح نہیں ہے اس مرض میں علاج اس مریض کا کیا جاتا ہے جو عشق کی آخری حد کو نہ پہنچا ہو

کیونکہ عاشق جب آخری حد تک پہنچتا ہے تو جنون اور ذہول پیدا ہو جاتا ہے۔

کوٹا ہی نمبر ۲ - اور علاج

عشق کی ابتداء عام طور پر محاسن اور خوبصورتیوں کے دیکھنے سے ہوتی ہے اور اس طرح کا دیکھنا عشق ہو جانے کی علامت ہے وہ اس طرح سے کہ جب نگاہ کسی حسین کی طرف پڑتی ہے تو دل اس کی طرف زبردستی سے مائل ہونا چاہتا ہے اگر انسان اپنی نگاہ کو پھیرے تو دل بے چین ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ دوبارہ دیکھنا شروع کر دے بس یہی عشق ہونے کی علامت ہے جو کبھی بے خطا نہیں ہوتی۔

حالانکہ بہت سی خواتین نقاب میں خوبصورت معلوم ہوتی ہیں لیکن جب پردہ ہٹا دیں تو ویسی نہیں ہوتیں۔

حکایت

بصرہ کے ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد اور اس کی بیوی اپنا مقدمہ لے کر کے عراق کے ایک گورنر کے پاس گئے یہ عورت نقاب میں خوبصورت لگتی تھی اور کھلے چہرہ میں بد صورت لیکن بولتی بہت اچھے انداز سے تھی چنانچہ جب افسر اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا اور مرد سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم میں سے ہر انسان ایک عظیم المرتبہ عورت سے نکاح کر لیتا ہے پھر اس سے بد سلوکی کرتا ہے۔ تو وہ آدمی آگے بڑھا اور اس کے چہرہ سے نقاب الٹ دیا (تو جب عامل نے اس کا چہرہ دیکھا) تو (عورت سے) کہا تم پر خدا کی لعنت ہو مظلوم کلام بولتی ہو حالانکہ تمہارا چہرہ ظالموں والا ہے۔

کوٹا ہی نمبر ۳ - اور اس کا علاج

اور اگر خوب غور اور باریکی سے دیکھا جائے تو اس طرح کے بار بار کے دیکھنے سے مرض بڑھتا ہے اور اسی سے مضبوط درجہ کا عشق پیدا ہو جاتا ہے۔

ایسے شخص پر لازم ہے جب وہ کسی خوبصورت کو دیکھے اور اپنے دل میں اس نظر کی لذت پائے تو اپنی نگاہ کو پھیر لے اور اگر یہ نظر پختہ ہو گئی یا بار بار دیکھا تو یہ شخص شریعت اور عقل دونوں کے اعتبار سے قابل ملامت ہو جائے گا۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اگر پہلی نظر میں ہی عشق ہو جائے تو دیکھنے والے پر ملامت ہو سکتی ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ جب ایک لمحہ میں دیکھا تو اتنے وقت میں عشق نہیں ہو جاتا عشق تو جب ہوتا ہے جب دیکھے جانے والے کو نظر کا کردیکھتا رہے اور یہ ممنوع ہے (محض نظر پڑ جانا بے اختیار کام ہے جس پر گناہ نہیں)۔

اس کا علاج یہ ہے کہ انسان نظر کو جھکا کر رکھے اور بری نگاہ سے بچے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خوف کھائے ایسا نہ ہو کہ اس کا عذاب جلدی سے یا دیر سے آگھیرے، نیز بد نظری کے انجام بد سے اور اس کے خوفناک نتائج سے ڈرے اور نظر کی حفاظت کے لئے اس کو اتنا جھکا کر رکھے جیسے کہ کسی کو مطلوب کے حاصل سے ناامیدی ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا کرے گا تو یہ دواء اس مرض عشق میں کافی دانی ہوگی۔ نظر کی حفاظت کے لئے نگاہ کی حفاظت کا ثواب بھی دیکھ لیا جائے جس کو ہم کتاب کے ایک باب میں لکھ آئے ہیں۔

کو تا ہی نمبر ۴ - اور اس کا علاج

اگر بار بار کے دیکھنے سے محبوب کی شکل دل میں نقش ہو جائے جس کی علامت یہ ہے کہ دل میں محبوب سمایا رہے اور گویا کہ وہ اس کو ہر وقت سینہ میں موجود پاتا ہے اور نیند میں اس کے پاس ہوتا ہے اور خلوت میں اس سے باتیں کرتا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ محبوب سے دور رہنے کا پکا عزم کر لے اور اس کو نہ دیکھنے کا پختہ عہد کر لے اور اپنی طمع کو اس سے الگ کر لے اور اپنے دل میں ناامیدی کو بسالے اور ان باتوں پر نظر رکھے جن کو ہم نے خواہشات کی مذمت میں بیان کیا اور ان سے ڈرایا ہے۔

کو تا ہی نمبر ۵- اور اس کا علاج

اور اگر بار بار کے دیکھنے سے محبوب کی صورت دل نشین ہو گئی ہے اور قوت فکر، شہوت کے اضافہ اور بے چینی کی شدت میں اثر انداز ہو گئی ہے تو اس کا سبب طمع کی زیادتی ہے اور میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ محبت ایک درخت کی طرح ہے اور دیکھنا اس پانی کی طرح ہے جو اس درخت کی طرف بہتا ہے پس جب بھی اس کو سینچا جاتا ہے وہ سرکش ہوتا ہے نافرمانی کرتا ہے اور یہ سب آفات نظر کی آزادی سے پیدا ہوتی ہیں جس سے شریعت نے منع کیا ہے اسی کی وجہ سے بری خواہشات دل پر غالب ہوئیں اور فساد کا سیلاب بدن میں گھر کر گیا اور کتنے لوگ ایسے مریض ہوئے جن میں اس مرض نے ایسا اثر کیا کہ پھر نہ تو کسی کی ملامت نے اثر کیا اور نہ کسی کی مار پیٹ نے۔

(اس کا علاج یہ ہے کہ) تمہیں معلوم ہے کہ جب وادی کے ندی نالے بند ہو جائیں تو ہوا کے چلنے اور گزرنے سے وہ سب خشک ہو جاتے ہیں اور ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے کہ یہاں کوئی ندی نالے نہیں بہتے تھے بالکل اسی طرح سے محبوب سے دائمی طور پر علیحدگی دل میں نقش شدہ صورت کو مٹانے کا عمل کرتی ہے جبکہ اوقات کے گزرنے سے مصیبت کا اثر دل سے مٹ جاتا ہے۔

کو تا ہی نمبر ۶- اور اس کا علاج

اگر کوئی یہ کہے کہ میرا جرم میرے حق میں بہت ہو گیا ہے میں نے بار بار دیکھا ہے میرے دل میں محبوب کی صورت بیٹھ گئی ہے میں ہر وقت بے چین رہتا ہوں اور میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ میرا یہ مرض نظر کے تکرار سے اور محبوب کے دیدار سے شفا پاتا ہے لیکن جب میں یہ کرتا ہوں تو میرا معاملہ تیز ہو جاتا ہے اور مجھ میں اتنی قدرت نہیں رہتی کہ میں اپنے حبیب سے ایک لمحہ کا صبر کر لوں کیا اس کا بھی کوئی علاج ہے کہ میں خود کو ضائع کرنے سے پہلے اس کی تلافی کر سکوں؟

تو جواب یہ ہے کہ میں تمہیں کیسے چھوڑنے کا حکم کروں حالانکہ تو اس سے ایک

لحظہ کے لئے بھی صبر نہیں کر سکتا۔ اور کیسے نہ منع کروں جبکہ تو بلاکت کے کنارہ پر کھڑا ہے اور اپنے بدن اور دین کے ساتھ کھیل چکا ہے اور دوا اسی کو بتائی جاتی ہے جو اس کو قبول کرے اور جو اس کی پرواہ نہ کرے اس کو نصیحت کا کیا فائدہ؟ بہر حال اگر تمہارا دوا کو استعمال کرنے کا پکا ارادہ ہو گیا ہے تو سن میں علاج بتلاتا ہوں۔

تمہیں یہ جو خیال آتا ہے کہ بار بار دیکھنا مرض کو کچھ ہلکا کرتا ہے یہ خیال خام ہے اگر تو یہ کہے کہ میں تو اس وقت سکون محسوس کرتا ہوں تو جواب یہ ہے کہ تم قرب پانے کی وجہ سے اس وقت وجد کی وجہ سے سکون پاتے ہو پھر جب دوری ہو جائے تو شوق کی آگ شعلے بھڑکاتی ہے۔ تیری مثال تو اس پیا سے جیسی ہے جس نے شراب پی لی اس نے پینے کے وقت تو سیرابی محسوس کی پھر جب اس نے اپنے شعلے بھڑکائے تو پیاس اور تیز ہو گئی (اور یہ شراب کئی خرابیوں کی بنیاد بن گئی)۔ چنانچہ اپنے معشوق سے عاشق کا قرب بھی اسی طرح کا ہے جو زخم پر اور زخم لگاتا ہے اور لنگڑے کو لنگڑا کرتا ہے پس جب بھی ظاہری اسباب میں اضافہ ہوتا ہے اندرونی اعضاء میں محبت اور مضبوط ہو جاتی ہے اور وہ قتل گاہ میں زہر کا کام دیتی ہے جبکہ مقتول کو قاتل نظر نہیں آتا پس جب تو نے شیطان کا دھوکہ سمجھ لیا کہ اس کے لحاظ سے محبوب کا قرب دوا ہے اور نظر شفاء ہے جیسا کہ میں نے واضح کیا ہے اس کی یہ بات محال ہے بلکہ یہ تو بیماری کو اور تیز کرتا ہے اور اس گناہ کے ارتکاب کی جرات دلاتا ہے جس کے عذاب سہنے کی طاقت نہیں اور اس کے عقاب کی قوت نہیں اب تجھے معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس مرض کا علاج محبوب سے دور رہنے کے سوا اور کچھ نہیں۔

محبت کیا ہے؟

حضرت اسمعیٰ فرماتے ہیں میں نے ایک دیہاتی سے پوچھا تم کچھ محبت کی حقیقت ذکر کرو؟ تو اس نے کہا

محبت ایک پودا ہے اس کا بیج دیکھنا ہے اس کا پانی بار بار دیکھنا

ہے اس کی پرورش وصال ہے اس کی کمی علیحدگی ہے اور اس کا نتیجہ گناہ اور خدا کی نافرمانی اور جنون ہے۔

محبوب کے پاس چل کر جانا

محبوب کے پاس قدم قدم چل کر جانا ملاقات کی وجہ سے تکلیف دہ ہے یہ ہر قدم گناہ میں لکھا جائے گا اور تم کو اس کا جواب دینا ہوگا۔

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو مسلمان کوئی قدم اٹھاتا ہے یا تو اس کی نیکی لکھی جاتی ہے یا گناہ (یعنی اگر قدم نیکی کی طرف اٹھائے تو نیکی لکھی جائے گی اگر گناہ کی طرف اٹھائے تو گناہ لکھے جائیں گے)۔

مروان بن حکم نے ایک دن خطبہ میں کہا

اے لوگو! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے کچھ بھی غافل ہوتا تو

تمہارے ان قدموں سے غافل ہوتا جس کو ہوا مٹا دیتی ہے

پھر اس نے یہ آیت پڑھی:

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ

(ترجمہ) ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور جو کچھ انہوں نے

(اچھے یا برے اعمال) آگے بھیجے ہیں ہم ان کو بھی لکھ رہے

ہیں اور جو پیچھے چھوڑے ہیں (جیسے نشان قدم وغیرہ ان کو بھی

لکھ رہے ہیں)۔ (سورۃ یسین: ۱۲)

محبوب سے باتیں کرنا

تم ذرا یہ بھی سوچو کہ تم محبوب سے جتنی باتیں کرتے ہو ان کے بارہ میں بھی

تم سے حساب ہوگا۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ان العبد يتكلم بالكلمة يزل بها في النار ا بعد ما بين المشرق والمغرب. (بخاری، مسلم)۔ (۹۹)

(ترجمہ) بلاشبہ انسان کوئی ایسا کلمہ بولتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنا دور جا پھسلتا ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے۔
(حدیث) حضرت بلال بن حارث فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الرجل يتكلم بالكلمة من سخط الله عز وجل ما يظن ان تبلغ ما بلغت يكتب الله عز وجل بها عليه سخطه الى يوم القيامة. (ترمذی شریف)۔ (۱۰۰)

(ترجمہ) انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ ایسا بولتا ہے جس کو وہ برائی میں اتنا برا نہیں سمجھتا جتنا کہ وہ برائی میں پہنچا ہوتا ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بولنے والے پر قیامت تک اپنی ناراضگی لازم کر دیتے ہیں۔
حضرت ربیع بن خثیمؓ فرماتے ہیں کہ انسان جو کچھ بولتا ہے سب لکھا جاتا ہے۔
حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں کہ انسان کی بیماری کی کراہنے کی آواز بھی لکھی جاتی ہے اس بات کی تائید اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝
(ترجمہ) وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس

(۹۹) رواہ البخاري (۶۴۷۷)، ومسلم (۲۹۸۸)، وأحمد في المسند ۳۷۹/۲۔
(۱۰۰) حديث صحيح۔ رواه الترمذی (۲۳۱۹)، والنسائي في كتاب الرقائق من سننه الكبرى، کہا فی تحفة الأشراف ۱۰۳/۲، وابن ماجه (۳۹۶۹)، ومالك في الموطأ ۹۸۵/۲، وأحمد في المسند ۳۳۴/۲ و ۴۶۹/۳۔

(ق: ۱۸)

ایک نگہبان تیار ہے۔

اللہ سے حیاء کرو

اگر ناجائز خواہشات کے اسباب طاقتور ہو جائیں اور تجھے تیرے محبوب کے ساتھ علیحدگی پر اکسائیں تو تو نے خود کو شیر کی جھاڑی میں ڈال دیا اب تیرے جیسے کا سلامت رہنا بہت مشکل ہے اس لئے اس سے بھاگ جانے کے سوا اور کہیں نجات نہیں ہے۔

اور اگر ناجائز خواہش نے تجھے قابو کر رکھا ہے تو اپنے ہاتھ کو اس سے چھڑالے اس ذات کے خوف سے جو تجھے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت دیکھ رہا ہے اس کے لئے اپنی طرف دیکھنے سے حیا کرو وہ ہر وقت تیرے ساتھ ہے۔

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دن فرمایا:

استحيوا من الله عز وجل حق الحياء قال: قلنا: يا رسول الله انا نستحيى والحمد لله قال ليس ذاك ولكن من استحيى من الله حق الحياء فليحفظ الراس وما حوى والبطن وما وعى وليذكر الموت والبلى ومن اراد الاخرة ترك زينة الدنيا فمن فعل ذلك فقد استحيى من الله حق الحياء. (۱۰۱)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ سے ایسے حیاء کرو جیسا کہ حیاء کرنے کا حق ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم)

(۱۰۱) إسناده ضعيف: رواه الترمذي (۲۴۵۸)، وأحمد في المسند ۳۸۷/۱۔

قال الترمذي: "حديث إنما يعرفه من هذا الوجه، عن الصباح بن محمد

"قلت: هو ابن أبي حازم التحلي الكوفي: ضعيف، أفرط فيه ابن حبان۔

التعريف (۲۸۹۸)۔

نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کا شکر ہے ہم حیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ حیا نہیں ہے بلکہ جو اللہ تعالیٰ سے ایسا حیا کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے سر کا اور جو کچھ اس میں خیالات آتے جاتے ہیں ان کی (گناہوں سے) حفاظت کرے، اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرتا ہے اس کی (حرام سے) حفاظت کرے، اور چاہئے کہ موت کو اور اپنے مٹی ہو جانے کو یاد کرے، اور جو آخرت کے (پورے لطف لینا) چاہتا ہے وہ دنیا کی زینت (اور آسائش و آرام) چھوڑ دے۔ جس شخص نے یہ کیا اس نے اللہ سے پورا پورا حیا کیا۔

(حدیث) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خشية الله راس كل حكمة، ومن لم يكن له ورع يصدّه عن معصية الله اذا خلا لم يعبا الله بشيء من عمله. (۱۰۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا دانائی کی جڑ ہے۔ جو شخص ایسا پرہیزگار نہیں جس کو اس کی پرہیزگاری تنہائی میں اللہ کی نافرمانی سے نہیں بچائی تو اللہ تعالیٰ اس کے کسی نیک عمل کی کوئی قیمت نہیں سمجھتے۔

اللہ کے بندے

حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے یہ جان لیا کہ ان کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اس لئے اس کے دیکھنے کی وجہ سے انہوں

(۱۰۲) حدیث ضعیف، رواہ القصاصی فی مستند الشہاب (۴۱) مختصراً، وما بین المعقوفین زیادة منه۔ وفيه: سعيدة بنت حزام، تروى عن أبيها بواسطيل۔ كما قال ابن الجوزي فيما نقله عنه صاحب كشف الأحوال، كما ذكر في فتح الوهاب ۱۹/۱۔

نے حیا کیا کہ وہ اللہ (کی رضا والے اعمال) کے سوا کچھ اور (یعنی بد اعمالیوں کی طرف نہ) دیکھیں۔

قیمتی جوہر

حضرت محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنی فکر اس کے ساتھ لگاؤ جس کی نظر سے تم پوشیدہ نہیں ہو سکتے۔ اور اس ذات کا شکر ادا کرو جس کی نعمتیں تم سے ختم نہیں ہوتیں۔ اور اس ذات کے سامنے اپنا خشوع و خضوع عاجزی اور بندگی ظاہر کرو جس کی ملکیت اور حکومت سے تم نہیں نکل سکتے۔

عشق کا بہترین علاج

تم عشق کی اور محبوب کے نظارہ فی لذت کے وقت موت کی کڑواہٹ کو یاد کر لیا کرو جس کا نام آنحضرت ﷺ نے ”لذت کو شکست دینے والی“ (۱۰۳) رکھا ہے۔ اور حالت نزع کی سختی کو باہر کر لیا کرو۔ اور ان مردوں کے بارہ میں غور کیا کرو جو اپنے کئے ہوئے اعمال بد کی سزا بھگتتے کے لئے قید ہیں ان میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے کسی گناہ کو مٹا سکے اور نہ کوئی ایسا ہے جو اپنی کسی نیکی کا اضافہ کر سکے پس اے آزادی پسند تو (بھی بے کار راستہ میں) سرگردان نہ ہو۔

مردوں کی تمنا

حضرت ابراہیم بن یزید عبدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس حضرت رباح قیسی تشریف لائے اور فرمایا:

اے ابواسحاق! ہمارے ساتھ آخرت والوں کے پاس چلو تا کہ ہم ان کے پاس

(۱۰۳) حدیث حسن: رواہ الترمذی (۲۳۰۷)، والسنائی ۴/۴، وابن ماجہ

(۴۲۵۸)، وقال الترمذی: ”حدیث حسن غریب“۔

جا کر ایک عہد باندھیں۔

چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑا اور وہ قبرستان میں جا پہنچے تو ہم ان میں سے ایک قبر کے پاس بیٹھ گئے۔ تو انہوں نے فرمایا اے ابواسحاق! تمہارا کیا خیال ہے اگر ان مردوں میں سے کوئی تمنا کرے تو کیا تمنا کرے گا؟ میں نے کہا اللہ کی قسم وہ یہ تمنا کرے گا کہ اس کو واپس دنیا میں بھیج دیا جائے اور وہ اللہ کی اطاعت کی باتیں سنے اور اپنی اصلاح کرے۔

پھر فرمایا ہم ابھی اس دنیا میں زندہ موجود ہیں (اللہ کی اطاعت کے مسائل سن کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں) پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عبادت و ریاضت میں خوب محنت و مشقت برداشت کی اور بہت تھوڑا عرصہ زندہ رہ کر فوت ہو گئے۔

خدا کے سامنے شرمندگی

جب تمہیں نفسانی خواہش بھڑکائے تو خدا کے سامنے اپنی پیشی کا لحاظ کر لیا کرو اور جس کام سے اللہ نے روکا ہے اس کے عتاب سے اور شرمندہ ہونے کی فکر کر لیا کرو۔

(حدیث) حضرت خثیمہ بن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما منکم من احد الا سیکلمہ ربہ تبارک و تعالیٰ لیس بینہ و بینہ ترجمان. (بخاری، مسلم)۔ (۱۰۴)

(ترجمہ) تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے مگر عنقریب (قیامت کے دن) اس سے اس کا رب تعالیٰ گفتگو کرے گا جبکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان

(۱۰۴) رواہ البخاری (۱۴۱۳) و (۶۵۳۹) و (۷۴۴۳)، و مسلم (۲۰۱۶)،
والترمذی (۲۴۱۵)، وابن ماجہ (۱۸۴۳)، وأحمد فی المسند ۲۵۶: ۴
و ۳۷۷۔

نہیں ہوگا۔

اللہ کی پردہ پوشی

(حدیث) حضرت صفوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آپ کے سامنے آیا اور آپ سے پوچھا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ سے قیامت کے دن (اللہ کے بندے کے ساتھ سرگوشی کے بارہ میں) کیا سنا ہے؟

تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ان الله عز وجل يدنى المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره من الناس ويقرره بذنوبه، ويقول له، اتعرف ذنب كذا؟ اتعرف ذنب كذا؟ حتى اذا قرره بذنوبه وراى فى نفسه انه قد هلك قال: فانى قد سترتها عليك فى الدنيا وانا اغفرها لك اليوم. (بخاری، مسلم)۔ (۱۰۵)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ مومن بندے کو اپنے قریب بلائیں گے اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر اس کو لوگوں سے چھپا دیں گے اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کراتے ہوئے پوچھیں گے! کیا تم ایسا گناہ جانتے ہو؟ کیا تم ایسا گناہ جانتے ہو؟ یہاں تک کہ جب مومن اپنے گناہوں کا اقرار کر لے گا اور اپنے متعلق سمجھے گا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے دنیا میں تمہارے لئے اس گناہ کی پردہ پوشی فرمائی تھی آج میں اس کو تمہاری (خوشی اور راحت) کیلئے معاف کرتا ہوں۔

زمین گناہگار کے گناہ کی گواہی دے گی

(حدیث) حضرت ابو ہریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا

(ترجمہ) قیامت کے دن زمین اپنی خبریں بتائے گی۔

(الزلزال: ۴)

پھر فرمایا:

ان تشهد على كل عبد وامة بما عمل على ظهرها،
ان تقول عمل كذا و كذا في يوم كذا و كذا، فهو
اخبارها۔ (ترمذی شریف، وقال حدیث حسن صحیح
غریب)۔ (۱۰۶)

(ترجمہ) وہ ہر مرد اور عورت کے بارہ میں ان کے ان اعمال
کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پشت پر کئے تھے وہ کہے
گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں گناہ کیا تھا۔ یہی اس کی
خبریں ہوں گی۔

خود کو دوزخ میں ڈالنے والا سمجھ کر باز آ جا

جب بھی تجھ سے لغزش ہونے لگے تو خود کو اس کی مثال بنا دے کہ تجھے دوزخ

(۱۰۶) رواہ الترمذی (۲۴۲۹)، وعزاه السيوطي في الدر المنثور لأحمد، وعبد بن حميد، والنسائي، وابن جرير، وابن المنذر، والحاكم وصححه، وابن مردويه، والبيهقي في شعب الإيمان۔ وفي الباب عن أنس وغيره، انظر الدر ۶۴۵/۶-۶۴۶۔

میں داخل ہونے کا حکم کیسے دیا جائے گا جس کے سہنے کی کسی مخلوق میں طاقت نہیں۔ اور لذت کے مٹ جانے کا اور عار اور عذاب کے باقی رہنے کا تصور کر۔ ایک شاعر کہتا ہے ۔

تفنى اللذاذة ممن نال شهوته
من الحرام ويبقى الاثم والعار
تبقى عواقب سوء فى مغبتها
لاخير فى لذة من بعدها النار

(ترجمہ)

- (۱) جس نے حرام میں اپنی شہوت کو پورا کیا اس کی لذت تو مٹ جائے گی مگر گناہ اور عار باقی رہیں گے۔
- (۲) انجام کار خطرناک سزائیں باقی رہیں گی، (اس لئے) اس لذت میں کوئی خیر (اور نفع) نہیں جس کے (حاصل کرنے کے بعد) دوزخ (میں جلنا) ہو۔

دوزخ کی آگ کی خطرناکی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نار کم هذه ما يوقد بنو آدم جزء واحد من سبعين جزءاً من حرجهم. قالوا والله ان كانت لكافية. قال انها فضلت عليها بتسعة وتسعين جزءاً أكلهن مثل حرها. (بخاری، مسلم)۔ (۱۰۷)

(۱۰۷) رواه البخاري (۳۲۶۵)، ومسلم (۲۸۴۳)، والترمذي (۲۵۸۹)، ومالك في الموطأ ۲/۹۹۴، والدارمي (۲۸۴۷)، وأحمد في المسند ۲/۳۱۳.

(ترجمہ) تمہاری یہ آگ جس کو انسان جلاتے ہیں دوزخ کی گرمی (آگ) کا ستر واں حصہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کی قسم! پھر تو یہ (عذاب دیئے کے لئے) بہت کافی ہوگی۔
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ننانوے درجہ زیادہ تیز ہے اور اس کا ہر درجہ دنیا کی آگ کی طرح گرم ہے۔

دوزخیوں کے آنسوؤں میں کشتیاں بہہ سکتی ہیں

حضرت قسامہ بن زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

اے لوگو! دوزخ کے خوف سے رویا کرو اور اگر خود نہیں روتے تو دوسروں کو رلایا کرو۔ کیونکہ (جو دنیا میں خوش رہتے ہیں گناہوں پر رویا نہیں کرتے) وہ دوزخ میں اتنا روئیں گے کہ آنسو ختم ہو جائیں گے پھر یہ خون (کے آنسو) روئیں گے حتیٰ کہ اگر ان میں کشتیاں چلائی جائیں تو وہ بھی چل سکیں گی۔

قیامت میں پہاڑوں کی فریاد

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب (قیامت واقع ہوگی اور) پہاڑوں کو چلایا جائے گا اور وہ دوزخ کا ابال، غصہ، شور و شغب سنیں گے تو پہاڑ ایسے واویلا کریں گے جیسے عورتیں واویلا کرتی ہیں۔ پھر ان کے اگلے حصہ کے پہاڑ پچھلے پہاڑوں سے ٹکرا جائیں گے اور ایک دوسرے کو پیس کر رکھ دیں گے۔

سب سے کم عذاب والا دوزخی

حضرت عبید بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوزخیوں میں سب سے کم مذاب والا دوزخی وہ شخص ہوگا جس کی جوتیاں آگ کی ہوں گی، اس کے (جوتی

کے) تسمے آگ کے ہوں گے، اس کی ڈارھیں آگ کی ہوں گی، اس کے کان آگ کے ہوں گے، اس کی آنکھیں کے پردے آگ کے شعلہ کے ہوں گے۔ اس کی گرمی اس کے پیروں سے نکلے گی، جبکہ تمام دوزخی دوزخ میں اس معمولی سے دانہ کی طرح ہوں گے جو بہت سے پانی میں (کھولتا) ہوتا ہے یہ دوزخ ان کے ساتھ (بھی ایسی ہی) کھولتی ہوگی۔

پچاس ہزار سال تک بھوکے پیاسے

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں ان لوگوں کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے پچاس ہزار سال کی مقدار میں کھڑے رہیں گے نہ کھائیں گے نہ پیئیں گے حتیٰ کہ پیاس کے مارے ان کے جگر پھٹ جائیں گے اور بھوک کے مارے ان کے پیٹ پھٹ جائیں گے اور گردنیں تنی رہنے کی وجہ سے ٹوٹ جائیں گی اور وہ اس عذاب کے ٹلنے کی امید کریں گے جبکہ ان کو دوزخ میں ڈال دینے کا حکم کیا جائے گا۔

عشق کا اصل علاج محبوب سے شادی ہے

اگر کوئی یہ کہے کہ میں آپ کی ان باتوں کو تسلیم کرتا ہوں میں نے جان لیا ہے کہ (محبوب سے قطع تعلق کر کے) ناامیدی کے سوا کوئی علاج نہیں ہے۔ اب میں نے محبوب کو مکمل طور پر چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے اور حتمی طور پر اپنی طمع کو اس سے ہٹا دیا ہے اب اتنی بات تو ضروری باقی ہے کہ میرا دل بے یقین ہے سکون نہیں پاتا۔ اور ایسی جلن ہے جو مٹی نہیں اور ایسے شعلے بھڑک رہے ہیں جو بجھتے نہیں تو کیا اس کا بھی کوئی علاج ہے؟

جولرب: اگر تمہارا محبوب ایسا ہے جس سے نکاح ہو سکتا ہے اور تم اس سے نکاح کی قدرت بھی رکھتے ہو جیسے کوئی عورت جس سے تم نکاح کر سکتے ہو تو اس مرض کے لئے

اس سے بہتر کوئی علاج نہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہوئے ہیں جن کو عشق نے اچار کر دیا تھا جب ان کو اپنے محبوب سے وصال ہوا تو وہ بہت جلدی صحت یاب ہو گئے کیونکہ نکاح عشق کو زائل کر دیتا ہے۔

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک یتیم رہتی ہے جس سے نکاح کا پیغام ایک امیر اور ایک غریب نے دیا ہے جبکہ یہ لڑکی تنگدست کی طرف میلان رکھتی ہے اور ہم امیر کی طرف میلان رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَمْ يَرِ لِلْمُتَحَابِّينِ مِثْلَ النِّكَاحِ. (ابن ماجہ، مستدرک حاکم،

جامع صغیر علامہ سیوطی، مترجم)۔

آپس میں جو دو محبت کرتے ہیں اور ان کو عشق کا مرض لگ جاتا

ہے اس کا علاج ان کے باہمی نکاح کرنے سے زیادہ بہتر اور

کچھ نہیں پایا گیا۔

تندستی کی وجہ سے محبوب سے شادی نہ ہو تو کیا کرے

اگر شریعت کے لحاظ سے محبوب سے شادی کرنا جائز ہو مگر تندستی کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو محبت اللہ تعالیٰ کی طرف اس معاملہ کی آسانی کی التجاء کرے اور جس غلط طریقہ سے اس کو روکا گیا ہے اس پر صبر کرے انشاء اللہ اس کی مراد جلد پوری ہوگی۔

حکایت

ایک بزرگ محمد بن عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک لونڈی رہتی تھی جس کو میں نے فروخت کر دیا لیکن میرا دل اس سے چمٹ گیا تو میں نے اس کے مالک کے پاس اپنی جماعت کے احباب کے ساتھ جا کر ملاقات کی اور اس سے

کہا کہ میں اپنے اور تمہارے درمیان اس معاملہ کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور میں اس پر مزید بیس دینا نفع کے بھی دینا چاہتا ہوں۔ لیکن اس نے ماننے سے انکار کر دیا۔ تو میں اس سے (نا کام) واپس آ گیا اور خود کو بہت سنبھالا مگر ناکام رہا اور ساری رات جاگ کر کاٹی مجھے کچھ نہیں سو جھتا تھا کہ میں کیا کروں اور وہ شخص بھی ڈر گیا کہ میں اس کے پاس دوبارہ نہ پہنچ جاؤں چنانچہ وہ اس لونڈی کو مدائن (شہر) کی طرف لے گیا۔ جب میں نے اپنی یہ مصیبت دیکھی تو اس کا نام اپنی ہتھیلی پر لکھا اور قبلہ رو ہو کر بیٹھ گیا۔ پھر جب بھی اس کی یاد ستاتی میں اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیتا اور عرض کرتا اے میرے آقا میری یہ حالت ہے۔

دوسرے دن جب سحری کا وقت ہوا تو ایک شخص نے میرے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہو؟ کہا میں لونڈی کا مالک ہوں۔ میں اس کے پاس اٹھ کر گیا تو وہ میرے سامنے تھا۔ اس نے کہا یہ لونڈی لے لو اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے لئے برکت دے۔ میں نے کہا تم وہ رقم اور منافع لیتے جاؤ۔ اس نے کہا میں تم سے کوئی دینار و درہم (رقم) لینے کا نہیں۔ میں نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا گذشتہ رات ایک شخص خواب میں میرے پاس آیا ہے اور مجھ سے کہا ہے کہ یہ لونڈی ابن عبید کو واپس کر دو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں جنت عطاء کرے گا۔

غیبی آواز

حضرت ابو عبد اللہ نباجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ہاتف سے یہ آواز سنی (وہ کہتا تھا) اس شخص پر بھی تعجب ہے جس کی حاجت اس کے مولیٰ کے پاس پوری ہو جائے مگر وہ اس کو بندوں سے پوری کراتا پھرے۔

باب 50

محبوبوں سے شادی حاصل ہو جانے والوں کی حکایات

حضرت علیؑ نے شادی کرادی

ابوالبختری فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی اور آپ کا ایک مؤذن بھی تھا جو رجبہ میں رہتا تھا اور صبح اندھیرے میں اذان دے دیتا تھا اور یہ لونڈی آپ کے لئے نہر فرات سے میٹھا پانی لایا کرتی تھی اور جب بھی اس مؤذن کے پاس سے گذرتی یہ اس کو کہتا تھا کہ اے فدائی! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ جب اس نے یہ بہت دفعہ کیا تو لونڈی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی شکایت کی آپؑ نے اس سے فرمایا جب وہ تمہیں یہ کہے کہ اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں تو تم بھی اس سے کہنا اللہ کی قسم میں بھی تم سے محبت کرتی ہوں اب کیا چاہتے ہو؟ تو لونڈی نے اس سے یوں ہی کہا تو مؤذن نے کہا ہم صبر کریں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ فرمادیں اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

تو لونڈی حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو یہ عرض کیا تو آپؑ نے لونڈی سے فرمایا:

تم جاؤ اس کو ساتھ لے کر آؤ جب وہ آپؑ کے پاس حاضر ہو تو آپؑ نے اس کو خوش آمدید کہا اور قریب بٹھایا اور فرمایا اے فلاں کیا تمہیں فلائی سے محبت ہے؟ عرض کیا جی ہاں؟ امیر المؤمنینؑ۔

آپؑ نے پوچھا کیا اس کا کسی اور کو بھی علم ہے؟

عرض کیا اللہ کی قسم اور کسی کو اس کا علم نہیں۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو تین مرتبہ لوگوں سے قسم دے کر پوچھا اور اس نے قسم کھا کر وہی جواب دیا۔

تو آپؐ نے فرمایا میں نے یہ لونڈی تجھے دی تم اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جاؤ، یہ اللہ ہی کے حکم سے ہے اور اللہ بہتر ہی حکم کرتا ہے۔

حکایت نمبر ۲

حضرت موسیٰ بن علقمہ مکی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس مکہ مکرمہ میں ایک آدمی غلاموں اور لونڈیوں کی تجارت کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک لونڈی ایسی تھی جس کے جمال و کمال کی بڑی تعریف کی جاتی تھی یہ تا جبر اس کو حج کے موسم میں سامنے لاتا تھا اور اس کے لئے بڑے بڑے ہدیے اور تحفے پیش کئے جاتے مگر یہ اس کو فروخت نہیں کرتا تھا اور بہت زیادہ قیمت مانگتا تھا وہ اسی طرح سے ایک عرصہ دراز تک کرتا رہا اور اس کا یہ قصہ بہت سے شہروں تک پھیل گیا اور (کئی) لوگ حج کے بہانہ سے اس لونڈی کو دیکھنے جایا کرتے تھے۔

ہمارے ہاں ایک نوجوان عبادت گزار بھی رہتا تھا جو اپنا شرچہ کر یہاں آیا اور ہمارا پڑوسی بن گیا تھا۔ اس نے بھی لونڈی کو اس کی نمائش کے دن ایک مرتبہ دیکھ لیا اور وہ اس کے دل میں اتر گئی تو یہ اس کی نمائش کے دنوں میں اس کو آکر دیکھتا تھا اور لوٹ جاتا تھا جب لونڈی کو پردہ میں بٹھا دیا گیا تو یہ بہت غمگین اور سخت بیمار ہو گیا اور اس کا جسم کچھلنے لگ گیا چنانچہ یہ لوگوں سے الگ تھلگ رہنے لگا اور اس کی مصیبت ایام حج تک طول کھینچتی تھی اور جب یہ لونڈی نمائش کے لئے باہر نکالی جاتی تو یہ اس کو دیکھ دیکھ کر سکون پاتا تھا حتیٰ کہ وہ پھر پردہ میں کر دی جاتی۔

یہ جوان اسی طرح سے کسی سال تک دبلا پتلا ہوتا اور کچھلتا رہتا تھا اور میں اس سے لگ لپٹ کر وجہ پوچھا کرتا تھا مگر وہ اس کا اظہار نہ کرتا تھا یہاں تک کہ اس نے

ایک مرتبہ مجھے بتا دیا مگر یہ مطالبہ کیا کہ اس کی بات کو کسی کے سامنے ذکر نہ کروں اور نہ کوئی اور اس بات کو سنے۔

تو میں نے اس پر ترس کھایا کہ یہ بے چارہ کتنی بڑی مصیبت میں پھنس کر کس حالت کو پہنچ گیا ہے تو میں اس لونڈی کے مالک کے پاس گیا اور اس سے بات چیت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے اس نوجوان کی بات اور اس کی تکلیف کا اظہار کر دیا اور اب جو اس کی حالت ہو چکی تھی وہ بھی بتائی اور وہ اس وقت موت کی حالت کو پہنچ چکا تھا۔

اس تاجر نے کہا تم میرے ساتھ چلو تا کہ میں اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں چنانچہ ہم دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے پاس پہنچے۔ جب اس لونڈی کا مالک اس کے قریب گیا اور اس کی حالت زار دیکھی تو اپنے گھر واپس لوٹنے کی ہمت نہ ہوئی۔ پھر تاجر نے خوبصورت اور حسین لباس نکال کر کہا کہ فلانی لونڈی کا بناؤ سنگھار کرو اور یہ لباس اس کو پہناؤ اور اس کے ساتھ وہ کرو جو تم حج کے موسم میں کیا کرتے تھے تو انہوں نے اس لونڈی کے ساتھ وہی کچھ کیا۔ پھر اس تاجر نے اس کے ہاتھ سے پکڑا اور اس کو بازار میں لے گیا اور لوگوں کو پکارا تو وہ سب جمع ہو گئے پھر اس نے کہا اے لوگو! تم گواہ ہو جاؤ میں نے اپنی فلانی لونڈی اور اس نے جو کچھ پہن رکھا ہے سب اس نوجوان کو ہدیہ میں دی اس کے عوض جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پھر اس نوجوان سے کہا تم یہ لونڈی قبول کرو میری طرف سے تم کو ہدیہ ہے اس مال اور زیور سمیت جو اس کے پاس ہے یا اس نے پہن رکھا ہے۔

تو لوگ اس کو یہ کہتے ہوئے دور ہونے لگے کہ تم تباہ ہو جاؤ تم نے یہ کیا کیا ہے حالانکہ تمہارے سامنے اس کے اتنے بڑے بڑے معاوضے پیش کئے جاتے تھے اس وقت اس کو نہیں بیچا اب اس جوان کو بخشش کر دی۔

تو تاجر نے کہا تم سب مجھ سے دور ہو جاؤ میں نے (یہ لونڈی لقمہ اجل ہونے والے نوجوان کو ہدیہ کر کے) تمام روئے زمین کے لوگوں کو زندگی دی ہے۔

(کیونکہ) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا
(ترجمہ) جس نے کسی ایک نفس کی زندگی بچائی اس نے
تمام انسانوں کی زندگی بچائی۔
(سورۃ مائدہ ۳۲)

ہارون رشید کی ایک شادی کا عجیب واقعہ

بشر بن ولید فرماتے ہیں میں حضرت قاضی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میں ایک رات اپنے بستر کی ٹیک لگا کر سونے لگا تھا کہ ایک شخص نے بڑی سختی سے دروازہ کھٹکھٹایا تو میں نے اوپر کھلی اوڑھی اور گھر سے باہر نکلا تو ہرثمہ بن اعین باہر کھڑا تھا میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے کہا آپ کو امیر المؤمنین (ہارون رشید) نے یاد کیا ہے۔ تو میں نے اس سے کہا اے ابو حاتم! تم تو میری بہت عزت اور قدر کرتے ہو یہ کونسا وقت ہے اس کو تو تم جانتے ہو خطرہ ہے کہ امیر المؤمنین نے مجھے کسی کام کی خاطر نہیں بلایا۔ اگر تمہاری ہمت میں ہو تو اس حاضری کو صبح تک مؤخر کرادو شاید کہ اس کی کوئی اور رائے ہو جائے۔ اس نے کہا اس میں میرا کوئی بس نہیں چلے گا۔ میں نے پوچھا تم کس کام سے آئے ہو اس نے کہا میرے پاس (امیر المؤمنین کا مسرور نامی) خادم خاص آیا ہے اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو امیر المؤمنین کے خدمت میں پیش کروں۔ میں نے کہا چلو تم مجھے اتنی مہلت تو دیدو کہ میں اپنے اوپر پانی ڈال لوں۔ (یعنی غسل کر لوں) اور خوشبو لگا لوں۔ پھر اگر کوئی آفت آگئی تو خود کو چست کر لوں گا اور اگر اللہ تعالیٰ نے عافیت بخشی ہو تو کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ تو اس نے مجھے اس کی اجازت دیدی۔

چنانچہ میں حمام میں داخل ہوا، نئے کپڑے پہنے اور جتنا خوشبو لگانا مناسب تھی

لگائی پھر ہم نکل کر چلتے رہے حتیٰ کہ امیر المؤمنین ہارون رشید کے محل تک پہنچ گئے تو وہاں پر مسرور کو کھڑا پایا۔ اور ہر شمع نے اس کو کہا کہ میں قاضی صاحب کو لے آیا ہوں۔

قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے مسرور سے پوچھا تمہیں میری خدمت اور عزت کا واسطہ! یہ بڑا تنگ وقت ہے تمہیں معلوم ہے کہ مجھے امیر المؤمنین نے کیوں طلب کیا ہے؟ کہا معلوم نہیں۔ میں نے پوچھا اچھا یہ بتاؤ کہ ان کے پاس کون ہے کہا عیسیٰ بن جعفر۔ میں نے پوچھا اور کون ہے؟ کہا تیسرا کوئی نہیں ہے۔ پھر اس نے کہا اب آپ اندر تشریف لے جائیں جب صحن میں پہنچ جائیں تو وہ برآمدہ میں بیٹھے ہوں گے آپ اپنے پاؤں کو زمین (پر مار کر) حرکت دیں گے تو وہ آپ سے پوچھیں گے تو آپ کہنا کہ میں ہوں۔

تو میں وہاں پہنچا اور ویسا ہی کیا تو امیر المؤمنین نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا یعقوب۔ کہا اندر آ جاؤ۔ تو میں اندر چلا گیا تو وہ وہاں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے دائیں میں عیسیٰ بن جعفر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا اور کہا ہمارا خیال ہے کہ ہم نے آپ کو گھبرا دیا ہے۔ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم اور ان کو بھی جو میرے پیچھے (یعنی گھر میں موجود) ہیں۔ کہا تشریف رکھیں تو میں بیٹھ گیا اور میری گھبراہٹ ختم ہو گئی۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے یعقوب! تمہیں پتہ ہے ہم نے آپ کو کیوں بلایا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا میں نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ آپ کو اس کا گواہ بنا دوں۔ اس (عیسیٰ بن جعفر) کے پاس ایک لونڈی ہے میں نے اس کو کہا ہے کہ یہ اس کو مجھے ہدیہ کر دے تو اس نے ہدیہ نہیں کی۔ پھر میں نے اس سے کہا تو اس کو بیچ دے تو بھی انکار کرتا ہے۔ اللہ کی قسم اگر اس نے میری بات نہ مانی تو میں اس کو یقیناً قتل کر دوں گا۔

امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں عیسیٰ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا تمہیں خدا نے اس لونڈی کے بارہ میں کیا کر دیا ہے جو تو اس کو امیر المؤمنین کو دینے سے روک رہا

ہے؟ اور اتنے بڑے مقام و مرتبہ کا بھی لحاظ نہیں کر رہا؟

اس نے کہا آپ نے میری مجبوری سے بغیر یہ فرمایا ہے۔ میں نے پوچھا تو آپ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں نے طلاق کی اور تمام غلام آزاد کرنے کی قسم کھا رکھی ہے اور میں صدقہ کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا اس لئے نہ تو میں اس لونڈی کو بیچ سکتا ہوں اور نہ ہی اس کو ہبہ کر سکتا ہوں (ورنہ میری بیوی کو طلاق ہو جائے گی اور میرے غلام اور لونڈیاں سب آزاد ہو جائیں گے)۔

ہارون رشید میری طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ (شریعت میں) اس سے خلاصی کا کوئی راستہ ہے؟ میں نے کہا ہاں ہے۔ اس نے پوچھا وہ کیا ہے میں نے کہا وہ یہ ہے کہ یہ لونڈی کا آدھا حصہ ہبہ کر دے اور آدھا بیچ دے اس صورت میں یہ ہوگا کہ نہ تو اس نے لونڈی کو بیچا ہے اور نہ ہبہ کیا (بلکہ دونوں کام آدھے آدھے اکٹھے کئے اور اس قسم کی صورت اس قسم میں داخل نہیں اس لئے نہ تو اس کی بیوی کو طلاق ہوگی اور نہ اس کے غلام آزاد ہوں گے)۔

عیسیٰ نے کہا کیا یہ صورت جائز ہے؟ میں نے کہا ہاں جائز ہے۔ تو عیسیٰ نے کہا پھر آپ گواہ بن جائیں کہ میں نے اس کا نصف ہبہ کر دیا اور باقی نصف ایک لاکھ اشرفیوں کے بدلہ میں فروخت کیا۔ پھر اس نے لونڈی کو بلایا تو اس کو زیب و زینت سمیت پیش کیا گیا پھر عیسیٰ نے کہا اے امیر المؤمنین یہ لیں اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اس میں برکت فرمائے۔

ہارون رشید نے کہا اے یعقوب تمہارے لئے ایک مشکل اور باقی رہ گئی ہے۔ اس کو بھی حل کرتے جاؤ (میں نے کہا وہ کیا ہے؟ کہا یہ لونڈی مملوکہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کا استبہ، رحم ہو جائے اور اللہ کی قسم اگر میں اس رات اس کے پاس نہ گیا تو مجھے خطرہ ہے کہ میری روح نہ نکل جائے۔

میں نے کہا اے امیر المؤمنین (اب یہ لونڈی آپ کی ملکیت میں آچکی ہے) آپ اس کو آزاد کر دیں پھر اس سے شادی کر لیں کیونکہ آزاد عورت (سے صحبت)

کے لئے استبراء رحم (شرط) نہیں ہے۔

ہارون رشید نے کہا کہ میرا اس سے کون نکاح کرے گا؟ میں نے کہا میں کروں گا۔ تو اس نے (گواہ کے طور پر) سرور اور حسن کو بلایا اور میں نے (نکاح کا) خطبہ پڑھا اور اللہ کی تعریف کی اور بیس ہزار اشرفیاں (حق مہر کے عوض میں) شادی کرادی۔

تو ہارون نے مال منگوا یا اور لونڈی کو (حق مہر) ادا کیا پھر مجھ سے کہا اے یعقوب اب آپ تشریف لے جائیں۔ پھر اس نے اپنا سر سرور کی طرف اٹھا کر کہا اے سرور اس نے کہا لبیک اے امیر المؤمنین۔ ہارون نے کہا کہ یعقوب کی خدمت میں دو لاکھ درہم اور بیس تخت پوشا کوں کے پہنچا دو۔ چنانچہ وہ اس سب ہدیہ کو میرے ساتھ اٹھالایا۔

بشر بن ولید کہتے ہیں کہ پھر امام ابو یوسف (یعقوب) میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں نے جو کچھ کیا اس میں تمہیں کوئی غلطی محسوس ہوئی؟ میں نے کہا نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا تم اس (میرے ہدیہ میں) سے اپنا حق اٹھالو۔ میں نے پوچھا میرا حق کتنا ہے؟ فرمایا دسواں حصہ۔

بشر کہتے ہیں کہ میں نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور دعا دی۔ جب میں اٹھ کر جانے لگا تو ایک بڑھیا کو داخل ہوتے دیکھا۔ اس نے آکر کہا اے ابو یوسف! آپ کی بیٹی (یعنی ہارون رشید بادشاہ کی بیوی جس کا آپ نے نکاح کرایا ہے وہ) آپ کو سلام کہہ رہی ہے اور اس کا پیغام یہ ہے کہ اللہ کی قسم مجھے اس رات میں امیر المؤمنین کی طرف سے وہی مہر ہی ملا ہے جس (کی مقدار) کو آپ جانتے ہیں اور اس کا آدھا حصہ (بطور شکرانہ کے) آپ کی خدمت میں بھجوا رہی ہوں۔ اور آدھا اپنی ضروریات کے لئے اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اس کا ہدیہ واپس لے جاؤ اللہ کی قسم میں اس کو قبول نہیں کروں گا۔ میں نے تو اس لونڈی کو غلامی میں لے کر اس کے ساتھ شادی کرادی ہے اور وہ میرے لئے اتنا سا ہدیہ

پسند کرتی ہے۔

تو میں اور میرے ساتھی آپ پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے اس ہدیہ کو قبول کر ہی لیا اور مجھے اس سے بھی ایک ہزار دینار عطاء کئے۔

عشق حرام کے آخری درجہ کا علاج

اگر کوئی یہ کہے کہ آپ نے جو عشق کا علاج ذکر کیا ہے کہ اگر ایسا معشوق ہو جس سے شادی کرنا جائز ہو تو شادی کر لو اور آپ نے یہ بھی امید دلائی کہ یہ ممکن ہے اور ایسا بہت سے افراد کو حاصل ہوا ہے۔ مگر آپ اس عشق کا کیا علاج تجویز کرتے ہیں جس کو حاصل کرنے کی شریعت میں اجازت نہ ہو مثلاً وہ عورت جو خاوند والی ہے یا ہمیشہ کے لئے حرام ہے جیسے قریب بہ بلوغ لڑکا۔ کیا اس کا بھی کوئی علاج ہے جب کہ عاشق کا جسم کمزور ہو چکا ہے اور بے خوابی بہت ہو گئی ہے اور وہ جنوں کی حد کو پہنچ چکا ہے۔

جواب: عشق کی تمام امراض میں کامل علاج تو پرہیز ہی ہے اور یہ پرہیز محبوب کو مضبوط ارادہ کے ساتھ چھوڑ دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر یہ پرہیز حاصل ہو گیا تو علاج بہتر ہوگا اور اس وقت یہ ظاہری اور باطنی طور پر مفید ہوگا۔ اس کے لئے وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں منت و زاری بھی کرے اور کثرت سے دعائیں کرے کیونکہ یہ مجبور بھی ہے اور اللہ تعالیٰ مجبور کی دعا کو ضرور سنتا ہے جب وہ اس سے فریاد کرے۔ پھر اس کا علاج کیا جائے کیونکہ اسباب اختیار کرنا تو کل اور دعا کے مخالف نہیں ہے۔

باب 51

ظاہری علاج

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب عاشق کا بدن کمزور ہو جائے تو اس میں حرارت بہت جلد بھڑک اٹھتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کو تر چیزیں استعمال کرائیں، بنفشہ اور نیلوفر (کنول کا پھول) سنگھائیں، ہلکا پھلکا نہلائیں، نیند زیادہ کرائیں اور مرطوب غذائیں استعمال کرائیں، اور خوبصورت باغ کا صاف ستھرا پانی دکھلائیں، اور ہنسانے والی باتیں سنائیں۔

نیز اس کے علاج میں سے عاشق کو سفر کرانا بھی مفید ہے کیونکہ سفر کیساتھ محبوب سے دوری حاصل ہوتی ہے اور بدن سے ہر بعید شے دل سے بھی دوری پیدا کرتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ عاشق ابتداء سفر میں شوق کو دبا کر رکھے جیسے مصیبت زدہ شخص اپنی ابتداء مصیبت میں صبر سے کام لیتا ہے۔ اس طرح سے زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ معاملہ عشق بھی ہلکا ہو جائے گا۔

اس طرح سے تلاش معاش اور کارجی گری میں مصروف رہنا بھی عاشق کے دل کو تسلی بخشتا ہے۔ کیونکہ عشق کرنا فارغ آدمی کا کام ہے جو فارغ اوقات میں اور تنہائی میں شوق کی بنا پر معشوق کی صورت کو مد نظر رکھتا ہے اور عاشق معشوق کی تمثیل کو اپنے باطن میں جگہ دیتا ہے اس لئے جب غیر محبوب کے ساتھ دل مشغول ہو جائے گا تو محبت کم ہوتی چلی جائے گی اور عشق مٹا جائے گا اور فراموشی حاصل ہو جائے گی۔

اور ایک علاج یہ ہے کہ ایسے شخص کو نکاح کی پیش کش کی جائے اور جہاں جہاں رشتہ ہو سکے ایسی عورتوں کا اس کے سامنے ذکر کیا جائے ہو سکتا ہے کہ اس طریقہ سے

اس کے عشق کا علاج کیا جاسکے۔

حسن کا معیار

(حسن کا معیار تو حکماء اور اہل فن کے نزدیک مقرر ہے مگر) محبوب کے نزدیک حسن وہ ہے جو اس کے دل میں اتر جائے اس لئے اس کو نکاح کی غرض سے عورتیں اور لڑکیاں دکھائی جائیں اس طریقہ سے غالب یہ ہے کہ اس کو اس کے حسن کا معیار مل ہی جائے گا۔ اگر نہ ملے تو (گھر کی عورتیں) اس کی تلاش میں رہیں کیونکہ نفس کبھی ایک حالت پر نہیں رہتا اور عام طور پر بعد کی چیز پہلی بھلا دیتی ہے۔ (اس کی دلیل درج ذیل حکایت ہے)

حکایت

بنو امیہ کے غلام حسین بن علی کے والد کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں گیا جب علاقہ شراۃ میں پہنچا اور رات قریب ہو گئی تھی تو میں نے ایک محل دیکھا اور اس کی طرف چلا گیا وہاں پہنچ کر میں نے محل کے دروازہ پر ایک عورت کو دیکھا جبکہ میں نے اس طرح کی بیبت اور جلال کی عورت کبھی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دے کر پوچھا آپ کون ہیں؟ میں نے کہا عرب کے بنو امیہ قبیلہ کا ایک شخص ہوں۔ اس نے کہا خوش آمدید اللہ آپ کو زندگی بخشے (سواری سے) اتر آؤ یہ آپ کا ہی گھر ہے۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اللہ آپ کو عافیت دے۔ اس نے کہا میں بھی آپ کی قوم کی ایک عورت ہوں۔

چنانچہ اس نے میری رہائش اور مہمان نوازی کا حکم دیا اور میں نے بہت اچھے طریقے سے رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو اس نے قاصد روانہ کر کے مجھ سے پوچھا رات کیسی رہی؟ آپ نے کیسی صبح کی؟ میں نے کہا رات بھی خوب گزری ہے اور میں نے آپ سے زیادہ خاطر تواضع کرنے والی خاتون اللہ کی قسم کبھی نہیں دیکھی۔

نہ ہی آپ جیسے عمدہ اخلاق کی خاتون دیکھی ہے۔ اس نے کہا مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ یہاں سے چلے جائیں جب آپ اس (سامنے والے) گرجا گھر میں پہنچ جائیں تو میرے چچا زاد سے ملیں وہ میرا خاوند بھی ہے اسی گرجا گھر میں اس پر عیسائیت غالب ہو گئی ہے اس نے مجھے چھوڑ کر وہاں کی رہائش کر لی ہے۔ تم اس کو دیکھو اور اپنے یہاں رات گزارنے کا ذکر کرو اور جو میں نے پیغام دیا ہے وہ بھی جا کر کہہ دو۔ تو میں نے کہا میں یہ کام ضرور کروں گا مجھے بھی اس سے خوشی ہوگی۔

چنانچہ میں وہاں سے نکل کر گرجا گھر میں پہنچ گیا۔ وہاں پر میں نے ایک شخص کو دیکھا جو اس کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ بہت حسین جوان تھا میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا تو میں نے اپنے متعلق بھی بتلایا اور یہ بھی کہ میں نے رات کہاں گزاری ہے اور یہ بھی کہا جو عورت نے پیغام دیا تھا۔ تو اس نے کہا اس عورت نے سچ کہا ہے میں آپ کی قوم میں سے قبیلہ حارث بن حکیم کا آدمی ہوں۔ پھر اس نے چیخ کر پکارا اے قسا۔ تو اس کے پاس ایک عیسائی عورت نکل کر آئی جس پر پادریوں کا لباس تھا اور زنا رہن رکھی تھی۔ میں نے اس جیسی حسین نہ پہلے کبھی دیکھی نہ بعد میں۔ اس مرد نے کہا یہ قسطا ہے اور وہ اروی ہے اور میں یہ کہتا ہوں۔

تبدلت قسا بعد اروی وجہا
کذاک لعمری الحب یذهب بالحب

(ترجمہ)

میں نے اروی اور اس کی محبت کے بعد قسطا سے تباہ کر لیا۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم اسی طرح سے ایک کی محبت دوسری کی محبت کو مٹا دیتی ہے۔

ایک علاج یہ ہے

طاہری علاج میں ایک کثرت جماع بھی ہے اگرچہ غیر محبوب (بیوی) سے ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حرارت کو کم کرتا ہے جس سے عشق پروان چڑھے۔ چنانچہ جب فطری حرارت ضعیف ہوگی تو فتور حاصل ہوگا دل میں ٹھنڈک ہوگی اور عشق کے شعلے ماند پڑ جائیں گے۔

اور ایک علاج یہ ہے کہ بیماروں کی عیادت کرے جنازوں کے ساتھ جائے، قبروں کی زیارت کر لے، مردوں کو دیکھے، موت اور اس کے بعد کے حالات کی فکر کرے یہ سب خواہش کی آگ کو بجھا دیں گی جیسا کہ گانا سننے سے اور کھیل کود سے اس کو تقویت ہوتی ہے۔

اسی طرح سے مجالس ذکر الہی میں، تارک الدنیا لوگوں کی صحبت میں اور نیک لوگوں کے حالات اور وعظوں کے سننے سے بھی عشق کا علاج ہوتا ہے۔

باطنی علاج

(۱) باطنی طور پر ایک علاج یہ ہے کہ تم یہ خیال کرو اور جانو کہ تمہارا محبوب ایسا نہیں ہے جیسا کہ تمہارے دل میں اتر ا ہوا ہے تم اپنی فکر کو محبوب کے عیبوں میں استعمال کرو تمہیں تسلی ہو جائے گی کیونکہ انسان نجاستوں اور گندگیوں میں ملوث ہوتا ہے جبکہ عاشق اپنے معشوق کو حالت کمال میں دیکھتا ہے اور اس کی خواہش نفس معشوق کا کوئی عیب نہیں دیکھنے دیتی۔ مگر حقائق اعتدال اور میانہ روی سے واضح ہوتے ہیں جبکہ خواہش نفس ایسا ظالم حکمران ہے جو عیبوں کو چھپا دیتی ہے۔ اس وجہ سے عاشق معشوق کی برائیوں کو بھی اچھا جانتا ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ سے ہارون رشید نے پوچھا

کہ عشق کی تعریف اور پہچان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا جب معشوق کے پیاز کی خوشبو عاشق کے نزدیک استوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ معلوم ہو۔

(۲) حکماء فرماتے ہیں کہ خواہش کی آنکھ کافی ہوتی ہے۔ اسی کی وجہ سے انسان اپنی بیوی سے منہ پھیر کر اس پر اجنبی عورت کو ترجیح دیتا ہے چاہے اس کی بیوی زیادہ خوبصورت بھی کیوں نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اجنبی عورت کے عیب اس کے سامنے ظاہر نہیں ہوتے اور بیوی کے ظاہر ہوتے ہیں میل جول کی وجہ سے۔ اسی لئے جب وہ اس جدید محبوبہ سے اختلاط کرتا ہے اور اس اختلاط سے اس کی چھپی ہوئی باتیں ظاہر ہوتی ہیں تو اس کا دل بھر جاتا ہے اور پھر دوسری کی تلاش میں لگ جاتا ہے اور پھر اس کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

(۳) مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کے بدن میں اور اس کی گندگی اور برائیوں کو جن کو لباس نے چھپا رکھا ہے اگر فکر میں استعمال کرے تو عشق ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگے تو تم اس کی آلائشوں اور گندگیوں کی فکر کرو۔

(۴) اس بنا پر عاشقوں کی بہت سی جماعت نے معشوقوں کی شکایت کی اور ان سے دور ہو گئے اور اس کی وجہ صرف یہ تھی جب ان سے اختلاط ہوا تو انسانی عیوب ظاہر ہوئے اور ان سے نفرت ہو گئی اور پریشان ہوئے۔

(۵) کبھی تو ایسے طریقہ سے انسان کو تسلی ہوتی ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا مثلاً کوئی شخص کسی عورت سے محبت کرتا ہے پھر جب اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نسبت اور رشتہ داری تو میرے فلاں دوست کے ساتھ ہے تو باز آ جاتا ہے اور عشق ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

عشق چھوڑ کر صبر کرنے کا انعام

جو آدمی اپنے اعضاء کو گناہ سے روکے، عشق کو دبا لے اور خود کو پاکدامن رکھے گناہ کی حرکات نہ کرے، اور صبر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے کہ اے الہی! تمنا ہمت مجھ میں تھی میں نے کر لی، اب جو میری طاقت میں نہیں اس سے تو مجھے غنوط رکھنا۔

اگر کوئی شخص ان حالات میں ایسا کرے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله عز وجل تجاوز لامتي عما حدثت به انفسها ما لم تتكلم
ہ او تعمل به. (بخاری، مسلم)۔ (۱۰۸)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے معاف کیا میری امت میں سے ان (گناہ کی خواہشات و ارادہ) کو جن کے بارہ میں نفس گفتگو کرتا ہے جب تک کہ انسان اس کا کلام نہ کرے یا اس پر عمل نہ کرے۔

حضرت جنید بغدادیؒ

سید الاولیاء حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو کچھ انسان کے دل میں آتا ہے اس کی وجہ سے انسان پر عیب نہیں لگایا جاتا بلکہ اس وقت عیب لگایا جاتا ہے جب اس پر عمل درآمد کرے جو اس کی طبیعت میں آئے۔

(۱۰۸) رواہ البخاری (۶۶۶۴)، ومسلم (۱۲۷)، وأبو داود (۲۲۰۹)، والترمذی (۱۱۸۳)، والنسائی ۱۵۶/۶-۱۵۷، وابن ماجہ (۲۰۴۰) و (۲۰۴۴)، وأحمد فی المسند ۳۹۸/۲، ۴۲۵، ۴۷۴، ۴۸۱، ۴۹۱، والبیہقی فی سننہ الکبریٰ ۲۹۸/۷، وابن حبان فی صحیحہ (۴۳۳۴-۴۳۳۵)۔

مجھے ضرور پڑھیں

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ارشاد

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

کہاں ہیں وہ خوبصورت لوگ جن کے چہرے چمکتے دھکتے تھے،
کہاں ہیں وہ جن کی جوانی پر لوگ رشک کھاتے تھے؟ کہاں
ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے شہر آباد کئے اور فصیلوں کے ساتھ ان
کی حفاظت کی؟ کہاں ہیں وہ جن کو جنگ کے میدانوں میں
غلبہ حاصل ہوتا تھا؟

ان کو زمانہ نے پیس کر رکھ دیا اور انجام کار یہ قبر کے اندھیرے میں جا پڑے
(اور اب وہ یہ فریاد کرتے ہیں) ہائے آگ، ہائے آگ، ہمیں بچاؤ، ہمیں بچاؤ۔

حضرت ابن مسعودؓ کا ارشاد

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو!

تم رات دن کی گزرگاہ میں ہو۔ تمہاری زندگیاں کم ہو رہی ہیں،
تمہارے اعمال ریکارڈ رکھے جا رہے ہیں اور موت اچانک
آنے والی ہے۔ پس جو شخص تم سے اچھائی کی کاشت کرے گا وہ
(قیامت میں) اس کو خوشی خوشی کاٹے گا اور جو برائی کی کاشت
کرے گا وہ اس کو عنقریب شرمندگی سے کاٹے گا، ہر کاشتکار کو
وہی ملتا ہے جس کی وہ کاشت کرتا ہے۔

پتھر پر کندہ عبرت

ابوزکریا قسیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے ساتھ بیت اللہ شریف میں موجود تھے اس وقت ایک کندہ کیا ہوا پتھر پیش کیا گیا تو سلیمان نے اس کے پڑھنے والے کو طلب کیا تو حضرت وہب بن منہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور آپ نے اس کو پڑھا تو اس پر یہ لکھا ہوا تھا:

اے انسان! اگر تو دیکھ لے کہ تیری موت کتنا قریب ہو چکی ہے تو تو اپنی طویل امید سے دنیا میں کنارہ کشی اختیار کر لے۔ اور تجھے شرمندگی ہو اگر تیرا قدم پھسل جائے تو تیرے رشتہ دار اور نوکر چا کر بھی ساتھ چھوڑ دیں اور تیرا باپ اور قریبی رشتہ دار الگ ہو جائیں اور بیٹا اور کنبہ بھی الگ ہو جائے۔ اب تو دوبارہ دنیا میں لوٹنے والا نہیں، اور نہ اپنی نیکیوں میں اضافہ کر سکے گا۔ اس لئے قیامت کے دن کے لئے حسرت اور ندامت سے پہلے نیک عمل کر لے۔

امام اوزاعیؒ کی نصیحت

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھائی کو سلام کے بعد لکھا کہ تم ہر طرف سے (شریعت کی) جکڑ بندیوں میں (یعنی شریعت کے احکام کے) مکلف ہو۔ یاد رکھو تم روزانہ رات دن (قیامت کی طرف) ہنکائے جا رہے ہو، لہذا تم اللہ سے اور اس کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرو اور جب تمہارا آخری سانس نکل رہا ہو تو تم اسی حالت (ایمان) پر ثابت قدم ہوؤ۔ والسلام

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔

تو آپ نے اس کو یہ تحریر فرمایا:

اما بعد! تم دنیا کو اس طرح بنا لو جس میں تم نے اپنی خواہشات پوری نہ کرنے کا روزہ رکھا ہوا ہے اور اس کی افطاری موت سے کرو (اور یہ سمجھ لو کہ موت آہی چکی ہے اور ابھی افطار کر لوں گا)
والسلام

تو اس شخص نے آپ کو لکھا کہ آپ مجھے اور نصیحت کریں۔ تو آپ نے لکھا
اما بعد! اپنے دین کو صحیح سالم رکھ کر دنیا سے معمولی چیز پر کفایت کر لے جس طرح سے بہت سے لوگ دین گنوا کر بہت سی دنیا حاصل کر کے خوش ہوتے ہیں۔ والسلام

جاننے والا انجان کی طرح نہیں

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر یہ وحی فرمائی تھی کہ

میرا انتقام اس شخص پر ایسا نہیں ہے جو مجھے جانتا ہے اور میرے سامنے نافرمانی کی جرات کرتا ہے اس شخص کے مقابلہ میں جو مجھے نہیں جانتا۔

اصل سرمایہ کو تباہ کرنے والا

محمد بن حاتم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تمہارا اصل سرمایہ تمہارا دل اور تمہارا وقت ہیں جبکہ تو نے ان دونوں کو خیالات کی گندگیوں میں پھنسا دیا ہے اور اپنے اوقات کو ان گناہوں میں ضائع کر دیا ہے جو کرنے کے نہیں تھے۔ وہ شخص کب نفع کما سکتا ہے جس کا راس المال (اصل سرمایہ) ہی خسارہ میں ہو۔

بدن گھل رہے ہیں عمر فنا ہو رہی ہے

حضرت ابراہیم بن بشار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور ابو یوسف فسولی ملک شام کے ایک راستہ سے گزر رہے تھے کہ ایک آدمی کو دکران کے سامنے آیا اور ان کو سلام کیا پھر کہا اے ابو یوسف مجھے ایسی نصیحت کرو جس کو میں آپ کی جانب سے یاد رکھوں تو آپ رو پڑے پھر فرمایا:

اے بھائی! رات دن کا اختلاف اور ان کا بیت جانا دونوں تیرے بدن کو گرانے اور تیری عمر کو فنا کرنے اور تیرے اجل کو پورا کرنے میں جلدی کر رہے ہیں۔ اس لئے تجھے ضروری ہے اے میرے بھائی! تم اطمینان سے نہ بیٹھو حتیٰ کہ یہ جان لو کہ تمہارا ٹھکانا اور مقام کیا ہوگا؟ اور تیرا پروردگار تجھ پر تیرے گناہوں اور غفلت کی وجہ سے ناراض ہے یا اپنے فضل و رحمت کی وجہ سے تجھ سے راضی ہے۔ اے ضعیف انسان تو کل کو نطفہ تھا اور (اگلی) کل (یعنی موت کے بعد) سڑے ہوئے مردار کی

طرح ہوگا۔ اگر تجھے اپنا گلنا سڑنا بد بودار ہونا پسند نہیں ہے تو گناہوں سے باز آ جا اور جان لے کہ تجھے اس وقت شرمندگی نہ ہو جب تجھے شرمندگی کوئی فائدہ نہ دے سکے گی۔

پھر حضرت ابو یوسف رونے لگے اور وہ شخص بھی رونے لگا اور میں بھی ان کے رونے کی وجہ سے رو رہا تھا اور وہ دونوں بے ہوش کر گر گئے تھے۔

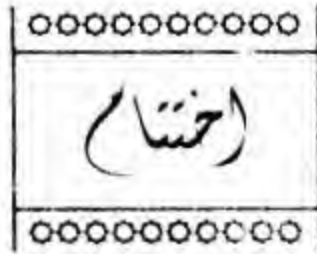
تیرے سانس گن گن کر پورے کئے جا رہے ہیں

ایک دیہاتی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا

کیا تجھے زمانہ نصیحت نہیں کرتا (زندگی کے) دن تجھے خبردار نہیں کرتے؟ حالانکہ تیرے لمحے شمار ہو رہے ہیں اور سانس گنے جا رہے ہیں اور تیرا حال یہ ہے کہ تیرے نزدیک یہ دونوں تیرے سامنے تکلیف دہ بن کر سامنے آئیں گے (اور تجھے اس وقت تنبیہ ہوگی کہ ہائے میں نے ان کو کہاں خراب کیا)۔

ایک فیلسوف نے اپنے بھائی کو لکھا:

دنیا ایک خواب ہے اور آخرت بیداری ہے ان کے درمیان موت کا پل ہے لیکن ہم جھوٹے خوابوں میں گھرے ہوئے ہیں۔
والسلام



الحمد للہ محدث عظیم، مؤرخ اسلام، خطیب
 اعظم، داعی کبیر، امام ابن جوزی قدس اللہ سرہ کی مایہ ناز
 کتاب ”ذم الهوی“ کا انتخاب اور اردو ترجمہ بنام ”عشق
 مجازی کی تباہ کاریاں“ خداوند تعالیٰ شانہ وعم نوالہ کی توفیق مہیق سے اور
 احسان عظیم سے مکمل ہوا۔ اللہ کریم اس کو شرف قبولیت سے مالا مال فرمائے
 اور سید المرسلین، حبیب رب العالمین، شفیع المذنبین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل رہتی دنیا تک امت مسلمہ کے لئے اس کتاب کو دنیاوی
 عاشقوں کو عشق بازیوں سے اور عورتوں، لڑکوں اور مردوں کو خرابیوں اور بدکاریوں
 اور بد معاشیوں سے بچانے کا شاندار ذریعہ نجات اور سعادت بنائے۔

فقط مسکین پر تقصیر

مفتی امداد اللہ انور کان اللہ وکان ہوللہ

دارالمعارف ملتان

معارف تشریح

میزان الاعتدال	للذهبی	تلخیص المستدرک	للذهبی
کتاب العقل وفضله	لابن أبي الدنيا	الامثال	للعسکری
الکامل	لابن عدي	جمع الحوامع	للسیوطی
الأوسط	للطبرانی	الجامع الصحیح	للسخاری
السنن	للدارقطني	الجامع الصحیح	للسلم
شعب الإيمان	للبيهقي	تاریخ بغداد	للخطیب البغدادی
الضعفاء	للعقيلي	کتاب الزهد	للبيهقي
زوائد الزهد	لعبد الله بن أحمد بن حنبل	مسند الفاروق	للحافظ ابن کثیر
الموضوعات	لابن الجوزي	الزهد	لابن المبارك
تلخیص الموضوعات للذهبی		المستدرک	للحاکم
الفوائد المجموعة	للسوکانی	السنن	لأبي داود
الموضوعات	للمصغاني	السنن	للسناني
التذکرة	للفتي	السنن	للدارمي
المنار المنيف	لابن القيم	السنن الکبری	للبيهقي
الآلایء المصنوعة	للسیوطی	حلیة الأولیاء	لأبي نعيم
كشف الخفاء	للعجلوني	الصحیح	لابن حبان
مجمع الزوائد	للہيثمی	السنن الکبری	للسناني
روضة العقلاء	لابن حبان	تحفة الأشرف	للإمام المزني
الدر المنثور	للسیوطی	عمل اليوم والليلة	للسناني
فتح القدير	للسوکانی	تفسیر جامع البیان	لابن جریر الطبري
الترغيب	للأصبهاني	تفسیر	لعبد بن حميد
المسند	للإمام احمد	تفسیر	لابن المنذر
المسند	للنزار	المعجم الکبير	للطبراني

الحامع الصغير	للسيوطي	التفسير	لابن أبي حاتم
الأوسط	للطبراني	كتاب الزهد	للإمام أحمد
فيض القدير	للمناوي	التفسير	لابن مردويه
التوبيخ	لأبي الشيخ	سير اعلام النبلاء	للذهبي
المعنى عن حمل الاسفار	للمحافظ العراقي	عشرة النساء من سنن الكبرى	للسناني
السنن	لترمذي	مسند ابي داود	للطيالسي
السنن	لابن ماجه	روضة المحبين	لابن القيم
المستدرک	للحاكم	احكام النظر إلى المحرمات	لابن حبيب العامري
تلبیس إبليس	لابن الجوزي	فتح الباري	للمحافظ العسقلاني
الکامل	لابن عدي	موارد الظمان	لابن حبان
وفیات الأعيان	لابن خلكان	كتاب التوايين	لابن قدامة المقدسي
الوافي بالوفيات	للمصفي	المسند	لأبي يعلى
الحواب الكافي	لابن القيم	الکليات	للكفوي
شرح صحيح مسلم	للتبريزي	ديوان محمد بن أبي	
مسند الشهاب	للقضاعي	شرح الاسلام	للإمام الذهبي
الموطأ	للإمام مالک	كتاب لاغابي	للأصبهاني
اعتلال القلوب	للحرانطي	التفسير	لابن مردويه
المصنف	لعبد الرزاق		

صفحات 272

الصرف الجميل

اشتهار

علم صرف کے قواعد اور ابواب پر مشتمل جامع اور مختصر تالیف از حضرت مولانا محمد ریاض صادق مدظلہ۔

فہرست تصانیف و تراجم مفتی امداد اللہ انور

کتاب	تالیف		
اسرار کائنات	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
اسم اعظم	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
اکابر کا مقام عبادت	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
جنت کے حسین مناظر	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
فضائل حفظ القرآن	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
لذت مناجات	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
مناجاة الصالحین (عربی)	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
نام کتاب	عربی	مصنف	مترجم
آنسوؤں کا سمندر	بحر الدموع	امام ابن الجوزی	امداد اللہ انور
استغفارات حضرت حسن بصری	الاستغفارات	حضرت حسن بصری	امداد اللہ انور
اوصاف ولایت	طبقات الصوفیہ	ابو عبد الرحمن سلمی	امداد اللہ انور
بادشاہوں کے واقعات	التیر المسبوك	امام غزالی	امداد اللہ انور
تاریخ جنات و شیاطین	لقط المرجان	امام جلال الدین سیوطی	امداد اللہ انور
فتاویٰ جدید فقہی مسائل	فتاویٰ محمودیہ (اردو)	مفتی محمود گنگوہی	امداد اللہ انور
جواہر الاحادیث	کنوز الحقائق	محمد عبدالرؤف المناوی	امداد اللہ انور
جہنم کے خوفناک مناظر	التخويف من النار	امام ابن رجب حلبی	امداد اللہ انور
رحمت کے خزانے	المتجر الرابع	امام دمیاٹی	امداد اللہ انور
عشق مجازی کی تباہ کاریاں	ذم الهوی	امام ابن الجوزی	امداد اللہ انور
فضائل شادی	الافصاح	ابن حجر مکی	امداد اللہ انور
فرشتوں کے عجیب حالات	الحبانک	امام سیوطی	امداد اللہ انور
قیامت کے ہولناک مناظر	البدور السافرة	امام سیوطی	امداد اللہ انور

زیر طبع تصانیف و تراجم

کتاب	مؤلف
------	------

ادعیۃ الصحابہ (عربی)	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
اسماء النبی الکریم	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
اسلاف کے آخری لمحات	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
اکابر کی مجرب دعائیں	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
تاریخ علم اکابر	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
تصاویر مدینہ	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
جنت البقیع میں مدفون صحابہ	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
حکایات علم و علماء	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
خدمت والدین	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
خشوع نماز	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
شرح و خواص اسماء حسنی	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
صحابہ کرام کی دعائیں	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
فضائل تلاوت قرآن	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
گنہگاروں کی مغفرت	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
مستند نماز حنفی	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
معارف الاحادیث	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ		
کتاب	ترجمہ	مصنف	مترجم
ترجمہ قرآن پاک	=		امداد اللہ انور
اکابر کی تمنائیں	المتمنین	ابن ابی الدنیا	امداد اللہ انور
امتوں پر عذاب الہی کے واقعات	العقوبات	ابن ابی الدنیا	امداد اللہ انور
تیسیر المنطق	=	مولانا عبد اللہ	امداد اللہ انور
تفسیر ابن عباسؓ	صحیفہ علی بن ابی طلحہ	علی بن ابی طلحہؓ	امداد اللہ انور
تفسیر عائشہ الصدیقہؓ	مرویات ام المؤمنین	دکتر سعود	امداد اللہ انور
عبادت سے ولایت تک	بداية الهدایہ	امام غزالیؒ	امداد اللہ انور
علم پر عمل کے تقاضے	اقتضاء العلم العمل	خطیب بغدادیؒ	امداد اللہ انور
فضائل شکر	الشکر لله عز و حل	ابن ابی الدنیا	امداد اللہ انور
فضائل شہادت	ابواب السعادة	علامہ سیوطیؒ	امداد اللہ انور

فضائل صبر	الصبر والثواب علیہ	ابن ابی الدنیاء	امداد اللہ انور
فضائل غربت	الجوع	ابن ابی الدنیاء	امداد اللہ انور
مشاہیر علماء اسلام	مشاہیر علماء الامصار	امام ابن حبان	امداد اللہ انور

دیگر علماء کے مطبوعہ تراجم

کتاب	عربی	مترجم یا مؤلف	اصلاح و تزکین
حل قال بعض الناس	بعض الناس	؟ / عبد المجید انور	امداد اللہ انور
خواص القرآن الکریم	الدر النظیم	امام یافعی ؟	امداد اللہ انور
سانچہ علوم	حدائق الانوار	امام رازی / احمد بخش	امداد اللہ انور
سیلاب مغفرت	کتاب التوابین	ابن قدامہ / ریاض صادق	امداد اللہ انور
الحمد ف الجلیل	=	مولانا ریاض صادق	امداد اللہ انور
سیرت کریمہ جنتی معرکے	فتوح الشام	امام اقدسی / شبیر احمد	امداد اللہ انور
قبر کے عبرت ناک مناظر	شرح الصدور	امام سیوطی / محمد حسینی	امداد اللہ انور
گرمات اہل ایمان	روض الریاحین	امام یافعی / جعفر علی	امداد اللہ انور
محبوب کا حسن و جمال	=	محمد سلیمان منصور پوری	امداد اللہ انور
معجزات رسول اکرم	الکلام المسبب	مفتی عنایت احمد	امداد اللہ انور
نفیس پھول	صید الحاطر	ابن جوزئی / عبد المجید انور	امداد اللہ انور

دیگر علماء کے غیر مطبوعہ تراجم

کتاب	مصنف	مترجم	تسہیل و تزکین
آثار السنن	محمد بن علی شوق نیوی	فضل الرحمن دھرم کوٹی	امداد اللہ انور
الادب المفرد	امام بخاری	مولانا ریاض صادق	امداد اللہ انور
سنن دارمی	امام دارمی		امداد اللہ انور
ہدیہ درد و سلام	یوسف بن اسماعیل نبہانی	مفتی ابوسالم زکریا	امداد اللہ انور